یا ایها النبی

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله والمنة کہ دین ...

... علی رسوله الكريم

... الا الله واشهد

... بروز پیر

... وئی -

ادر

خطباتِ نبوی

جس میں

حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ تمام خطبات

متبرکہ جو مدت العمر میں آپ نے مختلف موقعوں پر ارشاد فرمائے

(مع ضروری حالات و واقعات)

مرتبہ و مترجمہ

مولوی محمد سعید صاحب مؤلف مکتوبات نبوی

۱۹۲۳ع

کارپردازان دائرۃ المعارف لاہور نے شائع کی

بار اول

تعداد ۱۰۰۰

قیمت [illegible]

اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں باہتمام مولوی عبدالرشید منیجر کے چھپی۔

ذخیرہ ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

135847

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اَلحمدُ لِاَھلِہٖ والصّلوٰۃُ لِاَھلِھا۔ اَشھدُ اَن لّا اِلٰہَ اِلّا اللہُ واَشھدُ اَنَّ محمّداً عبدُہٗ ورسولُہٗ

حضور خاتم الانبیا محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت بروز پیر ۱۲ ربیع الاول[1] ۶۱۶۳ھ[2] بعد از ہبوط آدم علیہ السلام بمقام مکہ ظہور پذیر ہوئی۔ اور خدمت قابلہ اُس دُرِ بے بہا کی خدا نے ایک بانصیب عورت شفا نامی مادر عبدالرحمٰن بن عوف کو عنایت کی۔

جوں ہی قابلہ کا ہاتھ مولود مسعود کے جسم اطہر پر پڑا تو غیب سے ندا آئی۔ یَرْحَمُکَ اللہُ رَبُّکَ (تیرا خدا تیرے پر رحم کرے) اور معاً اس کو ایک ایسا نور دکھائی

---

[1] بعض مؤرخین نے آپکی ولادت ۹۔ ربیع الاول بعض نے ۱۰ ربیع الاول قرار دی ہے۔ مگر ہم نے مشہور روایت پر اعتماد کر کے ۱۲ ربیع الاول لکھی ہے اور بعض نے شب جمعہ لکھا اور بعض نے پیر کا دن قبل از طلوع آفتاب لکھا۔ جیسا کہ ہم نے بھی پیر کا دن ہی لکھا ہے ۱۲ منہ

[2] آپ کی ولادت علی الصباح بتاریخ مذکورہ بالا ۲۸ نیسان ۲۰ دن شباط ہوئی اور ۱۷ دیماہ مس واقعۂ فیل سے پچپن روز بعد۔ کوچہ ارقاق المولد میں جو کہ بنی ہاشم کے محلہ کی ایک گلی ہے۔ مکان محمد بن یوسف نامی میں واقع ہوئی۔ چنانچہ یہ مکان حضور کو وراثت میں ملا۔ اور آپ ہی نے عقیل بن ابی طالب کو اپنی زندگی میں بخشدیا۔ عقیل کی اولاد نے اس مکان کو یوسف ثقفی برادر حجاج (گورنر بغداد) کے ہاتھ بیچ ڈالا۔ چنانچہ یوسف مذکور نے اس مکان کو اپنی مکان بیضا نامی میں شامل کر لیا۔ جب ہارون الرشید تخت پر متمکن ہوا۔ (بقیہ حاشیہ بر صفحہ ۲)

Marfat.com

دیا کہ جو زمین و آسمان پہ چھا گیا۔ ازیں قبیل اور بہت سے
جنکو ہم بخوفِ طوالت ترک کرتے ہیں۔ ایک بُت کو تین دفعہ
بالآخر تیسری دفعہ بتوں کی زبانِ حال کی شرح اشعار ذیل میں

تَرَدّٰی لِمَوْلُوْدٍ اَضَاءَتْ بِنُوْرِہٖ — ہم غیرت میں ڈوبے جاتے ہیں اس مولود کے جس
جَمِیْعُ فِجَاجِ الْاَرْضِ بِالشَّرْقِ وَالْغَرْبِ — کے نور سے شرق غرب کی وادیاں منور ہوگئیں۔
وَخَرَّتْ لَہُ الْاَوْثَانُ طُرًّا وَاُرْعِدَتْ — اور سب کے سب بت منہ کے بل گر پڑے
قُلُوْبُ مُلُوْکِ الْاَرْضِ جَمْعًا مِّنَ الرُّعْبِ — اور اس کے رعب سے روئے زمین کے پادشاہ کانپ رہے ہیں۔

اس رات کو مکہ و مدینہ میں اس قدر شہب ثواقب ہُوا کہ لوگ تماشہ دیکھتے اور حیرت میں ڈوبے جاتے۔ اہل علم کسی بڑے تغیر کو یقینی خیال کرتے۔ چنانچہ قریش نے ولید بن مغیرہ سے اس کی بابت دریافت کیا تو اُس نے کہا کہ کوئی عظیم معاملہ یا واقعہ ہونے والا ہے یا ہو چکا ہے۔ اور یوسف یہودی نے جو کہ معظمہ میں مقیم تھا اُس نے ان شہب ثواقب سے یہ نتیجہ نکالا کہ یہ تمام علامات پیغمبر آخر الزمان کے پیدا ہونے کی ہیں۔ چنانچہ اُس نے بعد تفتیش معلوم کر لیا کہ آج قریش میں ایک بچہ پیدا ہوا ہے۔ اور اُس نے اُس مولود سعید کے دیکھنے کی خواہش ظاہر کی چنانچہ دیکھ کر بول اُٹھا۔ ھٰذَا نبی السّیف یہ تلوار والا نبی ہے۔ اور کہا کہ اب نبوۃ بنی اسرائیل کی رخصت ہوئی۔

بقیہ حاشیہ ص۱ اور یوسف کی بعد وفات ... میں حج کو گئی تو ... نے ...
اس میں مسجد بنادی اور ... میں ملکہ خیزراں نے اس مسجد کی عمارت کو اور بھی مکمل ...
اب تک ساکنین خیر البلاد مکہ معظمہ یوم ولادت حضور کو اس مسجد میں جمع ہوتے اور
غربا و فقرا میں کھانا تقسیم کرتے اور خوشی مناتے ہیں۔ ناسخ التواریخ

Marfat.com

انہیں دنوں میں وہ عاشق رسول جو اسلامی دنیا میں حسان بن ثابت کے نام سے معروف ہوا۔ سات برس کی عمر میں مدینہ منورہ کی گلیوں میں پڑا کھیلا کرتا۔ اُس نے ایک روز کیا دیکھا کہ یہود کا ایک مقتدر عالم نہایت بلند آہنگی سے لوگوں کو جو اُس کے گرد جمع تھے کہہ رہا ہے کہ لوگو کل ستارہ احمد نکل آیا ضرور ہے کہ وہ یعنی احمد نام پانیوالا آج پیدا ہو

طرفہ بات یہ ہے کہ اس عالم شخص نے حضور کا دعوٰے نبوۃ سُنکر انکار کیا اور انکار پر ہی مرا۔ سچ ہے۔ ۵

ایں سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اسیطح ابوقیس بن عدی مدنی نے جو عیسائی مذہب اختیار کرچکا تھا۔ یہ خبر سنی۔ تو کہا کہ بیشک ستارہ احمؐد نکل چکا۔ اور اسی کے انتظار میں میں نے رہبانیت کر رکھی ہے چنانچہ یہ بانصیب شخص حضور کی ہجرت پر مدینہ منورہ میں مشرف باسلام ہوا۔ اور عمر کے لحاظ سے پیر فرتوت تھا۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ ۶

حاصل الامر بعد از ولادت ابوطالب نے اس گوہر بے بہا کا (بروایت بعض) عقیقہ کیا۔ دادا نے آپ کا نام محمؐد اور والدہ نے ایک رویا کی بنیاد پر احمد رکھا۔

آپ اپنی والدہ ماجدہ (آمنہ) کا دودھ نوش فرماتے۔ بعد از عقیقہ ثوبیہ نامی ابولہب کی لونڈی نے آپ کو دودھ پلایا۔ جبکہ اس کی گود میں اس کا لڑکا مسروحؓ نامی تھا اور حضور کا رضاعی بھائی قرار پایا

اسی ثوبیہ نے ابولہب کو اس مولود مسعود کی ولادت کی اطلاع اور مبارکباد دی جسپر ابولہب نے اس خوشخبری میں اس کو آزاد کیا۔ ثوبیہ نے آپکو محض تین

Marfat.com

مہینے دودھ پلایا۔ اور ازاں بعد حسب دستور عرب حلیمہ نامی قبیلہ بنی سعد کی ایک عورت کے بغرض رضاعت آپ سپرد کیے گئے۔ حلیمہ کے آنے اور واپس جانے میں جو کچھ برکات اور نشانات اُس نے اور دوسرے لوگوں نے دیکھے وہ کتب سیرت میں مسطور ہیں۔ جنکو بخوف طوالت نظر انداز کیا جاتا ہے۔

بزرگ عبد المطلب نے جب اس مرضعہ کا نام اور قبیلہ دریافت کیا تو اُس نے حلیمہ سعدیہ بتلایا تب عبد المطلب نے تفاؤل کے طور پر فرمایا

بَخٍ بَخٍ خَصْلَتَانِ جَیِّدَتَانِ سَعْدٌ وَحِلْمٌ فِیْهِمَا عِزُّ الدَّهْرِ وَعِزُّ الْاَبَدِ } واہ واہ دونوں خصلتیں سعد و حلم ایسی ہیں جن میں دائمی عزت ہے۔

آپ نے اسکو چار ہزار درہم اور دس چادریں اور چار کنیزیں عطا کیں اور بچہ کو اُٹھا کر سات دفعہ خانہ کعبہ کا طواف کرایا۔ اور خدائے واحد کو شاہد کرتے ہوئے حلیمہ سعدیہ کے سپرد کیا۔ وہ دو سال کی مدت رضاعت پوری کر کے آپ کو واپس مکہ میں لائی۔ مگر آپ کی والدہ مکرمہ نے مکہ کی نسبت وہاں کی آب و ہوا کو ترجیح دیتے ہوئے حلیمہ کے ہمراہ پھر واپس بھیجدیا۔ یہ آفتاب برج نبوت چندے اپنے رضاعی بھائیوں کے ساتھ بکریاں بھی چراتا رہا۔

وہاں سے واپس ہو کر ماں کی گود کی چندے بہار دیکھی اور جب چھٹا سال سنہ شریف کا آیا تو آپ کی والدہ ماجدہ نے سفر یثرب اختیار کیا۔ اور وہاں سے واپسی کے وقت اُس نیک خاتون کا بمقام ابواء انتقال واقع ہو گیا۔

وہ پاک بچہ جو اب تک بے پدر یتیم تھا۔ اب ماں کی طرف سے بھی کامل یتیم کا نمونہ بن گیا۔ دادا عبد المطلب نے ان کی نگرانی اور داشت میں کوئی کسر نہ رکھی۔ آخر یہ خود بھی چونکہ سن رسیدہ تھے۔ ان کو اس زیادہ گلشن اقبال کا اپنے بعد

Marfat.com

کی نسبت یہ خیال ہُوا۔ کہ خدا جانے میرے بعد اس کو کیا کچھ صورتیں پیش آئیں اور اس کی غور و پرداخت کوئی خاطر خواہ کرے یا نہ کرے۔

لہذا انہوں نے تمام میں سے آپ کے حقیقی چچا ابو طالب کو اُن کی خبر گیری کے لئے منتخب کیا۔ اور خود بچہ نے بھی انہیں کو پسند کیا۔ غرضیکہ جب آپ کا سنہ شریف آٹھ سال کو پہنچا۔ تو بزرگ عبد المطلب نے ۸۲ سال کی عمر میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ جناب ابو طالب نے بچہ کو کامل طور پر اپنی نگرانی میں لیکر بچپن سے جوانی تک اس طرح کی خبر گیری اور خدمت کی کہ جس کی نظیر معدوم ہے۔

بلند اقبال بچہ نے جوں ہی جوانی میں قدم رکھا۔ تو اپنی صداقت راستی اور حلم و صبر امانت و دیانت کا قوم کے دل میں سکہ بٹھا دیا۔ اور قوم میں یہ بلند اقبال جوان الامین الصادق کے نام سے ملقب و مخاطب ہُوا۔ جب عالم شباب یعنی بیس پچیس برس کی عمر کو جناب کا سنہ شریف پہنچا۔ اور ظاہری حسن و جمال اور باطنی حسن اخلاق نے ہر ایک قبیلہ میں شہرت پائی۔ تو چچا نے اپنے جوان بھتیجے کے اعلےٰ اخلاق کو مدِ نظر رکھتے ہوئے چاہا کہ اب اس کے نکاح کا بندوبست ہو جائے۔ تو اچھا ہے۔ چنانچہ ابو طالب نے مشورۃً اپنے بھتیجے سے کہا کہ مجھے تمہارے نکاح کی اب فکر ہے۔ مگر قبل از نکاح ضروری ہے کہ کچھ مال یا روزگار ہو تاکہ رشتہ کے تلاش میں ممد و معاون ہو۔ میں چاہتا ہوں کہ خدیجہ بنت خویلد جو قریش میں ایک بڑی مالدار اور تاجرہ ہے اس کے پاس تم کو بطور شریک کار کسیقدر سرمایہ سے لگایا جائے تاکہ مالی حالت کے سدھر جانے سے نکاح کا بندوبست ہو سکے۔ لائق بھتیجا نے چچا کے مشورہ کو بہ نظر استحسان دیکھا۔

خدیجہ بنت خویلد۔ قبیلہ قریش کے معزز اور تاجرہ خاندان کی ایک

Marfat.com

قابل فخر خاتون تھیں۔ نہایت حسین اور پاک طینت فطرۃً عفت اور پاکیزگی ان کی طبیعت میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی ان کی پاکی وعفت ہی کا سبب تھا کہ آپ اپنی قوم میں طاہرہ کے معزز لقب سے ملقب تھیں۔ ان کے والد خویلد نے ان کی پہلی شادی ابا ھالہ نباش بن زرارہ تمیمی سے کی۔ اس شادی سے ان کے دو لڑکے ھالہ اور ھند پیدا ہوئے۔ اور ابا ھالہ انتقال کر گیا اور پھر دوسرا نکاح اس کا عتیق بن عائذ مخزومی سے ہوا۔ جس سے ایک لڑکی ہندہ پیدا ہوئی۔ اس کے بعد عتیق کا بھی انتقال ہو گیا۔ اور یہ عالم بیوگی میں اپنے اور اپنے باپ کے تجارت کے کام کو سمبنھال بیٹھیں اور دنیا کی طرف سے گونہ مایوس ہو گئیں۔ چونکہ عفیفہ اور فطرۃً پاک باطن واقعہ ہوئی تھیں اسواسطے بسا اوقات اپنے دلی جذبات کا اشعار میں نہایت خوبی سے اظہار کیا کرتیں۔ روحانیت سے آپ کو ایک گہرا تعلق تھا۔ راہبوں اور قبیلہ بنو ہاشم سے جو کعبہ کے کلید بردار اور اس روحانی گھر کے جائز وارث تھے۔ آپ کو نہایت عقیدت تھی۔ گو خود ان کا دل اب نکاح کی طرف بالکل مائل نہ تھا تاہم عرب کے رؤسا اور قبیلہ قریش کے اکثر ما لدار عمرو بن ہشام (ابوجہل) جیسے بہت دفعہ پیغام نکاح ان کو دے چکے تھے۔ اور اس پاک خاتون سے تعلق نکاح کو مغتنمات میں سے سمجھتے تھے۔ مگر یہ پاک بی بی ہمیشہ ایسی ایسی درخواستوں کو پائے حقارت سے ٹھکرا دیتی۔ مکے کے امرا کو بوجہ ان کے فسق وفجور کے پسند نہ کرتیں اور ان کو نجس محض سمجھتیں۔ اگر کبھی نکاح کا خیال بھی ہوتا تو ان کے فسق وفجور کو مدنظر رکھتے ہوئے اس خیال سے ٹل جاتیں۔

ایک روز یہ پاک بی بی اپنے بالاخانہ میں بیٹھی ایک راہب سے روحانی

باتوں کے لطف اٹھا رہی تھیں کہ ہماری سرکار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتفاقاً وہاں سے گزرے۔ راہب نے خدیجہ سے کہا کہ تم اس جوان کو بھی جانتی ہو۔

یہ پاکباز جوان کسی دن بڑی چیز ہونے والا ہے جس کے سامنے مشرق و مغرب جھک جائیگا۔

انہیں دنوں میں پھر یہ واقعہ ہوا کہ خدیجہ نے ایک رؤیا میں دیکھا کہ میری جھولی میں چاند گرا ہے اور اس کی روشنی سے مشرق و مغرب منوّر ہو گئے ہیں بحیرہ راہب نے اس کی تعبیر کی کہ تمہارا نکاح غالباً نبی عرب سے ہو۔

ایسی تحریکات قدرتی تھیں کہ خدیجہ کو اپنے نکاح کی دل میں گدگدی ہونے لگی۔ اور اب وہ نکاح کے لئے ایک پاک ہستی کی متلاشی تھی جو اس کی دلی تسلی کا باعث ہو۔ ایک طرف تو خدیجہ کے دل میں نکاح کی تحریک پیدا ہو گئی اور دوسری طرف ابو طالب اپنے بھتیجے کو اس کے پاس لیجانے کے لئے مشورہ کر رہے تھے۔

چنانچہ ابو طالب اور عباس دونوں ایک روز اسی خواہش کو اپنے دل میں لئے ہوئے خدیجہ کے دولت سرا پر تشریف لائے۔ اور خدیجہ اپنے کسی خیال میں یہ شعر پڑھ رہی تھی۔

کما ستر الوجد والاجفان تھتکہ	میں کب تک اپنے غم کو چھپاؤں پلکیں اسکو ظاہر کر رہی ہیں
واطلق الشوق والاعضاء تمسکہ	میں اپنی شوق کو چھوڑتی ہوں مگر دل چھوڑتا نہیں
جفات القلب لما ان تملکہ	مجھ پر میرے دل نے ظلم کیا جبکہ اس کا یعنی دل کا ایک شخص غیری۔ فوا اسفا لو کنت املکہ
	مالک ہو چکا ہے۔ کاش میرا دل پر قابو ہوتا۔

Marfat.com

مَا ضَرَّ مَنْ لَمْ یَدَعْ مِنِّیْ سِوٰی رَمَقٍ — اس کا کچھ حرج نہیں کہ اس نے میرے
لَوْ کَانَ یَسْمَحُ بِالْبَاقِیْ فَیَتْرُکُہٗ — پاس بجز رمق کے کچھ نہیں چھوڑا اگر باقی کو بھی دے دے تو سخی ہے

اسی اثنا میں کسی نے دروازہ پر دستک دی۔ اس دستک سے خدیجہ کو ایک قسم کی مسرت سی محسوس ہوئی۔ کنیز سے کہا دریافت کرو کون ہے اور سرور کے عالم میں یہ شعر فی البدیہہ زبان پر جاری ہوئے۔

اَیَا رِیْحَ الْجَنُوْبِ لَعَلَّ عِلْمٌ — اے باد جنوب اگر تجھے محبوب کی خبر ہی تو بتا
مِنَ الْاَحْبَابِ یُطْفِیْ بَعْضَ حَرِّیْ — تاکہ میرے دل کی کچھ آگ تو فرو ہو۔
وَلِمَ لَا تَحْمِلُوْنَ اِلَیَّ مِنْھُمْ — تو ان کا سلام میرے پاس کیوں نہیں لاتی
سَلَامًا اَشْتَرِیْہِ وَلَوْ بِعُمْرِیْ — جس کی میں جان و دل سے خریدار ہوں۔
وَحَقِّ وِدَادِھِمْ اِنِّیْ کَتُوْمٌ — مجھے ان کی محبت کی قسم ہے کہ میں ان کی محبت کو
وَاِنِّیْ لَا اَبُوْحُ لَھُمْ بِسِرِّیْ۔ — چھپا کر رکھوں گی اور اس پوشیدہ بھید کو کسی پر ظاہر نہ ہونے دونگی
اَرٰی اِنِّی اللہ وَصْلَھُمْ قَرِیْبًا — خداوند میری ان کی جلد ملاقات کرے اور اکثر ہوتا ہے
وَکَمْ یُسْرٍ اَتٰی مِنْ بَعْدِ عُسْرٍ — کہ تنگی کے بعد فراخی آتی ہے۔
فَیَوْمٌ مِنْ فِرَاقِکُمْ کَشَھْرٍ — تمہارے فراق میں ایک دن ایک مہینہ
وَشَھْرٌ مِنْ وِصَالِکُمْ کَدَھْرٍ — کے برابر معلوم ہوتا ہے۔ اور ایک ماہ تمہاری ملاقات کا ہمیشہ کی ملاقات کا لطف دیتا ہے۔

کنیز نے آکر خبر دی کہ عرب کے بزرگ ترین قبیلہ عبدالمطلب کے آدمی ہیں جو تشریف لائے ہیں۔ خدیجہ نے بڑی خوشی سے حکم دیا۔ کہ میسرہ (مختار عام) کو کہو کہ وہ جلد سے جلد فرش فروش بچھا کر ان عزیز مہمانوں کو بٹھائے اور ان کے فواکہ وغیرہ سے سامان جمع کرے۔ اور پھر یہ اشعار فی البدیہہ کہے

Marfat.com

اَلَذَّ حَیَاتِیْ وَصْلُکُمْ وَلِقَاکُمْ — میری وہ زندگی بہترین زندگی ہے جس میں تمہارا
وَلَسْتُ اَلَذَّ الْعَیْشَ حَتّٰی اَرَاکُمْ — وصل اور ملاقات نصیب ہو۔ تمہارے بدوں
میری زندگی تلخ ترین زندگی ہے۔
وَمَا اسْتَحْسَنَتْ عَیْنِیْ مِنَ النَّاسِ غَیْرَکُمْ — تمہارے بغیر کوئی آدمی میری آنکھوں میں نہیں جچتا
وَلَا لَذَّ فِیْ قَلْبِیْ حَبِیْبٌ سِوَاکُمْ — اور تمہارے بغیر کوئی اور محبوب میرے دل میں نہیں رہ سکتا
عَلَی الرَّاسِ وَالْعَیْنَیْنِ جُمْلَۃُ سَعْیِکُمْ — تمہارا اس کا ایک ایک قدم میری سر آنکھوں پر
وَمَنْ ذَا الَّذِیْ فِیْ فِعْلِکُمْ قَدْ عَصَاکُمْ — کون وہ (بدنصیب ہے) جو تمہارے آنے کو برا سمجھے۔
فَھَا اَنَا مَجْنُوْنٌ عَلَیْکُمْ بِاَجْمَعِیْ — میں تم سب پر فریفتہ اور عاشق ہوں۔
وَرُوْحِیْ وَمَالِیْ یَا حَبِیْبِیْ فِدَاکُمْ — میرا مال و جان تمہارے پر فدا ہے۔
وَمَا غَیْرُکُمْ فِی الْحُبِّ یُسْکِنُ مُھْجَتِیْ — تمہارے بغیر کوئی چیز میرے شوق کی آگ
وَاِنْ شِئْتُمْ تَفْتِیْشُ قَلْبِیْ فَھَاکُمْ — کو بجھا اور دل کو تسکین نہیں دے سکتی۔
اگر تم چاہو تو میرے دل کی تلاشی لے لو کہ اس میں تمہارے بغیر اور کوئی نہیں ہے۔

اس کے بعد اہل انجمن کھانے پر بیٹھ گئے اور نہایت ادب سے خدیجہ نے سبب تشریف آوری دریافت کیا۔ ابوطالب نے جواب دیا کہ اپنے عزیز بھتیجے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے واسطے تمہارے پاس آئے ہیں۔

خدیجہ نے محمد صلعم کا نام سنتے ہی اپنی مراد پوری ہوتی دیکھ کر فی البدیہہ کہا۔
بِذِکْرِکُمْ یُطْفِی الْفُؤَادُ مِنَ الْوَقْدِ — تمہارے ذکر سے میرے دل کی دھکتی آگ بجھتی ہے
وَرُؤْیَتُکُمْ فِیْھَا شِفَاءُ اَعْیُنِ الرُّمْدِ — اور تمہارے دیدار سے بیمار آنکھیں شفا پاتی ہیں
وَمَنْ قَالَ اِنِّیْ اَشْتَفِیْ مِنْ ھَوَاکُمْ — جو تمہاری محبت سے شفا پانے کا خواہشمند ہو وہ جھوٹا عاشق
فَقَدْ کَذَّبُوْا۔ لَوْ مِتُّ فِیْہِ مِنَ الْوَجْدِ — ہے میں تو یہ چاہتی ہوں کہ کاش میں اسی غم محبت میں مر جاؤں

Marfat.com

وَمَالِیْ لَا اُمْلِیْ سُرُوْرًا بِقُرْبِکُمْ　　میں تمہارے پاس ہونے سے کیوں خوشی میں شرابور نہ ہو جاؤں
وَقَدْ کُنْتُ مُشْتَاقًا اِلَیْکُمْ مِنَ الْبُعْدِ　　جبکہ میں دوری میں بھی تمہاری پہچان و دل سے عاشق ہوں
تَشَابَہَ سِرِّیْ فِیْ ھَوَاکُمْ وَخَاطِرِیْ　　میرا دل تمہارے عشق میں ایسا بیتاب ہے کہ میں پوشیدہ
فَاُبْدِیْ الَّذِیْ اُخْفِیْ وَاُخْفِیْ الَّذِیْ اُبْدِیْ　　بھید کو ظاہر کر رہی ہوں اور ظاہر بات کو چھپا رہی ہوں

خدیجہ نے کہا کہ میں چاہتی ہوں کہ ۔ ۔ ۔ خاص محمد صلعم سے انکی یہ خواہش اور آرزو سنوں چنانچہ عباس آپکو بلانے گئے اور غار حرا سے تلاش کر کے ساتھ لائے

جب آپ آکر بیٹھ گئے تو خدیجہ نے کھانا بھیجا اور پردہ کے پیچھے بیٹھکر دریافت کیا کہ اے سردار میرے کلبہ احزان کو کسطرح اور کس مطلب کے لئے منور کیا۔ اور کیونکر مجھے اس خاص امتیاز سے ممتاز فرمایا۔ اور خود ہی کہنے لگی کہ کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ میں آپ کو امین اور مختار عام کروں اور آپ میرے اموال میں جس طرح چاہیں متصرف ہوں۔ اور جس تجارت کو چاہیں اختیار کریں

محمد صلعم نے جواب دیا کہ مجھے منظور ہے۔ اور میں شام کی تجارت کو پسند کرتا ہوں۔ خدیجہ نے کہا کہ ہاں آپ کو اختیار ہے اور موجودہ کارواں جو شام کو جانے والا ہی اس کے ساتھ تشریف لے جائیں اس سفر کی تنخواہ آپکو سو اشرفی سو روپیہ اور دو اونٹ معہ انکے مال محمولہ کے تجویز کرتی ہوں۔ کیا آپ راضی ہیں؟ ابوطالب بولے نہ صرف یہی راضی ہیں بلکہ ہم بھی راضی ہیں اور کہا خدیجہ در اصل تمکو ایسا ہی آدمی مختار عام چاہیئے جس کی امانت و دیانت اور تقوی طہارت ملک میں مسلم ہو۔

خدیجہ نے محمدؐ (صلعم) سے دریافت کیا کہ آپ اونٹ پر پالان ڈال سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں۔

خدیجہ نے حکم دیا کہ ایک اونٹ لاؤ جسپر کہ محمد (صلعم) پالان ڈالیں۔ میسرہ ایک ایسے اونٹ کو لایا کہ جو منہ زور سرکش اور کسی سے رام نہ ہوتا تھا۔ حضرت عباس تاڑ گئے اور بولے کہ میسرہ ایسا شریر اونٹ لایا ہے کوئی امتحان کی بات

Marfat.com

ہے ۔ محمد (صلعم) نے کہا کہ لاؤ کوئی ہرج کی بات نہیں ۔ اور آگے بڑھ کر اس کی پیٹھ پر محمد (صلعم) نے ہاتھ پھیرا اور وہ ایسا رام اور نرم ہوا کہ آپنے پالان ڈال لیا۔

عورتیں جو خدیجہ کے پاس تھیں وہ سب حیران رہ گئیں اور کہنے لگیں کہ یہ تو کوئی جادوگر ہے جس نے ایسے سرکش اونٹ کو رام کر لیا ہے ۔ خدیجہ بولیں نہیں نہیں جادوگر نہیں بلکہ اعجاز ان کی کرامت ہے ۔ اور فی البدیہہ یہ شعر پڑھے ۔

نَطَقَ الْبَعِيْرُ بِفَضْلِ اَحْمَدَ مُخْبِرًا — احمد کی تعریف میں گویا اونٹ بھی بول اٹھا یعنی آج

هٰذَا الَّذِیْ شَرُفَتْ بِہٖ اُمُّ الْقُرٰی — ہو گیا یہ وہی شخص ہے کہ جس سے مکہ معظمہ روشن ہے۔

هٰذَا مُحَمَّدٌ خَيْرُ مَبْعُوْثٍ اَتٰی — یہ محمد (صلعم) بہترین لوگوں کا ہے جو دنیا میں آئے

فَهُوَ الشَّفِيْعُ وَخَيْرُ مَنْ وَطِئَ الثَّرٰی — (وہ غریبوں کا) سفارشی اور بہترین لوگوں کا ہے جو زمین پر چلتے پھرتے ہیں ۔

يَا حَاسِدِيْهِ تَمَزَّقُوْا مِنْ غَيْظِكُمْ — او حاسدو اپنے غصہ میں مر جاؤ ۔ یہی میرا

فَهُوَ الْحَبِيْبُ وَلَا سِوَاهُ فِي الْوَرٰی — محبوب ہے ۔ اور اس کے علاوہ اور کوئی نہیں

یہ تو ظاہر ہے کہ خدیجہ نے آپکو بغرض تجارت ہی بلایا اور اُدھر قافلہ بھی تیار بیٹھا تھا ۔ خدیجہ آپ کا لباس دیکھکر کہنے لگی کہ یہ تمہارا لباس قابل سفر نہیں ۔ آپ نے فرمایا کہ اس کے بغیر میرے پاس اور لباس نہیں ہے ۔ خدیجہ پر اس لفظ سے خاص اثر ہوا اور آبدیدہ ہو کر حکم دیا کہ آپ کو مصری قمیص عدنی اور یمانی چادریں اور عراقی عمامہ دو دو جوڑے دیئے جائیں اور جرابیں اور خیزران کی لاٹھی بھی ہاتھ کے لئے پیش کی جائے ۔ چنانچہ تعمیل ہوئی اور اسیوقت آپ نے ایک جوڑہ زیب تن کیا جس سے آپ کا حسن و جمال دوبالا ہو گیا ۔ اور دیکھکر خدیجہ کے منہ سے بیساختہ مندرجہ ذیل اشعار نکلے ۔

Marfat.com

أُوتِيتَ مِنْ شَرَفِ الْجَمَالِ فُنُونًا	تو ہر ایک قسم کے جمال سے حصہ دار تو نے اس
وَلَقَدْ فَتَنْتَ بِهَا الْقُلُوبَ فُتُونًا	جمال سے لوگوں کے دلوں کو مفتون کر لیا
قَدْ كُوِّنَتْ لِلْحُسْنِ فِيكَ جَوَاهِرٌ	حسن کا جوہر تیری سرشت میں کیا گیا ہے اور اسی واسطے
فَبِهَا دُعِيتَ الْجَوَاهِرَ الْمَكْنُونَا	تجھے دریکدانہ کہنا بجا ہے۔
يَا مَنْ أَعَادَ الظَّبْيَ مِنْ فَلَتَاتِهِ	اے وہ شخص جو ہرنی کو اپنی عشوہ ہائی حسن سے شرمسار کر رہا ہے
لِلْحُسْنِ جِيدًا سَامِيًا وَجُفُونًا	تو حسن کیلئے بہترین ساز و سامان ہے
أُنْظُرْ إِلَى جِسْمِ النَّحِيلِ كَيْفَ قَدْ	میرے کمزور اور نحیف جسم کو دیکھ
أَجْرَيْتَ مِنْ دَمْعِ الْعُيُونِ عُيُونًا	میں نے تیرے عشق میں آنکھوں سے پانی کے چشمے بہائے ہیں
أَسْهَرْتَ عَيْنِي فِي هَوَاكَ صَبَابَةً	تو نے میری آنکھوں کو اپنے عشق میں بے خواب کر دیا ہے
وَمَلَئْتَ قَلْبِي لَوْعَةً وَجُنُونًا	اور میرے دل کو سوزش عشق اور جنون سے بھر دیا ہے

چونکہ قافلہ تیار تھا۔ خدیجہ نے اپنی ناقہ صہبا نامی کو آپ کی سواری کے لئے تجویز کیا۔ اور اپنے دونوں غلاموں میسرہ اور ناصح کو آپ کے ہم رکاب ہونے کی ہدایت کی کہ یہ نوجوان میرا امین اور مختار عام ہے یہ مکہ اور اہل مکہ کا پادشاہ اور سردار ہے۔ یہ سب سے عزت و حرمت میں اول ہے تم کو لازم ہو گا کہ اس کے ہر ایک حکم اور امر کی تعمیل اور اس کے ساختہ پرداختہ کو بدل و جان قبول کرو۔ یہ مال میں جس طرح چاہے تصرف کر سکتا ہے۔ میسرہ نے جواب میں کہا کہ میرے دل میں اس کی پہلے سے ہی محبت ہے۔ میں پھر کیوں آپ کے حکم کی تعمیل نہ کرونگا غرضیکہ آپ خدیجہ سے وداع ہوئے اور میسرہ اور ناصح ساتھ ہو لئے اور خدیجہ نے فرط شوق سے یہ شعر پڑھے

قَلْبُ الْمُحِبِّ إِلَى الْأَحْبَابِ مَجْذُوبٌ	عاشق کا دل معشوق کی طرف کھنچا
وَجِسْمُهُ بِيَدِ الْأَسْقَامِ مَنْهُوبٌ	اور اس کا جسم کمزوری کے ہاتھوں لٹا جاتا ہے

Marfat.com

وَقَائِلٍ کَیْفَ طَعْمُ الْحُبِّ قُلْتُ لَهٗ	پوچھنے والے نے پوچھا کہ عشق میں کیا مزا ہے
اَلْحُبُّ عَذْبٌ وَّلٰکِنْ فِیْہِ تَعْذِیْبٌ	میں نے کہا یہ ایک میٹھی چیز ہے مگر تکلیف اس میں بہت ہے
اَفْدِی الَّذِیْنَ عَلٰی خَدّٰی لِبُعْدِہِمْ	میں ان پر قربان جاؤں کہ جن کے ہجر میں میرے
دَمِیْ وَدَمْعِیْ مَسْفُوْحٌ وَّمَسْکُوْبٌ	رخسارہ پر آنسو اور خون بہ رہا ہے۔
مَا فِی الْخِیَامِ وَقَدْ سَارَتْ رَکَائِبُہُمْ	ان شقدفوں[1] میں جنکی اونٹنیاں چل رہی ہیں ایک محبوب
اِلَّا مُحِبٌّ لَهٗ فِی الْقَلْبِ مَحْبُوْبٌ	ہے جس کی طرف سب کے دل کھنچ رہے ہیں۔
کَاَنَّمَا یُوْسُفُ فِیْ کُلِّ نَاحِیَةٍ	گویا ہر ایک کنارہ میں یوسف
وَالْحَیُّ فِیْ کُلِّ بَیْتٍ فِیْہِ یَعْقُوْبٌ	اور قافلہ کی ہر ایک طرف میں یعقوب ہے

اہل مکہ قافلہ کو الوداع کہنے کے لئے میدان مکہ میں جمع ہوئے جب آپ میدان میں پہنچے تو دوستوں کو خوشی ہوئی اور آپ کے چچا عباس نے یہ شعر فی البدیہہ کہے۔

یَا مُخْجِلَ الشَّمْسِ وَالْبَدْرِ الْمُنِیْرِ اِذَا	اے سورج اور بدر منیر کو اپنے حسن سے شرمندہ کرنیوالے
تَبَسَّمَ الثَّغْرُ لَمْعُ الْبَرْقِ مِنْهُ اَضَا	جب تو ہنستا ہے تو ایک بجلی سی کوند جاتی ہے
کَمْ مُعْجِزَاتٍ رَاَیْنَا مِنْكَ قَدْ ظَهَرَتْ	بہت سی کرامات ہیں جو ہم نے تجھ سے دیکھی ہیں
یَا سَیِّدًا ذِکْرُہٗ یَشْفِیْ بِهِ الْمَرَضَا	اے سردار تیرا ذکر بیماروں کو اچھا کرتا ہے

جب آپ نے دیکھا کہ ابھی تک مال اونٹوں پر لادا نہیں گیا۔ تو آپ نے سبب دریافت کیا۔ ملازمین نے کہا کہ ہم تھوڑے ہیں۔ اور اسباب زیادہ۔ آپ فوراً اونٹنی سے کود پڑے اور ان کے ساتھ شامل ہو کر مال لدوا دیا۔ تمازت آفتاب سے آپ کے چہرہ پر پسینہ آگیا قدرت نے یاری کی اور بادل آگئے۔

[1] اونٹ پر جو خیمے گرمی سے بچنے کے لئے حالت سفر میں بنائے جاتے ہیں انکو اہل عرب شقدف کہتے ہیں ۱۲

Marfat.com

الحاصل کوچ ہوا اور جحفۃ الوداع میں کارروان آ اترا۔ رات کو مطعم بن عدی نے منادی کی لوگو! سفر دور دراز درپیش ہے کوئی قاید اعظم تجویز کرنا چاہیئے۔ جس کے ماتحت تمام کارواں بسہولت منزل مقصود پر پہنچ سکے چنانچہ مختلف لوگوں نے مختلف قائد انتخاب کئے

بنو مخزوم نے عُمر بن ہشام (ابوجہل) کو تجویز کیا

بنو عدی نے مطعم کی رائے دی

بنو النضر نے نضر بن حارث کو پیش کیا۔

بنی زہرہ نے اجنحہ بن جلاح کو انتخاب کیا۔

بنی لوی نے ابوسفیان کو اس کام کا اہل سمجھا۔

میسرہ نے محمدؐ بن عبداللہ کو سب سے افضل بیان کیا

بنوہاشم سب کے سب محمدؐ بن عبداللہ صلعم کے انتخاب پر متفق ہوگئے۔

عمر بن ہشام (ابوجہل) نے جب بنوہاشم کا یہ اجتماع دیکھا۔ تو بول اُٹھا کہ میں ابھی تلوار سے خودکشی کر لونگا جبکہ تم ایک بنوہاشم کے لڑکے کو قائد اعظم قرار دینے پر متفق ہوگئے۔ حمزہ نہایت خفا ہوئے اور بولے کہ تم ہم کو خودکشی کی دھمکی دیتے ہو میں ابھی تمہارے ہاتھ پاؤں کاٹے دیتا اور آنکھیں نکالتا ہوں۔

تب محمد صلے اللہ علیہ وسلم بولے۔ کہ

اَغْمِدْ سَیْفَکَ یَا عَمَّاہُ وَلَا تَسْتَفْتِحُوْا سَفَرَکُمْ بِالشَّرِّ۔ دَعُوْھُمْ یَسِیْرُوْنَ اَوَّلَ النَّھَارِ وَنَحْنُ نَسِیْرُ اٰخِرَہٗ فَاِنَّ التَّقْدِیْمَ لِقُرَیْشٍ۔

چچا اپنی تلوار میان کر لو اور اپنے سفر کو لڑائی جھگڑے سے نہ شروع کرو۔ ان کو (ابوجہل) کو کہدو کہ وہ پہلے کوچ کریں اور ہم پیچھے۔ بہرحال تقدیم قریش کی ہی ہے

یعنی ابو جہل بھی قریش ہی ہے۔

ابو جہل نے بنو ہاشم سے علیحدہ اسی موقعہ پر اپنے آدمیوں میں یہ شعر پڑھے۔

قَدْ ضَلَّتْ حَلِیْفُ بَنِیْ قُصَیٍّ — بنی قصی کے حلیف گمراہ ہو گئے۔

لَقَدْ زَعَمُوْا بِتَاْئِیْدِ الْیَتِیْمِ — جنہوں نے ایک یتیم کی تائید پر بھروسا کیا۔

وَرَامُوْا لِلْخِلَافَۃِ غَیْرَ کُفْوٍ — انہوں نے ایک غیر کفو کو سرداری کیلئے منتخب کیا

فَکَیْفَ یَکُوْنُ فِی الْاَمْرِ الْعَظِیْمِ — اور پھر خاصکر ایسے عظیم الشان معاملہ میں۔

وَاِنِّیْ فِیْھِمْ لَیْثٌ حَسُوْمٌ — باوجودیکہ میں ان میں ایک شیر بہادر شمشیر وار ہوں

صَقُوْلٌ وَلِیْ جَدٌّ کَرِیْمٌ — اور میرا دادا عظیم الشان شخص ہے۔

عباس نے جب یہ شعر سنے تو کہا۔

اَلَا اَیُّھَا الْوَغْدُ الَّذِیْ رَامَ ثَلْبَنَا — او وغلے جو ہماری ہجو کا ارادہ کرتا اور ہماری

اَتَثْلِبُ قَوْمًا فِی الرِّجَالِ کَرِیْمٌ — نکتہ چینی پر تلا ہوا ہے کیا تو ایسے لوگوں

پہ عیب لگاتا ہے جو ہمیشہ سے کریم ہیں۔

وَلَوْلَا رِجَالٌ قَدْ عَرَفْنَا مَحَلَّھُمْ — اگر ہم کو ان لوگوں کی جو ہمارے ہمیشہ سے

ھُمْ عِنْدَنَا فِیْ مَحْدَبٍ وَمُقِیْمٌ — مہربان ہیں عزت کا پاس نہ ہوتا

لَثَارَتْ سُیُوْفٌ یَفْلِقُ الْھَامَ حَدُّھَا — تو ایسی تلواریں چلتیں جو سروں کی کھوپریوں

بِاَیْدِیْ رِجَالٍ کَاللُّیُوْثِ تُقِیْمٌ — کو پارہ پارہ کر دیتیں۔ ایسے شیروں کے ہاتھوں سے جو میدان میں پیچھے ہٹنا نہیں جانتے

یہ پہلا موقعہ ہے کہ ابو جہل نے آپ سے اپنے بغض و حسد کا اظہار کیا جسپر وہ تمام عمر اپنی بدنصیبی سے مصر رہا۔

حاصل کلام قافلہ روانہ ہو کر منزل مقصود پر پہنچا۔ اثنا راہ میں آنحضرت سے

Marfat.com

بہت سے ایسے واقعات ظہور پذیر ہوئے جنکو معجزہ کہنا چاہئے۔ اور اس سے قافلہ پر نہایت عمدہ اثر مترتب ہوا۔

تمام لوگوں نے منڈی میں اپنا مال ابوجہل کی حمایت میں آپ سے پہلے پہلے فروخت کر لیا۔ اور آپ کے مال کو ابوجہل نے کھولنے کی اجازت بھی نہ دی جس سے اس کا منشا تھا کہ کسی طرح ثابت ہو کہ خدیجہ کا جدید مختار عام اس کام کا اہل نہیں ہے۔ اور وہ سب سے پیچھے سستے داموں مال فروخت کرنے پر مجبور ہو۔

اگرچہ ابوجہل نے یہ تدبیر کی مگر قدرت کے ہاتھ کو کون روک سکتا ہے وہاں معاملہ ہی دگرگوں ہوا۔ دوسرے لوگوں یعنی ابوجہل کے حمایتوں نے جب مال فروخت کر لیا۔ تو مضافات میں کارواں کے آنے کی خبر پہنچی کہ مکہ والوں کا قافلہ مال لیکر آیا ہوا ہے۔ لوگ مضافات سے دریا کی طرح امنڈ آئے۔ اب تو محمد صلعم نے اپنا مال کھولا اور منہ مانگے داموں پر فروخت کیا جس میں نفع کثیر حاصل ہوا۔ اور قافلہ واپس ہوا۔ راستے کے واقعات نہایت دلچسپ تھے جن کو ہم نے بخوف طوالت چھوڑ دیا ہے۔

کارواں واپس ہو کر جحفۃ الوداع میں آ اترا۔ اور سب نے اپنے اپنے آدمی واپسی کی خبر و منافع مال کی اطلاع کے لئے مکہ کو روانہ کئے۔ میسرہ کے قرارداد کے بموجب محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) خود ناقہ صہبا پر سوار ہو کر خدیجہ کو اطلاع دینے کے لئے روانہ ہو گئے۔

اتفاق سے خدیجہ بالاخانہ پر بیٹھی ہوئی وادی مکہ کو دیکھ رہی تھی کہ غبار اٹھتا ہوا نظر آیا۔ اور اپنی اونٹنی صہبا کو پہچان کر ظن غالب ہوا کہ شاید محمد صلعم

Marfat.com

آتے ہیں۔ آپ نے سواری سے اتر کر خدیجہ کے دروازہ پر دستک دی۔ اور خدیجہ نے ننگے پاؤں بالاخانہ سے آکر دروازہ کھولا۔ محمد صلعم نے السلام علیکم یا اہل البیت کی آواز دی۔ خدیجہ نے مناسب جواب دیا۔ آپ نے خدیجہ کو مال کے نفع اور بخیر و عافیت واپسی کی مبارکباد دی۔ خدیجہ بولیں کہ مجھے تمہاری سلامتی اُس مال کے نفع سے ہزار گنا مبارک اور بابرکت ہے اور فی البدیہ کہا

جَاءَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ أَهْوَاهُ مِنْ سَفَرٍ (الحمدللہ) کہ میرا محبوب جسکو میں چاہتی ہوں
وَالشَّمْسُ قَدْ أَثَّرَتْ فِيْ وَجْهِهٖ أَثَرًا سفر سے (بخیر و خوبی) واپس آیا۔ اور دھوپ کی شعاعوں نے اس کے رخساروں پر اثر کر دیا ہے۔

عَجِبْتُ لِلشَّمْسِ مِنْ تَقْبِيْلِ وَجْنَتِهٖ مجھے تعجب ہے کہ سورج نے اس کے
وَالشَّمْسُ لَا يَنْبَغِيْ أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَا رخساروں کو کس طرح بوسے دئے حالانکہ سورج قمر تک نہیں پہنچ سکتا۔

خدیجہ نے اس کے بعد آپ سے کہا کہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ واپس جحفۃ الوداع میں جاکر دوسرے قافلوں کے ہمراہ داخل مکہ ہوں۔ چنانچہ آپ واپس جاکر اور شامل کارواں ہوکر داخل مکہ معظمہ ہوئے۔ خدیجہ نے اپنے لوگوں کو آپ کے استقبال کے لئے بھیجا۔ اور بڑی شان شوکت سے لوگ اپنے اپنے گھروں میں واپس پہنچے۔

آپ نے آتے ہی تمام مال و نفع وغیرہ خدیجہ کے حوالہ کیا۔ خدیجہ نے پس پردہ بیٹھکر اظہار مسرت کیا۔ اور اپنے باپ خویلد کو تجارتی نفع کثیر پر مبارکباد بھیجی۔

پھر میسرہ سے تمام واقعات سفر اور محمد صلعم کے حالات دریافت کئے میسرہ نے پر زور الفاظ میں آپ کی تعریف کی اور کہا کہ یہ شخص اپنے اخلاق

وآداب میں مافوق العادت ہو یہانتک کہ خدیجہ بول اُٹھیں کہ اب سمجھ کر تم نے میری آتش شوق کو اور زیادہ بھڑکا دیا اور میسرہ سے خوش ہو کر اسکو اور اس کے بال بچہ کو آزاد کیا اور خلعت اور دو اونٹ اور دو سو روپیہ انعام دیا۔ اور کہا کہ محمدؐ کو بلا لاؤ۔ چنانچہ آپ تشریف لائے تو یہ شعر اُسکے مُنہ سے بیساختہ نکل گئے۔

فَلَوْ اَنَّنِیْ اَمْسَیْتُ فِیْ کُلِّ نِعْمَةٍ — اگر مجھ کو تمام دنیا کی نعمتیں اور ہمیشہ کے لئے
وَدَامَتْ لِیَ الدُّنْیَا وَمُلْکُ الْاَکَاسِرَةِ — سلطنت کسرے وقیصر کی مل جائے اور
فَمَا سَوِیَتْ عِنْدِیْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ — تو میری آنکھوں کے سامنے نہ ہو تو پھر یہ
اِذَا لَمْ یَکُنْ عَیْنِیْ لِعَیْنِكَ نَاظِرَة — تمام چیزیں میرے نزدیک پر پشہ کی قدر بھی نہیں رکھتیں۔

پھر آپ سے مخاطب ہو کر خدیجہ کہنے لگیں کہ آپ کو مبارکباد کے عوض میں کچھ ہدیہ دینا چاہتی ہوں اگر کہو تو لاؤں۔ آپ نے فرمایا کہ پہلے چچا صاحب سے مل آؤں تب آتا ہوں۔ چنانچہ اپنے چچا سے ملاقات کی اور حالات سفر بیان کیئے۔ اور کہا کہ جو کچھ مال مجھے اس سفر میں حاصل ہوا ہے۔ وہ آپ کا ہے جس طرح چاہیں تصرف اور خرچ کریں۔ ابو طالب نے آپ کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ اور کہا کہ مجھے آرزو ہے کہ جو کچھ تم لائے ہو۔ اس سے تمہاری کسی اچھے خاندان میں شادی کردوں آپؐ نے فرمایا کہ آپ کو اختیار ہے پھر آپ نے غسل کیا اور کپڑے بدلے اور خدیجہ کے پاس تشریف لائے۔ خدیجہ آپ کو دیکھ کر بہت خوش ہوئیں اور یہ شعر پڑھے

دَنَا فَرِحِیْ مِنْ قَوْسِ حَاجِبِهٖ سَهْمًا — میرا معشوق مجھ سے ملا اور اُس نے اپنی ابرو سے
فَصَادَفَنِیْ حَتّٰی قُتِلْتُ بِهٖ ظُلْمًا — ایسا تیر پھینکا کہ جسنے مجھے مظلوم کیطرح قتل کردیا

وَأَسْفَرَ عَنْ وَجْهِهِ وَأَسْبَلَ شَعْرَهُ — اس نے اپنا چہرہ کھولا اور زلفیں چھوڑیں
فَبَاتَ يُبَاهِي الْبَدْرُ فِي لَيْلَةٍ ظَلْمَا — تو بالکل ایسی ہی مثال تھی کہ جس طرح بدر کامل اندھیری رات میں اپنی روشنی پر اتراتا ہے

وَلَمْ أَدْرِ حَتَّى زَارَ مِنْ غَيْرِ مَوْعِدٍ — مجھے کچھ معلوم نہ تھا کہ وہ مجھ سے بدوں کسی وعدہ کے آ ملا
عَلَى رَغْمِ وَاشٍ مَا أَحَاطَ بِهِ عِلْمًا — چغلباز کے منشاء کے برخلاف اور اسکو بھی علم تک نہ ہوا
وَعَلَّمَنِي مِنْ طِيبِ حُسْنِ حَدِيثِهِ — اُسنے اپنے حسن بیان سے ایسی گفتگو مجھ سے کی کہ جس سے
مُنَادَمَةً يَسْتَنْطِقُ الصَّخْرَةَ الصَّمَّا — ٹھوس پتھر بھی (اگر سُن لے) تو بولنے لگ جائے

اس کے بعد فرط انبساط سے خدیجہ بولیں کہ اے میرے آقا اگر کوئی آپ کو ضرورت ہو تو فرمائیے کہ میں اس کو بطیب خاطر پورا کروں۔ جس سے حضور شرمسار سے ہو گئے۔ اور کچھ نہ بولے۔ خدیجہ نے پھر اپنی تقریر کا پہلو بدل کر کہا کہ یہ جو مال آپ نے اس سفر میں کمایا ہے اور یا میرے پاس آپ کا مال ہے آپ اسکو کہاں اور کس طرح خرچ کرینگے۔ آپ نے فرمایا کہ چچا صاحب کا خیال ہے۔ کہ وہ اس مال سے میرے لئے دو اونٹ بغرض سفر خریدیں اور باقی سے میری شادی کا انصرام کریں۔

خدیجہ نے عرض کیا کہ اگر میں آپکو ایک عورت کا پتہ دوں اور اس کی طرف خطبہ کروں تو آپ پسند کرینگے۔ آپ نے فرمایا کیوں نہیں۔ تب خدیجہ نے کہا کہ ایک عورت آپ کے قبیلہ میں سے ہے۔ سخاوت جمال عفت اور کمال طہارت میں مکہ کی تمام عورتوں سے خاص امتیاز رکھتی ہے۔ نسب میں بھی تمہارے قریب اور تمہارے ہر ایک کام میں مدد کرنے کا وعدہ کرتی ہے۔ اور اگر نان ونفقہ میں بھی تمہاری طرف سے کمی ہوگی تو اسپر بھی وہ ناراض نہ ہوگی۔ ہاں اس میں دو عیب

Marfat.com

بھی ہیں ایک تو یہ کہ وہ اس سے پہلے دو شوہر دیکھ چکی ہے اور دوسرے عمر میں بھی آپ سے بڑی ہے۔ محمد صلعم ا باتت کے سننے سے مارے شرم کے پسینہ پسینہ ہوگئے۔ اور کچھ جواب نہ دیا۔ خدیجہ بولیں میرے آقا میرے مولا۔ آپ کیوں جواب نہیں دیتے۔ مجھے خدا کی قسم ہے کہ آپ میری جان کا سکھ میرے دل کی مراد ہیں۔ میں کبھی آپ کی خدمت اور تابعداری میں کوتاہی نہ کروں گی۔ اور یہ شعر فی البدیہہ کہے۔

یَا سَعْدُ اِنْ جُزْتَ بِوَادِی اَرَاکَ	اے سعد اگر تو وادی اراک میں جائے۔ تو
بَلِّغْ قُلَیْبًا ضَاعَ مِنِّیْ هُنَاکَ	پوچھنا میرا چھوٹا سا دل وہاں کھویا گیا ہے
وَاسْتَفْتِ غِزْلَانَ الْفَلَا سَائِلًا	جنگل کی ہرنیوں سے پوچھنا کہ محبت کے
هَلْ لِاَسِیْرِ الْحُبِّ مِنْهُمْ فِکَاکٌ	قیدی کبھی رہا ہی ہو سکتے ہیں یا نہیں)
وَاِنْ تَرٰی رَکْبًا بِوَادِی الْحِمٰی	اگر وادی حما میں تم کوئی سواریاں دیکھو۔ تو
سَائِلْهُمْ عَنِّیْ وَمَنْ لِیْ بِذَاکَ	ان کو میری طرف سے پوچھنا کہ تم میں سے

میرے لئے کوئی ہے (یعنی تمہاری میں سے کس پر عاشق ہوں اور کس کے لئے میں تڑپ رہی ہوں)

نَعَمْ سَرَوْا وَاسْتَعْجَبُوْا نَاظِرِیْ	(خود ہی عاشق جواب دیتا ہے) ہاں جب انہوں
وَالْاٰنَ عَیْنِیْ تَشْتَهِیْ اَنْ تَرَاکَ	نے (یعنی میرے معشوق کی سواریوں نے)

کوچ کیا تو میری آنکھیں اُن کے ساتھ ہی چلی گئیں (یعنی میں دیکھتے دیکھتے رہ گئی) اب میری آنکھیں پھر تمہارے دیکھنے کو ترستی ہیں۔

مَا فِیَّ مِنْ عُضْوٍ وَمَفْصَلٍ	میرا کوئی عضو اور کوئی جوڑ ایسا نہیں ہے۔
اِلَّا وَقَدْ رَکِبَ مِنْهُ هَوَاکَ	کہ جس میں تمہاری محبت سرایت نہیں کر گئی

Marfat.com

عذبتنی بالھجر بعد الجفا — تو نے بعد از جفا عذاب دینا شروع کر دیا۔
یا سیدی ماذا جزاء بذلکا — میرے سردار مجھ پر ایسی سزا کیوں روا رکھی گئی۔
فاحکم بما شئت وما ترتضی — جو تو چاہے اور جس سے خوش ہو وہی کر
فالقلب لا یرضیہ الا رضاکا — میرا دل تو تیری رضا چاہتا ہے۔

شعر سننے کے بعد آپ نے فرمایا اے میری چچا کی بیٹی بھلا آپ کا اور میرا کیا تطابق؟ میں فقیر تم دولتمند۔ میں عاجز تم توانگر مجھے تو ایسی بیوی چاہیئے کہ جس کی دنیوی بضاعت میرے موافق ہو۔ آپ ماشاء اللہ ملکہ وقت اور بادشاہوں کے لائق ہو۔

خدیجہ نے کہا کہ اے محمد (صلعم) اگر تمہارے پاس مال نہیں تو میرے پاس تو ہے۔ جب میں آپ کے لئے جان دینے کو تیار ہوں تو پھر تمہارے سے مال کو کیوں دریغ کروں گی۔ لو میں ابھی آپ سے کہتی ہوں کہ میں اور میرا مال آپ کا اور آپکے حکم کے ماتحت ہے۔ میں آپ کو کعبہ اور صفا مروہ کی قسم دیتی ہوں کہ آپ میری اس استدعا کو رد نہ کریں۔ اور یہ کہہ کر خدیجہ رو پڑیں۔ اور کہا

واللہ ما ھبت نسیم الشمال — اللہ کی قسم کبھی نسیم شمال نہیں چلی
الا تذکرت لیالی الوصال — کہ جس میں میں نے تمہاری وصل کی راتوں کو یاد نہ کیا
ولا اضاء من نحوکم بارق — کبھی کوئی بجلی نہیں چمکی۔
الا توھمت لطیف الخیال — کہ جسکو میں نے تمہارا ہی لطیف خیال نہ سمجھا

ہو۔ یعنی ہر ایک روشنی جو نظر میں آتی ہے تمہارا ہی حسن و جمال مجھے دکھائی دیتا ہے

احبابنا ما خطرت خطرۃ — کوئی خیال میرے دل میں بجز تمہاری صبح وصل کے
منکم غداۃ الوصل منی ببال — نہیں آتا یعنی میرے دل میں تمہارے وصل کے خیالات ہی ہمیشہ لگے رہتے ہیں

جَوْرُ اللَّيَالِیْ خَصَّنِیْ بِالْجَفَا (تمہارے خیالات میں) میری راتیں ظلم و ستم
مِنْکُمْ وَمَنْ یَّأْمَنُ جَوْرُ اللَّیَالْ کی راتیں ہوگئی ہیں۔ کون ہے جو ان ظلم کی
راتوں سے مجھے امن بخشے (یعنی تم ہی ان ہیبت ناک راتوں کو چین سے بدل سکتے ہو۔

رِقُّوْا وَجُوْدُوْا وَارْحَمُوْا وَاعْطِفُوْا (دیکھو) مہربان ہو جاؤ سخاوت سے کام لو
لَا بُدَّ لِیْ مِنْکُمْ عَلٰی کُلِّ حَالْ رحم اور شفقت کرو ہر حال میں مجھے تمہاری بغیر
چارہ نہیں ہے۔ یعنی زندگی اب تمہارے الطاف و رحم پر موقوف ہے۔

جو شخص رحمۃ للعالمین ہو جسکی طبیعت میں رحم اور مروت فوق العادۃ ہو وہ ایسی دردانگیز داستان سے کس طرح متاثر ہوئے بغیر رہ سکتا تھا۔

خدیجہ نے کہا کہ آپ اپنے چچا کے پاس جاؤ اور اُن سے کہو کہ وہ میرے باپ خویلد سے آپ کے لئے میرے رشتہ کی درخواست کریں۔ آپ یہ بات سنکر چچا کے پاس گئے اور ماجرا کہہ سُنایا۔ سب نے تعجب کیا اور کہا کہ اُسنے ہنسی اور استہزا سے ایسا کہا ہوگا۔ رفع اشتباہ اور اصل حقیقت دریافت کرنے کے لئے صفیہ بنت عبد المطلب کو خدیجہ کے گھر بھیجا گیا۔ صفیہ سے خدیجہ نے ساری بات کہدی اور اسپر یہ بات ایزاد کی کہ میں اپنا مہر خود اپنے پاس سے ادا کرونگی۔ صفیہ کے واپس آنے پر سب کو خوشی ہوئی مگر ابو لہب اندر ہی اندر جل بھن کر رہ گیا۔

چنانچہ اسیوقت اعمام محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) خویلد کے گھر تشریف لیگئے خویلد نے بڑی عزت سے ان کو اتارا اور تشریف آوری کا سبب دریافت کیا۔ ابو طالب بولے کہ آپ اور ہم جدی لوگ ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ میں اور ہم میں سمدھانا کے تعلق قائم ہوں۔ خویلد نے کہا کون سا لڑکا اور کونسی لڑکی۔ چنانچہ انہوں

135847

Marfat.com

نے خدیجہ اور محمد کا نام پیش کیا۔ خویلد نے کہا کہ مجھے امید نہیں کہ خدیجہ اس بات کو قبول کرے اس واسطے میں اس کو قبول نہیں کر سکتا۔ بنو ہاشم وہاں سے رنجیدہ خاطر ہو کر واپس آ گئے۔ جب خدیجہ کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو وہ بہت مغموم ہوئیں

اسی اُدھیڑ بن میں خدیجہ نے اپنے چچیرے بھائی ورقہ بن نوفل کو بلا بھیجا اور مجملاً اپنا ارادہ نکاح ظاہر کر کے باپ کی طرف سے مایوسی کا اظہار کیا۔ ورقہ نے کہا کہ مجھے معلوم ہے کہ تمہارے اس طرح کا تعلق تو بہت لوگ کرنے کو تیار ہیں۔ خدیجہ نے کہا مگر میں مکہ سے باہر نہیں جانا چاہتی۔ تب ورقہ نے شیبہ بن ربیعہ عقبہ بن ابی معیط عمر بن ہشام (ابوجہل) کے نام پیش کئے۔ جو مکہ کے رہنے والے تھے۔ خدیجہ نے کہا کہ یہ لوگ فاسق وفاجر جاہل اور گمراہ ہیں ان کے علاوہ کسی اور کا نام بتلاؤ۔ ورقہ نے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ محمد بن عبداللہ بھی خواہش کرتے ہیں۔ تب خدیجہ نے کہا کہ اچھا اس کے اگر تم کو کچھ عیب معلوم ہوں تو وہ بیان کرو۔ ورقہ نے جواب میں کہا۔

اَصْلُهٗ اَصِيْلٌ وَفَرْعُهٗ طَوِيْلٌ وَطَرْفُهُ الْكَحِيْلُ وہ اصل کا اصیل شریف ہے۔ وہ بڑی خُلُقُهٗ جَمِيْلٌ وَفَضْلُهٗ عَمِيْمٌ جُوْدُهٗ عَظِيْمٌ۔ برادری والا۔ اس کی آنکھیں سرگیں اس کا خلق دلربا۔ اس کی بزرگی مسلم۔ اس کی بخشش بیحد ہے۔

خدیجہ نے کہا تم تو اس کی تعریف کرتے ہو۔ اس کے عیب بھی کچھ بیان کرو۔ بولا۔ وَجْهُهٗ اَقْمَرُ وَجَبِيْنُهٗ اَزْهَرُ طَرْفُهٗ اس کا چاند سا چہرہ۔ اس کی پیشانی روشن اَحْوَرُ۔ وَرِيْحُهٗ اَزْكٰى مِنَ الْمِسْكِ الْاَذْفَرِ اس کی آنکھیں سیاہ سفید وہ کستوری لَفْظُهٗ اَحْلٰى مِنَ السُّكَّرِ وَاِذَا مَشٰى كَاَنَّهُ خالص سے زیادہ معطر۔ اس کی بات چیت الْبَدْرُ اِذَا بَدَرَ وَالْوَبْلُ اِذَا مَطَرَ۔ معصّا بھا بدر کامل معلوم ہوتا ہے۔ وہ ابر

Marfat.com

رحمت ہے جو برس جاتا ہے۔

خدیجہ بولیں میں عیب پوچھتی ہوں آپ تعریفیں کرتے ہیں۔ ورقہ بولا۔

یَاخُدیجة۔ ھو مخلوق من الحسن الشامخ — اسے خدیجہ وہ انتہائی حسن کی مخلوق ہو

والنسب الباذخ۔ وھو احسن العالم سیرة — وہ عالی نسب۔ وہ دنیا میں بہترین خلق

واصفاھم سریرةً۔ اذا مشیٰ یتحدر من — کا مالک وہ باطنی خوبیوں کا مجموعہ جب

صبیب شعرہ کالغیہب۔ وخدہ ازھر — وہ چلتا ہے تو اس کے لٹکتے ہوئے بالوں

من الورد الاحمر وریحہ ازکی من — سے سیاہی ٹپک ٹپک پڑتی ہے اسکی

المسک الاذفر۔ لفظہ اعذب من — رخسار گل گلاب سے زیادہ خوبصورت۔ وہ

الشھد والسکر۔ کستوری خالص سے زیادہ معطر اسکی باتیں شہد و شکر سے زیادہ میٹھی اور دلکش ہیں

خدیجہ نے پھر وہی اعتراض کیا کہ میں کیا پوچھتی ہوں۔ اور آپ کیا کہتے ہیں۔

آخر ورقہ نے کہا خدیجہ میں کون کہ اس کی انتہائی تعریف کر سکوں اور اس کے مکارم اخلاق کو لفظی جامہ پہنا سکوں۔ وہ میری تعریف و توصیف سے بالاتر ہے اور یہ شعر پڑھا۔

لقد علمت کل القبائل والملا — تمام قبیلے اور ساری خلقت جان چکی ہے کہ وہ

بان حبیب اللہ اطھرھم قلبیًا — خدا کا پیارا سب سے پاک دل رکھتا ہے۔

واصدق من فی الارض قولاً وموعدًا — وہ تمام دنیا سے وعدے اور بات میں سچا ہے

وافضل خلق اللہ کلھم قربًا — اور خدا کے قرب میں سب سے آگے نکلا ہوا ہے۔

خدیجہ نے کہا کہ میں نے اس کو اور اس کے مکارم اخلاق کو خوب جانچا اور دیکھا ہے میں تو اس کے سوا کسی اور کو اپنا شوہر ہونے کے لئے پسند نہیں کرتی۔

ورقہ نے کہا کہ خوب میں آج ہی کوشش کرونگا کہ تمہارا اور اس کا نکاح ہو جائے

چنانچہ ورقہ خویلد کے پاس گیا۔ اور اس امر کی تحریک کی اور قریش کی خفگی اور خدیجہ کی رضامندی کا ذکر کیا۔ تب تو خویلد پشیمان ہوا اور خود اعمام محمد کے پاس جاکر عذرخواہ ہوا اور کہا کہ جب میری لڑکی ہی راضی ہے۔ تو پھر مجھے انکار کی گنجایش نہیں۔ چنانچہ ورقہ خدیجہ کی طرف سے وکیل ٹھہرا۔ اور دوسرے روز عمائد عرب خدیجہ کے مکان پر جمع ہوئے۔ اور باستر ضائے جانبین ابوطالب نے خطبہ نکاح پڑھا جو ذیل میں درج ہے۔

الحمد للہ رب ھذا البیت الذی جعلنا من زرع ابراھیم وذریۃ اسمعیل وانزلنا حرما آمنا وجعلنا الحکام علی الناس وبارک لنا فی بلدنا الذی نحن فیہ ثم ان ابن اخی ھذا لا یوزن برجل من قریش الا رجح بہ ولا یقاس بہ رجل الا عظم عنہ ولا عدل فی الخلق وان کان مقلا فی المال فان المال رفد حائل وظل زائل ولہ فی خدیجۃ رغبۃ ولھا فیہ رغبۃ ولقد جئنا لنخطبھا الیک برضاھا وامرھا والمھر علی فی مالی الذی سألتموہ عاجلۃ وآجلۃ ولہ ورب ھذا البیت حظ عظیم ودین شائع ورأی کامل

ترجمہ اس خدا کی تعریف ہے جو اس گھر (کعبہ) کا رب ہے اور جسنے ہمکو ابراہیم اور اسمعیل کی اولاد سے پیدا کیا۔ اور ہمکو حرم محترم میں جگہ دی۔ اور ہم کو لوگوں کا حاکم ٹھہرایا۔ اور جس شہر میں ہم رہتے ہیں ہمکو برکت والا کیا۔ بعدازاں یہ میرا بھتیجا ایسا ہے کہ کوئی آدمی قریش کا اس کی برابری نہیں کرسکتا جسکے ساتھ اسکا مقابلہ کرو اس سے برتر ثابت ہوگا (قریش پر کیا حصر ہے) دنیا کا کوئی آدمی بھی اس کی برابری نہیں کرسکتا۔ خواہ اس کے پاس مال کم ہے مال ایک آنی جانی چیز اور ڈھلتا سایہ ہے۔ اسکو خدیجہ اور خدیجہ کو اس سے رغبت ہے۔ اور اسی لئے ہم اس کی اجازت سے خطبہ کرتے ہیں۔ اور اس کا مہر عاجلہ اور آجلہ میرے ذمہ ہے۔ مجھے اس گھر کے خدا کی قسم ہے کہ وہ (محمد) ایک بڑی چیز ہے۔ اس کا طریق بہتر اور اس کی عقل کامل ہے۔

Marfat.com

بعض روایات میں یہ خطبہ قدرے تغیر الفاظ کے ساتھ یوں بیان ہوا ہے۔

الحمد لله الذی جعلنا من ذریة
ابراهیم وزرع اسمٰعیل وضئضئ
معد وعنصر مضر۔ وجعلنا حضنة
بیته وسواس حرمه۔ وجعل لنا
بیتا محجوجا۔ وحرما امنا وجعلنا
الحکام علی الناس۔ ثم ان ابن اخی
هذا محمد ابن عبد الله لا یوزن برجل
الا رجح به فان کان فی المال قل فانّ
المال ظل زائل وامر حائل ومحمدٌ
من قد عرفتم قرابته وقد خطب
خدیجة بنت خویلد وبذل لها
اجله وعاجله من مالی کذا و
اصدق عشرین بکرة وهو والله بعد
هذا له نبأ عظیم وخطر جلیل جسیم
الحمد لله الذی جعلنا کما ذکرتُ
وفضلنا علی ما عددت فنحن سادة
العرب وقادتها وانتم اهل ذلك
کله ولا تنکر العشیرة فضلکم ولا
یرد احد من الناس فخرکم وشرفکم

اس خدا کی تعریف ہے جسنے ہم کو ابراہیم
اور اسمٰعیل کی اولاد اور معد کے اصل اور مضر
کی سرشت سے پیدا کیا۔ اور اپنے گھر کا مربی
اور مدبر ٹھہرایا۔ اور ہمارے لئے ایک ایسا
گھر بنایا جس کا لوگ حج کرتے ہیں اور اللہ
نے اسکو باعزت اور محفوظ کیا ہے۔ ازاں بعد
یہ میرا بھتیجا محمد بن عبداللہ سب سے افضل ہے
اگرچہ مال میں کم ہے لیکن مال ایک ڈھلتا
سایہ اور آنی جانی چیز ہے۔ محمد (صلعم) وہ
شخص ہے۔ کہ جس کی قرابت سے
تم خوب واقف ہو۔ خدیجہ بنت خویلد سے
اس کا نکاح ہوا ہے۔ اور اس کا مہر موجل
وغیر موجل میرے مال سے ادا کر دیا۔
بخدا اس کے بعد اسکے لئے بڑا کام ظاہر ہوگا۔
اس خدا کا شکر ہے جسنے ہم کو ایسا بنایا جیسا کہ
مینے ذکر کیا۔ اور ہمکو جیسا کہ میں نے بیان کیا
سب پر فضیلت عطا کی۔ پس ہم سب لوگ
عرب کے سردار اور پیشوا ہیں۔ اور تم سب لوگ
اسکی یعنی سرداری اور پیشوا ہونے کی اہلیت

Marfat.com

وقد رغبنا في الاتصال بحبلكم وشرفكم فاشهدوا على معاشر قريش باني قد زوجت خديجة بنت خويلد بمحمد بن عبد الله على اربعمائة دينار وشهد على ذلك صناديد قريش وزوجها ابوها خويلد۔	سکتے ہو اور کوئی قبیلہ تمہاری فضیلت فخر اور شرف کا انکار نہیں کر سکتا۔ اور ہم نے تمہارے شرف اور اتصال میں مسابقت کی ہے۔ اے گروہ قریش تم گواہ رہو کہ میں نے خدیجہ بنت خویلد کا محمد بن عبداللہ سے نکاح کیا۔ اور چار سو دینار مہر مقرر ہوا ہے۔ اس موقعہ نکاح پر بڑے بڑے لوگ قریش کے حاضر تھے اور خویلد خدیجہ کے

باپ نے اس نکاح کو قبول کیا۔

چونکہ خطبہ میں ورقہ ہی زیادہ تر مخاطب تھا اور وہ جواب جیسا کہ چاہیئے نہ دیسکا تو خدیجہ بولیں کہ اے ورقہ اگرچہ تجھے اس مقام پر بولنا چاہیئے۔ مگر اب میں خود ہی بولتی ہوں۔ اور کہا کہ اے محمد (صلعم) میں نے اپنے نفس کو آپ کی زوجیت میں دیا اور میں اپنا مہر خود اپنی ہی مال سے ادا کروں گی۔ آپ اپنے چچا صاحب سے کہیں کہ وہ ولیمہ کے لئے اونٹ ذبح کریں۔ اور جس وقت آپ چاہیں میرے پاس تشریف لاسکتے ہیں۔

ابوطالب نے کہا کہ لوگ گواہ رہیں کہ خدیجہ نے محمد کو اپنی زوجیت میں قبول کیا اور خود ہی مہر کا ادا کرنا اپنے ذمہ لیا ہے۔

چونکہ ہمارا مقصد اور موضوع محض خطبات حضور ہیں اس واسطے ہم درمیانی واقعات چھوڑ کر اپنے مقصد کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ کہ خدیجہ کے نکاح کے بعد آپ بالکل فارغ البال ہو گئے اور قوم اور ملک اور تمام مخلوق الہی کا دل میں درد لئے ہوئے غار حرا میں تشریف لے جاتے اور تحمید و تقدیس الہی میں مصروف رہتے

Marfat.com

آخر رحمت الٰہی جوش میں آئی اور دعائے ابراہیم و بشارۃ عیسےٰ علیہ السلام پوری ہوئیں
اس رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین کو خدا نے پیر کے روز ۱۲- ربیع الاول کو بذریعہ جبرئیل
امین پہلا خطبہ اپنی خاص رحمت و فضل سے تعلیم کیا۔

جبرئیل نے کہا کہ اِقْرَأْ آپ نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا کیا پڑھوں۔ اسیطرح
جبرئیل نے تین دفعہ آپکو سینے سے لگایا اور اقرأ اقرأ کا تکرار کیا مگر آپکا جواب
وہی تھا۔ تیسری دفعہ خوب زور سے آپ کو دبا کر کہا کہ

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ۔ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ۔ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ
الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ۔ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ۔

اس واقعہ سے آپ پر ایک سخت خوف طاری ہوا۔ اور آپ کانپتے کانپتے دولت سرا
پر تشریف لائے۔ اور خدیجہ سے کہا۔ کہ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ۔ یہ کلمات جناب باری
کو ایسے پسند آئے کہ آپکو یا ایہا المزمل کہکر مخاطب کیا خدیجہ نے یہ حالت دیکھ کر پوچھا
کہ كَيْفَ أَنْتَ يَا مُحَمَّدُ یعنے اے محمد (صلعم) آپ کیسے ہیں۔ اور پاس بیٹھ گئیں۔
جب آپ کو کچھ تسکین ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ خدیجہ مجھے تو جان کے لالے پڑ گئے اور
سارا قصہ سنایا۔ خدیجہ نے کہا

لَا تَخَفْ فَإِنَّ رَبَّكَ لَا يُرِيْدُ بِكَ إِلَّا خَيْرًا — تو خوف نہ کر تیرا خدا تیرے سے بہتری ہی
لِأَنَّكَ تَقْرِي الضَّيْفَ۔ وَتَصْدُقُ الْحَدِيْثَ — کرے گا۔ کیونکہ تو مہمانوں کا خدمتگار۔ راست
وَتُؤَدِّي الْأَمَانَةَ۔ وَتُعِيْنُ النَّاسَ عَلَى — گفتار۔ امانت گزار۔ مصائب میں لوگوں
النَّوَائِبِ۔ وَتَوَدُّ الْيَتِيْمَ۔ وَتُحْسِنُ الْغَرِيْبَ — کا مددگار۔ یتیموں کا دوست غمگسار۔
وَتُحْسِنُ الْخُلُقَ۔ — وسافروں کا یار۔ اور خلق خدا سے
خوش اخلاق ہے۔

اس کے بعد آپ کو وحی ہوئی۔ یاایہا المدثر۔ قم فانذر و ربک فکبر۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے اسوقت چند دفعہ زبان سے فرمایا۔ اللہ اکبر اللہ اکبر

خدیجہ نے یہ نشانات ملاحظہ کر کے آپ سے کہا کہ اگر آپ فرمائیں۔ تو ورقہ بن نوفل کے پاس جا کر یہ قصہ بیان کروں۔ چنانچہ خدیجہ نے جا کر سارا قصہ بیان کیا۔ تو ورقہ بول اٹھا

قدوس قدوس والذی نفس ورقۃ	پاک ہے پاک ہے اللہ مجھے اس ذات کی قسم ہے
بیدہ لئن کنت صدقتنی یاخدیجۃ لقد	کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اے خدیجہ
جاءہ الناموس الاکبر الذی کان یاتی	اگر تونے مجھے سچ کہا ہے تو اسپر وہی ناموس اکبر
موسیٰ وانہ لنبی ھذہ الامۃ	نازل ہوا ہے۔ جو موسیٰ نبی پر نازل ہوتا
	تھا اور وہ اس امۃ کا نبی ہے۔

اور اس کے بعد یہ شعر ورقہ کی زبان سے نکل گئے۔

فان یک حقایا خدیجۃ فاعلمی	اے خدیجہ جو بات مجھ تو کہتی ہے اگر سچ ہے تو
حدیثک ایانا فاحمد مرسل	سمجھ لے کہ احمد اللہ کا رسول ہے۔
وجبرئیل یاتیہ ومیکال معہما	جبرئیل اور میکائیل دونوں خدا سے وحی لیکر
من اللہ وحی یشرح الصدر منزل	اس کے پاس نزول کرینگے۔
یفوز بہ من فاز عزا لدینہ	جو اسکے دین کی عزت حاصل کریگا وہ کامیاب ہوگا۔
ویشقی بہ الغاوی الشقی المضلل	اور بہت سے بدبخت گمراہ اور شقی اس سے نیکبخت نجاینگے
فریقان منہم فرقۃ فی جنانہ	لوگوں کے دو گروہ ہو جاینگے۔ کوئی تو خدا کی
واخری باغلال الجحیم تغلل	بہشت پالینگے اور کوئی دوزخ کی زنجیروں
	میں اس کے انکار کے سبب جکڑے جاینگے۔

خدیجہ یہ باتیں سنکر خوش خوش واپس آئیں اور نیز ایک دوسرے راہب

Marfat.com

عداس نامی سے بھی ذکر کیا تو اُس نے بھی وہی جواب دیا۔ جو ورقہ نے دیا تھا۔

انہیں دنوں میں ایک روز ورقہ طواف کعبہ کو آئے اور حضور کو دیکھ کر آپ کی طرف بڑھے اور آپ کے سر مبارک کو بوسہ دیا اور کہا کہ آپ اسوقت کے پیغمبر ہیں۔ اور بہت جلد آپ کو جہاد کا حکم ہوگا۔ کاش کہ میں بھی زندہ رہوں اور آپ کی مدد کروں۔ چونکہ ورقہ بہت بوڑھا تھا۔ تھوڑے دنوں بعد انتقال کر گیا۔ اور آپ نے اس کے جنتی ہونے کی اطلاع دی

حضور علیہ السلام پھر دوسرے دن غار حرا میں تشریف لیگئے۔ اور دوبارہ نزول جبریل ہوا۔ اور کہا کہ اے محمدؐ آپ نبی ہیں۔ اور میں جبریل ہوں جو انبیا کے پاس آیا کرتا ہوں + چنانچہ جبریل علیہ السلام نے بعد وضو آپ کو نماز فریضہ ادا کرنے کی تعلیم دی۔

حاصل کلام آپ تین سال تک خفیہ تبلیغ اسلام میں لگے رہے۔ اور ایک خاصہ گروہ مسلمانوں کا آپکے ساتھ ہوگیا۔ اب وہ وقت آیا۔ کہ آپ کو جناب باری سے ارشاد ہوتا ہے وانذر عشیرتک الاقربین۔ چنانچہ حسب ارشاد الٰہی آپ کوہ صفا پر تشریف لے گئے اور آپ نے پکارا۔ جیسا کہ حدیث میں ہے۔

اولین خطبہ

عن ابن عباس لما نزلت هذه الاية	ابن عباس سے روایت ہے کہ جب آپ پر آیت وانذر
وانذر عشيرتك الاقربين خرج رسول الله	عشیرتک الاقربین نازل ہوئی تو آپ باہر نکلے
صلى الله عليه وسلم حتى صعد على الصفا	تو کوہ صفا پر چڑھے اور آواز دی۔
فهتف يا صباحاه فقالوا من هذا	لوگوں نے کہا کہ کون ہے جو پکارتا ہے۔
الذی یهتف قالوا محمد فقر یا بنی عبد المطلب	لوگوں نے کہا کہ محمدؐ۔ آپنے فرمایا اے بنی عبدالمطلب
یا بنی عبد مناف یا بنی قصی فاجتمعوا	اے بنی عبد مناف۔ اے بنی قصی۔ لوگ اکٹھے
الیه فقال ارأیتکم لو اخبرتکم ان خیلاً	ہوکر آپکے پاس آئے آپنے فرمایا کیا اگر میں تم کو

Marfat.com

نخرج بسفح هذا الجبل اکنتم مصدقی — خبر دوں کہ اس پہاڑ کے دامن میں ایک فوج
قالوا ما جربنا علیک کذبا قال فانی — پڑی ہے (جو تم پر حملہ کرے گی) تو آپ میری
نذیر لکم بین یدی عذاب شدید — مصدق ہونگے یا نہیں ؟ لوگوں نے کہا کہ چونکہ
آپ نے کبھی کوئی جھوٹ نہیں بولا ہم تصدیق ہی کرینگے۔ تب آپ نے فرمایا۔ ڈرو اس
سے جو وقت ہے آنیوالا یعنی عذاب شدید سے ڈر جاؤ۔

جب آپ الا نذیر لکم تک پہنچے۔ تو آپکے چچا ابولہب بولے (نقل کفر کفر نباشد)
تبا لک الہذا دعوتنا۔ انہیں الفاظ کو ملحوظ رکھتے ہوئے خدا نے سورہ تبت نازل
فرمائی۔ اور لوگوں سے کہا کہ میرا بھتیجا پاگل ہو گیا لوگ واپس اور قبائل منتشر ہو گئے۔
اس واقعہ کے بعد پھر آپکو حکم ہوا وانذر عشیرتک الاقربین تو آپنے کھول کھول کر
سب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

آپ کا دوسرا خطبہ

اشتروا انفسکم لا اغنی عنکم — (اے میرے کنبے والو) اپنے آپکو بچاؤ۔ میں خدا کے سامنے تمہارے
من اللہ شیئا۔ یا بنی عبد المطلب — آڑے نہیں آسکتا۔ ای بنی عبد المطلب میں تمکو بھی
لا اغنی عنکم من اللہ شیئا۔ یا — نہیں بچا سکتا۔ ای میری پھوپھی صفیہ میں تجھے بھی خدا
صفیۃ عمۃ رسول اللہ لا اغنی عنک — کے حضور فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ اے میری
من اللہ شیئا۔ یا فاطمہ سلی — بیٹی (فاطمہ) میرے مال سے جو چاہو لے لو۔ مگر
ما شئت من مالی لا اغنی عنک — میں خدا کے سامنے تمہارے واسطے کچھ مفید
من اللہ شیئا۔ — نہیں۔ یعنی محض میرا رشتہ تمہارے
لئے۔ باعث نجات نہیں ہو سکتا +

حدیث شریف میں اس واقعہ کو یوں بیان کیا گیا ہے۔

ثم دعا رسول اللہ م علیاً وقال اصنع پھر آپ نے علیؑ کو بولا کر کہا۔ کہ کھانا طیار کراؤ۔ اور
طعاماً واجمع لی بنی المطلب فدعاھم بنی مطلب کو میرے کہنے سے بلاؤ۔ چنانچہ اُن کو بولا لائے
وھم اربعون رجلاً وفیھم اعمامہ حمزۃ اور وہ قریباً چالیس آدمی تھے۔ جنمیں آپ کے چچا حمزہ
وابوطالب وعباس فحضروا و ابوطالب اور عباس بھی تھے۔ چنانچہ لوگ آئے۔ اور
اکلوا۔ ولما فرغوا من الاکل واراد کھانا کھایا۔ جب کھانا کھایا اور آپ نے کچھ کہنے کا
النبی صلعم ان یتکلم۔ بدرہ ابو لھب ارادہ کیا تو لوگوں کو ابولہب نے اپنی باتوں میں لگالیا
الی الکلام واغراھم بہ فتفرقوا۔ ثم حتے کہ لوگ چلے گئے۔
امر رسول اللہ صلعم علیا ان یصنع دوسرے دن پھر علی کو آپ نے سامان دعوت کرنے
لہ طعاماً فی غدٍ وبعد ما فرغوا من کو کہا۔ پھر جب لوگ کھانے سے فارغ ہوئے۔
الاکل قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو آپ کھڑے ہوگئے
وقال یا بنی عبد المطلب انی واللہ ما اور فرمایا کہ اے بنی عبد المطلب خدا کی قسم ہے کہ کوئی
اعلم شاباً فی العرب جاء قومہ بافضل عرب والا جوان میرے سے بہتر چیز تمہاری دنیا اور
مما جئتکم بخیر الدنیا والآخرۃ امرنی عاقبت کے لئے مجھ سے بہتر نہیں لایا۔ میرے
اللہ ان ادعوکم الیہ۔ فایکم یوازرنی مولا نے مجھے حکم دیا ہے۔ کہ میں تم کو اس کی طرف
علی ھذا الامر فاحجم القوم جمیعاً بولاؤں۔ کوئی تم میں سے ہے کہ جو میری اس معاملہ میں
قال علی انا یا رسول اللہ مع انی احدثھم مدد کرے لوگ چپ بیٹھے رہے۔ تو حضرت علی بولے
سناً وارمصھم عیناً واحمشھم ساقاً عہ کہ ہاں یا رسول اللہ میں مدد کرونگا خواہ میں ان سے
فقام القوم یضحکون وذھبوا الی سبیلھم چھوٹی عمر کا اور کمزور ہوں۔ (حضرت علی کے اس کہنے سے
واستمر النبی علی ما امرہ اللہ یعیب اصنامھم قوم کے لوگ ہنستے ہوئے چلدیئے۔ آنحضرت
ویذکر واستہم فاجمعوا علی عداوتہ خدا کے حکم پر قائم رہ کر انکے بتوں اور جھوٹے معبودوں کی

عہ یہ دو نو محاورے اہل عرب کمزوری کے موقعہ پر بولتے ہیں۔ منہ

Marfat.com

وذبّ عنه عمه ابوطالب   مذمت پر مصر رہے اور لوگ عداوت پر تل گئے
مگر ابوطالب لوگوں کو ان کی تکلیف دہی سے روک دیتے۔

اب آپ کی ان کھلی کھلی باتوں پر سارے مکہ میں مخالفت کی ایک لہر دوڑ گئی۔ اور بالآخر لوگ آپ کے چچا ابوطالب کے پاس گئے۔ اور کہا کہ آپ کا بھتیجا ہمارے معبودوں کی ہجو کرتا ہے آپ اس کو کہیں کہ اگر روپیہ کی ضرورت ہے وہ ہم دے سکتے ہیں اگر شادی کی ضرورت ہے تو بہتر سے بہتر قبیلہ سے ہم اس کا تعلق کرا سکتے ہیں چچا نے بھتیجے کو بلا کر لوگوں کی ناراضگی اور اُن کے انعامات کا ذکر کیا۔ اور حضورؐ نے نہایت ثبات واستقلال سے آبدیدہ ہو کر فرمایا کہ اے چچا کہ اگر میرے دائیں ہاتھ پر آفتاب اور بائیں ہاتھ پر مہتاب بھی تم رکھ دو تو میں اپنے کام سے ہرگز نہ ٹلونگا۔ اور اس فرض کی انجام دہی میں میری جان بھی اگر جاتی رہے تو مجھے دریغ نہیں۔ جوان اور بہادر بھتیجے کے استقلال وثبات کو چچا نے استحسان کی نظر سے دیکھا اور کہا۔ اِفعَل مَا شِئتَ اور آپ کی تعریف میں یہ شعر فی البدیہہ فرمائے۔

وَاللهِ لن یصلوا الیک بجمعهم   مجھے اللہ کی قسم ہے کہ (تیری مخالفین) تیرے تک نہیں پہنچ سکتے
حتّے اُوَسّدِ فی التراب دَفِینا   جتنے کہ میں قبر میں دفن ہو جاؤں یعنی میری زندگی میں تیرا کوئی کچھ نہیں
فَاصْدَعْ بامرک ما علیک غضاضۃ   بگاڑ سکتا۔ اپنے کام کو کھلے طور پر کئے جا تجھے کوئی روک نہیں
وابشر بذاک وقرّ منه عیونا   اور اس اپنی ادائیگی فرض میں خوش وخورم رہو۔
وَدَعوتنی وزعمت انک ناصحی   تو نے اپنی ہمدردی سے مجھے بھی دعوت (اسلام) دی ہے۔
ولقد صدقت وکنت قبل امینا   بیشک تو سچا ہے کیونکہ تو ہمیشہ سے امین اور راستباز ہے۔
وعَرَضتَ دِیناً لا محالۃ انه   بیشک جو دین تو نے پیش کیا ہے سب لوگوں کے ادیان
من خیر ادیان البریّۃ دینا   سے بہتر اور افضل ہے۔

Marfat.com

لولا الملامۃ او حذاری سُبّۃ " اگر مجھے لوگوں کی ملامت اور گالیوں کا خوف نہ ہوتا
لوجدتنی سمحًا بذالک مبینًا تو مجھے بھی اسپر جوانمردی سے کھلے طور پر تو مقر پاتا
مگر ابو طالب نے لوگوں اور خود کہنے والوں کی مخالفت کو محسوس کرکے خیال کیا۔ کہ
کہیں خود کہنے والے ہی محمد (صلعم) کی مخالفت میں نہ اُٹھ کھڑے ہوں۔ اس واسطے
آپ نے قبائل کے تمام شرفاء کو حرم کعبہ میں بولا کر انجمن کی اور اس انجمن میں اسّی شعروں
کا ایک پُر زور قصیدہ لامیہ آپ کی شان میں پڑھا تاکہ خود ہمارے لوگ تو اس سے
منحرف نہ ہو جائیں۔ اس قصیدہ کے چند شعر ہم بھی یہاں بغرض دلچسپی ناظرین
لکھدیتے ہیں "

وابیض یُستسقی الغمام بوجہہٖ وہ گورے چہرہ والا جسکی طفیل ہم خدا سے بارش مانگ سکتے ہیں
ثمال الیتامی عصمۃٌ للارامل یتیموں کی جائے پناہ اور رانڈوں کا محافظ ہے۔
حلیمٌ رشیدٌ عادلٌ غیر طائشٍ بردبار۔ راستباز۔ عادل اور نہ بھڑکنے والا۔
یوالی الٰہًا لیس عنہ بغافلٍ خدا کا دوست جو اس سے ذرہ بھر غفلت نہیں کرتا
لکنا اتبعناہٗ علی کلّ حالۃٍ ہم کو ہمیشہ اس کی تابعداری کرنی چاہیئے۔
من الدّھر جدًّا غیر قول التھازلِ متانت سے نہ کہ فضول طور پر۔
لقد علموا ان ابنا لا مُکذّبٌ لوگ جانتے ہیں کہ ہم اپنے بیٹے کی تکذیب نہیں کرتے
لدینا ولا یعنی بقول الاباطلِ اور وہ بھی باطل باتوں کی پرواہ نہیں کرتا۔
فاصبح فینا احمد فی ارومۃٍ احمد ہمارے ہیں ایک مضبوط چٹان پر قائم ہے۔
تقصّر عنہا سورۃ المتطاولِ اور اسپر کوئی غلبہ نہیں پا سکتا۔ میری جان اسپر قربان
فدیت بہ نفسی دونہ وحمیتہٗ میں نے اسکو اپنی حمایت میں لیا ہے اور لوگوں کے ضرر
ودافعت عنہ بالذری والکلاکل کو پناہ دینے سے اپنی چھاتی کے بل اس کو دفع کیا ہے
پناہ دینا کوشش

اب لوگ بہت سے آپ کے پاس آکر بحث مباحثے کرتے ۔یہود الگ نصاریٰ الگ ۔دہریہ مجوسی مشرکین غرضیکہ ہر ایک مذہب کا آدمی آپ سے بحث کرتا اور لاجواب ہوتا ۔آپ کی فصیح و بلیغ تقریریں سب کو ساکت کر دیتیں ۔

مشرکین عرب نے جب احتجاج کیا تو آپ نے فرمایا دیکھو میرا آقا میرا مولا فرماتا ہے ۔ انا الملک الخافض الرافع المغنی المفقر (دیکھو) میں ہی مالک ۔میں ہی نیچا اونچا کرنیوالا ہیں المعز المذل المصلح المسقی وانتم ۔ہی فقیر و غنی اور عزیز و ذلیل کرنیوالا اور میں ہی تندرست العبید ۔لیس لکم ان التسلیم لی اور بیمار کرنے والا ہوں ۔تم میرے غلام ہو ۔تمہارا حق والانقیاد لحکمی فان سلمتم کنتم یہ ہے کہ تم میرے حکموں کی تعمیل و تسلیم کرو ۔اگر تم مان جاؤ عبادا مؤمنین ۔وان ابیتم کنتم تو میرے مومن بندے ہو ۔اور اگر انکار کرو تو تم میرے بی کافرین وبعقوباتی من الھالکین کافر اور میرے عذاب سے ہلاک کئے جاؤ گے ۔

ایک روز ابو جہل نے بڑا بھاری اعتراض اپنے خیال میں حضور علیہ السلام کے پیش کیا کہ ہم موسے کی امت کی طرح تمہارے سے خدا کا دکھانا طلب کرتے ہیں اور اس پر ایک یہ امر اور زائد کرتے ہیں کہ تم خدا کے علاوہ فرشتے بھی ہم کو دکھاؤ ۔اگر تم اپنے دعوے نبوت میں موسے کی طرح سچے ہو تو ہم پر پھر صاعقہ کیوں نہیں آتا ۔

آپ نے فرمایا کہ دیکھو جب ابراہیم کو ملکوت السمٰوٰت والارض دکھایا گیا جیسا کہ میرا مولیٰ فرماتا ہے ۔

نری ابراھیم ملکوت السمٰوٰت و (ترجمہ) ہم نے ابراہیم کو ملکوۃ السموٰۃ والارض الارض ولیکون من الموقنین دکھایا تاکہ وہ کامل الیقین ہو جائے ۔

ایسے عام نظارہ میں حضرت ابراہیم کو تین مرد اور تین عورتیں حالت زنا میں نظر آئیں ۔تو فوراً انہوں نے ان کی ہلاکت کی دعا کی جو قبول ہوئی ۔پھر چوتھی پر نظر پڑی

Marfat.com

تو خدا نے ابراہیم کو مخاطب کر کے فرمایا۔

یا ابراهیم اکفف دعوتك عن عبادی	ای ابراہیم میرے بندوں اور لونڈیوں سے اپنی بد دعا کو روک
وامائی فانی انا الغفور الرحیم۔ الجبار	رکھ میں بڑا بخشنے والا رحیم اور جبار بردبار ہوں۔
الحلیم لا تضرنی ذنوب عبادی	میرے بندوں اور میری لونڈیوں کے گناہ میرا کچھ نہیں
وامائی فانما انت عبد نذیر لا تشرکنی	بگاڑ سکتے۔ تو تو صرف ایک ڈرانیوالا ہے میری بادشاہت
فی المملکة ولا ھیمن علی ولا علی عبادی	کا شریک نہیں اور نہ میری پر اور میرے بندوں پر حاکم ہو۔
وعبادی معی بین خصال ثلث۔	میری میرے بندوں کے ساتھ تین طرح کی سنت ہے،
اما تابوا الی فتبت علیهم وغفرت	یا تو وہ توبہ کر لیتے ہیں اور میں ان کو معاف اور
ذنوبهم وسترت عیوبهم۔	پردہ پوشی کرتا ہوں۔
واما کففت عنهم عذابی لعلمی	اور یا اُن سے میں اپنے عذاب کو اُٹھائے رکھتا
بانه سیخرج من اصلابهم ذریات	ہوں۔ کیونکہ مجھے علم ہوتا ہے کہ ان کی صلبوں سے
مؤمنین۔ فارفق بالآباء الکافرین	مومن اولاد پیدا ہو گی۔ پس میں ان کافر باپوں اور
واتانی بالامهات الکافرات۔ و	ماؤں سے نرمی اور رفق روا رکھتا ہوں اور اپنا
ارفع عنهم عذابی۔ لیخرج ذلك المؤمنین	عذاب معلق کرتا ہوں۔ جب اُن کی صلبیں
من اصلابهم۔ فاذا تزایلوا احل بهم	اُن سے خالی ہو جاتی ہیں تو میرا عذاب اور میری
عذابی وحاق بهم بلائی۔	بلائیں اُن کو آ لیتی ہیں۔
فان لم یکن هذا وهذا فان الذی	اور اگر یہ دونوں صورتیں مندرجہ بالا نہوں تو پھر میں
اعددته لهم من عذابی اعظم مما	جو عذاب اُن کے لئے تجویز کیا ہوا ہے وہ تیرے
تریده بهم۔ فان عذابی لعبادی	مزعومہ عذاب سے کہیں بڑھ کر ہے (ہاں) ایسا
علی حسب جلالی و	عذاب میرے بندوں کے لئے میرے جلال او

Marfat.com

کبریائی۔ اور کبریائی کے مناسب حال ہوتا ہے۔

یا ابراھیم خل بینی وبین عبادی اے ابراہیم۔ میرے اور میرے بندوں میں دخل نہ دے
فانی ارحم بھم منک فخل بینی و میں تیرے سے زیادہ انپر مہربان ہوں۔ مجھے اور میرے
بین عبادی فانی الجبار الحلیم بندوں کو اپنے حال پر رہنے دے۔ میں اگر جبار ہوں۔
العلام الحکیم ادبرھم بعلمی تو بردبار اور بڑا جاننے والا بھی ہوں۔ میں انکی معاملات اپنے
وانفذ فیہم قضائی وقدری علم کیموافق فیصل کرتا ہوں اور میری قضا و قدر انمیں کام کرتی ہے

پس اسیطرح سنت اللہ ہی ممکن ہے بلکہ یقینی ہے کہ تم سے ایسے لوگ پیدا ہوں جو موحد اور خدا پرست شاندار مسلم ہوں۔ ان مباحثات سے جب لوگ قائل ہو جاتے تو بجائے سلجھنے کے اور الجھتے۔ اور آپ کے اصحاب اور ہمراہیوں کو سخت اذیتیں پہنچاتے۔ ایک دفعہ صحابہ تنگ آ کر مقابلہ کے لئے دل میں ٹھان بیٹھے مگر حضور علیہ السلام نے ان کے تیور پہچان کر مندرجہ ذیل آیات کو بطور خطبہ تلاوت فرمایا۔

فاصبر کما صبر اولوا العزم من الرسل تو (اے محمد صلعم) الوالعزم انبیاء کی طرح صبر اختیار
ولا تستعجل لھم کانھم یوم یرون ما کر اور اُن کے لئے جلدی نہ کر۔ جو اُن سے وعدہ ہے
یوعدون لم یلبثوا الا ساعۃ وہ اُنکے سامنے ہے (یعنی عذاب کا) ان کا ٹھہراؤ
من نھار بلاغ۔ فھل یھلک کوئی ایک گھڑی کا ہے۔ پہنچا دو۔ فاسق لوگ
الا القوم الفسقون ہلاک کئے جائینگے۔

صحابہ نے سر تسلیم خم کیا اور خاموش ہو گئے۔ تھوڑے عرصہ کے بعد صحابہ نے ہجرت کا سوال اٹھایا۔ تو آپ نے حبشہ کی طرف جانے کی اجازت فرمائی۔

سب سے پہلے حضرت عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ نے آپ کے چچیرے

Marfat.com

بھائی جعفر بن ابی طالب نے تہیہ کیا اور کل تراسی مرد عورت بچے ان کے ہمراہ حبشہ کو روانہ ہوئے۔

کفار قریش نے ان کے واپس لانے کے لئے شاہ حبشہ کے پاس پیغام دیکر لوگوں کو بھیجا۔ کہ ان لوگوں کو آپ ہمارے یہاں واپس بھیجدیں یہ ہمارے مذہبی مجرم ہیں۔ مگر شاہ حبشہ نے قرآن کریم سُنکر اور اُس کی پاک تعلیم سمجھکر ان لوگوں کے واپس کرنے سے انکار کر دیا۔ اور وفد ناکامیاب واپس آیا۔ اور بالآخر نجاشی شاہ حبشہ اسلام کے شرف سے مشرف ہوا۔ جسکی خط و کتابت جو حضور علیہ السلام سے اُس نے کی۔ ہم اپنی کتاب مکتوبات نبوی میں لکھ چکے ہیں۔

قوم کی منصوبہ بازیاں آپ کی نسبت کم نہ ہوتی تھیں۔ اور طرح طرح کی تجاویز سے آپ کو دق کیا جاتا تھا چنانچہ قریش نے بنو ہاشم کے سارے قبیلہ کو شعب ابو طالب میں نظر بند رہنے پر مجبور کیا۔ اور آپ کو اور آپ کے قبیلے کو گونا گوں تکالیف دی جائیں۔ مگر بقول بعض تین سال تک اس عملدرآمد کو جاری رکھکر خود ہی قریش نے اُس معاہدہ کو جوان کے نظر بند کرنے کی بابت باہم کیا ہوا تھا پھاڑ ڈالا۔ اور آپ آزاد ہوئے۔

اب وہ وقت آگیا کہ آپ کے چچا صاحب کو جو باپ سے زیادہ مہربان تھے داعی اجل نے پکارا۔ اور اسی سال کی عمر میں راہی ملک بقا ہوئے۔ اور اس سے تیسرے ہی روز آپ کی سچی عاشق اور مونس و غمخوار سیدہ طاہرہ خدیجۃ الکبریٰ جہان فانی سے رحلت کر گئیں (انا للہ وانا الیہ راجعون)

ان دو متواتر صدموں سے آپ کو سخت تکلیف پہنچی مگر صبر و استقلال کا بھی آپ نے ایسا نمونہ پیش کیا کہ دوست و دشمن سب قائل ہو گئے۔

Marfat.com

اگرچہ اب گھر میں کوئی مونس و غمخوار نہ تھا جو کوفت اور تکان کے وقت دلجوئی کرتا۔ چچا صاحب جو باپ سے زیادہ مہربان تھے وہ بھی سامنے نہیں۔ مگر اللہ رے ثبات و استقلال کہ آپ پہلے سے بھی زیادہ اپنے تبلیغی کاموں میں سرگرم نظر آتے۔ چنانچہ اسی دُھن میں آپ نے طایف کا سفر اختیار کیا۔ مگر وہاں بھی بجز اینٹ پتھر کے اور کوئی جواب نہ ملا۔ آپ کے پاؤں زخمی ہو گئے اور راستہ میں ایک باغ میں بیٹھکر اپنے حقیقی مونس اور غمخوار سے ہاتھ اُٹھاکر یوں ہمنوا ہوئے۔ طبری نے اس واقعہ کو ان الفاظ میں ذکر کیا ہے۔

ذکر الطبری ان المصیبۃ عظمت علی رسول اللہ صلعم بهلاک ابو طالبؓ خدیجۃ فی عام واحد قبل هجرته الی المدینۃ بثلث سنین وذلک الی ما لم یکونوا یصلون الیه فی حیاته و لما هلک ابو طالب خرج رسول اللہ صلعم الی الطائف یلتمس من ثقیف النصر والمنعۃ له من قومه و ذکر انه لما انتهی الی الطائف فجعل ثقیف اغروا به سفهاءهم وعبیدهم یسبونه و یصیحون به فرجع وعمد الی الظل حبلة من عنب فجلس فیه فلما اطمأن قال هنالک

طبری کہتا ہے کہ خدیجہ اور ابو طالب کے ایک ہی سال میں مرنے سے آپ پر جو ایک مصیبت ٹوٹ پڑی۔ اور یہ ہجرت سے تین سال پہلے کا واقعہ ہے اور وہ اس طرح کہ اب قریش ابو طالب کے بعد جو آپ کو تکلیف پہنچانے لگے وہ انکی زندگی میں نہیں پہنچا سکتے تھے جب ابو طالب فوت ہو گئے تو آپ طایف والوں کے پاس اس غرض سے تشریف لے گئے کہ قبیلہ ثقیف سے آپ نصرت اور مدد کی بمقابلہ اپنی قوم قریش کے درخواست کریں۔ کہتے ہیں کہ جب آپ طایف پہنچے تو قبیلہ ثقیف نے اپنے بچوں کو آپ کے پیچھے ڈالدیا اور انکے لڑکے آپکو گالیاں دیتے اور چیختے اور چلاتے۔ پس آپ وہاں سے واپس ہو گئے اور ایک انگورستان میں بیٹھکر اپنے مولے سے یوں ہمنوا ہوئے۔

Marfat.com

اللھم انی اشکوالیک ضعف قوتی و	اے میرے مولا اپنی کمزوری۔ کمی تدابیر اور لوگوں پر
قلۃ حیلتی وھوانی علی الناس انت	اپنا اثر نہ ہونے کی تجھ سے شکایت کرتا ہوں۔
ارحم الراحمین۔ انت رب المستضعفین	اے بڑے رحمت کرنیوالے۔ اے ضعیفوں کے
وانت ربی الی من تکلنی الی بعید	مربی۔ تو میرا بھی مربی ہے۔ تو نے مجھے کس پر چھوڑ
یتجھمنی۔ اوالی عدو	رکھا ہے۔ ایسے دوست پر جو مجھے ترشروئی سے
ملکتہ امری۔ ان لم یکن علی	دیکھتا ہے۔ یا ایسے دشمن پر جو مجھ سے زیادہ
غضب فلا ابالی ولکن	طاقتور ہے۔ ہاں اگر تیرے غضب سے یہ باتیں
عافیتک اوسع لی۔	نہیں (بلکہ کسی اور مصلحت پر مبنی ہیں) تو پھر
اعوذ بنور وجھک	مجھے کوئی پروا نہیں۔ تیری معافی میرے لئے
الذی اشرقت لہ	کافی ہے۔ میں تیرے غضب اور غصے سے تیرے
الظلمت وصلح علیہ	چہرۂ پاک کی پناہ چاہتا ہوں جس نے اندھیروں
امر الدنیا والاخرۃ۔ ان	کو روشن کر دیا اور دنیا کے کاموں کو درستی پر چلایا
ینزل بی غضبک او یحل	تیری ہی رضا رضا ہے۔ حتیٰ کہ تو مجھ سے راضی ہو
علی سخطک۔ لک العتبیٰ حتیٰ	جائے۔ سب طاقتیں اور قوتیں تیرے ہاتھ
ترضیٰ۔ ولاحول ولاقوۃ الا بک	میں ہیں۔

یہ کلمات ظاہر کر رہے ہیں کہ عاشق اپنے معشوق سے کس طرح سرگوشی کر رہا اور اس کی بے نیازی اور بے پرواہی کو اپنے لئے جائز قرار دیتا اور بالآخر تمام صعوبتوں کو برداشت کرنے کا وعدہ کرکے اصل مقصد اس کی رضا کو ٹھہراتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ تو جس طرح چاہے کر۔ مگر میرے سے راضی ہو جا۔ میں تیری رضا کا بھوکا ہوں۔

معشوق کی برتری اور اس کی اعلیٰ شان اس کے حسن وجمال کی تعریف کا

Marfat.com

ایک نشہ ہے جو اس کی گفتگو سے ٹپک رہا ہے۔ وہ کہتا ہے۔ تو اگر خفا نہ ہو بلکہ خوشی سے مجھے عتاب بھی کرے۔ تو مجھے وہ ہزاروں نعمتوں سے اعلیٰ و افضل ہے

آپ کا تیسرا خطبہ

ذکوان رسول اللہ لما انصرف من الطائف مرید امکۃ ۔ مرّ بہ بعض اھل المکۃ فقولہ رسول اللہ صلی ھل انت مُبلغ عنی رسالۃ ارسلت بھا قال نعم ائت المطعم بن عدی فقل لہ ان محمداً یقول لک ھل انت تجیرنی حتی ابلغ رسالۃ ربی قال نعم فلیدخل قال فرجع الرجل الیہ فاخبرہ واصبح المطعم بن عدی لبس سلاحہٗ ھو وبنوہ وبنو اخیہ فدخلوا المسجد فلما راٗ	بیان کیا گیا ہے کہ جب آنحضرت صلعم اللہ نے طائف سے مکہ کی واپسی کا ارادہ کیا۔ تو ایک مکی آدمی آپ سے ملا۔ آپ نے اس کو فرمایا کہ میں تجھے ایک پیغام دیتا ہوں کیا تو اس کو پہنچا دیگا؟ اُس نے کہا کہ ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ مطعم بن عدی سے کہو کہ محمد تجھ سے کہتا ہے کہ تم مجھے اپنی پناہ میں لو تاکہ میں خدا کا حکم لوگوں کو پہنچا سکوں۔ چنانچہ پیغامبر نے اثبات میں آکر جواب دیا۔ اور کہا کہ وہ کہتا ہے کہ آپ آجائیے۔ اور مطعم بن عدی اور اس کے بیٹے اور بھتیجے سلاحات پہنکر مسجد حرام میں آداخل ہوئے۔
ابو جھل قال امجیرام متابع قال بل مجیر۔ قال قد اجرنا من اجرت فدخل النبی صلعم مکۃ واقام بھا فدخل یوماً المسجد الحرام والمشرکون عند الکعبۃ فلما راٗہ ابو جھل قال ھذا نبیکم یا بنی عبد مناف قال عتبۃ بن ربیعۃ وما تنکران یکون نبی او	ابو جہل نے دیکھکر کہا کہ کیا تم پناہ دینے ہو یا اس کے تابع بن گئے ہو مطعم نے کہا کہ نہیں بلکہ پناہ دینے والے ہیں۔ ابو جہل نے کہا کہ اچھا جسکو تم پناہ دیتے ہو۔ ہم بھی پناہ دیتے ہیں۔ پھر آپ مکہ میں آکر ٹھہر گئے۔ ایکروز آپ خانہ کعبہ میں تشریف لائے تو مکہ کے مشرک بھی وہاں موجود تھے۔ ابو جہل بول اُٹھا کہ ای عبد مناف یہی تمہارا نبی ہے عتبہ بن ربیعہ نے جواب دیا کہ تجھ کو انکار کی کوئی وجہ نہیں

Marfat.com

ملك منا فاخبر بذلك النبي صلعم ا	کہ ہم میں سے پادشاہ یا کوئی نبی ہو۔ یعنی محمد ہم میں سے
سمعه فلقاهم فقال اما انت یا عتبة	نبی ہو یا بادشاہ ہو۔ جب آپنے اس بات کو سنا تو انکی
بن ربیعة فوالله ما حمیت لله ولرسوله	طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ ای عتبہ تونے یہ حمایت اللہ
ولکن حمیت لانفسك وانت یا ابوجهل	اور رسول کی خاطر نہیں کی بلکہ قومی حمایت ہے جسنے تیری منہ
بن هشام فوالله لیأتی علیك غیر کبیر	سے یہ حمایت کا کلمہ کہلوایا ہی لیکن ای ابوجہل بن ہشام اللہ کی
من الدهر حتی تضحك قلیلا وتبکی کثیرا	قسم ہے کہ وہ جلد وقت آتا ہے کہ تو بہت روئیگا اور کم ہنسیگا
واما انتم یا معشر الملاء من قریش فوالله	ای قریش کے سردار لوگو اللہ کی قسم ہے کہ تم بھی جلدی اس
لا یاتی علیکم غیر کبیر من الدهر حتی تدخلوا	(دین) میں داخل ہوگئے جس کو تم آج برا سمجھتے ہو۔
فیما تنکرون وانتم کارهون	اور ناپسند کرتے ہو۔
وعن ربیعة ابن عباد قال انی لغلام	ربیعہ بن عباد کہتے ہیں کہ میں بچہ ہوتا اور اپنے باپ کے ساتھ
شاب مع ابی بمنی و رسول الله یقف	منے میں جاتا تو دیکھتا کہ آپ قبائل عرب کے ڈیروں پر جاتے
علی منازل القبائل من العرب فیقول	اور فرماتے ای بنی فلاں میں خدا کا رسول ہو کر تمہاری طرف
یا بنی فلان انی رسول الله الیکم	آیا ہوں (دیکھو) میں حکم دیتا ہوں کہ تم خدا کی پرستش
یامرکم ان تعبدوا الله ولا تشرکوا به	کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور
شیئا وان تخلعوا ما تعبدون من	یہ جو تم نے اس کے شریک بنا رکھے ہیں ان کو
دونه من هذه الانداد وان تؤمنوا بی	چھوڑ دو۔ اور میرے پر ایمان لاؤ۔ میری
وتصدقوا وتمنعونی حتی ابین عن	تصدیق اور حمایت کرو۔ تاکہ میں جو کچھ خدا
الله ما بعثنی به وکان رسول الله	سے لایا ہوں۔ بیان کرسکوں۔ رسول اللہ
صلعم یعرض نفسه فی المواسم	صلے اللہ علیہ وسلم میلوں کے موقعوں پر لوگوں
اذا کانت علی قبائل العرب	کے سامنے اپنے آپ کو پیش کرتے

یدعوھم الی اللہ ویخبرھم انہ نبی — اور خدا کیطرف انکو بلاتے اور خبر دیتے کہ میں نبی رسول ہوکر
مرسل ویسألھم ان یصدقوہ ویمنعوہ — تمہاری طرف آیا ہوں میری تصدیق اور حمایت کرو جو لایا
حتے یبین عن اللہ ما بعثہ بہ — ہوں لوگوں کو کھول کر بیان کرسکوں ٭

آپ کا چوتھا خطبہ

عبیداللہ بن عباس وہی ربیعہ بن عباد کے قصہ کو انکی روایت سے دہراتے ہیں۔

عن مسلم بن شہاب الزھری ان — (ترجمہ) مسلم بن شہاب زہری سے روایت ہے کہ آنحضرت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم — صلعم (قبیلہ) کندہ کے پاس انکے ڈیروں میں آئے اور ان
اتی کندۃ فی منازلھم وفیھم سید لھم — میں انکا سردار ملیح تھا پھر آپنے انکو پیغام الہی سنایا اور اپنے
یقال لہ ملیح فدعاھم الی اللہ عزوجل — آپ کو ان پر پیش کیا۔ مگر انہوں نے انکار ہی کیا
وعرض علیھم نفسہ فابوا علیہ — اور نہ مانا۔

عن عبداللہ بن حصین انہ — عبداللہ بن حصین سے روایت ہے کہ آپ قبیلہ بنی
اتی کلبا فی منازلھم الی بطن منھم — کلب کے ڈیروں میں بنو عبداللہ کے قبیلہ کے پاس
یقال لھم بنو عبداللہ فدعاھم الی — تشریف لائے اور ان کو دعوۃ اسلام دی اور اپنے
اللہ عزوجل وعرض علیھم نفسہ — آپکو پیش کیا یہانتک کہ آپ نے فرمایا کہ اے بنو عبداللہ
حتے انہ یقول لھم یا بنی عبداللہ — خدا نے تمہارے باپ کا نام بہترین نام بنایا۔ پس تم اسی
ان اللہ قد احسن اسم ابیکم — خدا کے حکم کی اطاعت کرو۔ لیکن انہوں نے
فاطیعوا امرہ فلم یقبلوا عنہ ما عرض علیھم — بھی انکار ہی کیا

کان رسول اللہ علی ذلک من امرہ — حاصل کلام کہ آپ اسیطرح اپنے کام میں لگے رہتے
کلما اجتمع لہ الناس بالموسم اتاھم — جب کبھی میلے ٹھیلے عربوں کے ہوتے تو آپ
یدعوا القبائل الی اللہ والی الاسلام — قبیلہ قبیلہ کے پاس تشریف لاتے اور پیغام الہی پہنچاتے

Marfat.com

ويعرض عليهم نفسه وما جاء به الى الله — اور جو کچھ خدا سے لائے۔ وہ اوراپنا آپ پیش
من الهدى والرحمة لا يسمع بقادم من العرب — کرتے۔ کسی بڑے شریف عرب کے آنے کو سنتے
له اسم وشرف الا تصدى له فدعاه الى — تو جھٹ اُس کے پاس پہنچتے اور جو کچھ آپ
الله وعرض عليه ما عنده۔ — کو اللہ سے ملتا تھا پیش کرتے۔

پانچواں عام خطبہ

عن مسلم بن شهاب الزهري انه — مسلم بن شہاب زہری سے روایت ہے کہ آپ بنو
اتى بني عامر بن صعصعة فدعاهم — عامر بن صعصعہ کے قبیلہ کے پاس تشریف لائے اور
الى الله عز وجل وعرض عليهم نفسه — خدا کی طرف ان کو دعوت دی اور اپنا آپ پیش کیا
فقال رجل منهم يقال له بحيرة فراس — ایک آدمی اُن میں بحیرہ فراس کے نام سے مشہور
والله لو اني اخذت هذا الفتى من قريش — تھا۔ اُسنے کہا کہ اگر یہ قریشی جوان میری ساتھ ہو جائے
لاكلت به العرب ثم قال له ارأيت — تو میں سارے عرب کو کھا جاؤں (یعنے رام کرلوں) پھر وہ
ان نحن تابعناك على امرك ثم اظهرك — آپ سے کہنے لگا کہ اگر ہم تیرے تابعدار ہوں اور
الله على من خالفك ايكون لنا الامر — پھر خدا تیری مخالفوں کے خلاف مدد کرے (یعنے
من بعدك قال الامر الى الله يضعه — تو غالب ہو جائے تو ایسی صورت میں) حکومت
حيث يشاء قال فقال له فنهدف — ہمارے نام ہوگی۔ آپنے فرمایا کہ یہ خدا کا کام ہے
نحورنا للعرب دونك فاذا ظهرت — وہ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔ پھر وہ بولا کہ ہم تو
كان الامر لغيرنا لا حاجة بامرك — اپنے سینے تیری خاطر عرب سے چھلنی کرائیں اور جب غالب
فابوا عليه۔ — ہوں تو حکومت ہمارے غیر لیجائیں پھر ہم کو تمہاری تابعداری
فلما صدر الناس — کی ضرورت نہیں۔ اسی بنا پر یہ لوگ آپ سے منکر ہو گئے
رجعت بنو عامر الى شيخ لهم — جب میلا بکھر گیا تو بنو عامر اپنے ایک بوڑھے ضعیف کے پاس پہنچے

Marfat.com

قد كانت ادركته السن حتى لا يقدر على ان يوافى معهم الموسم فكانوا اذا رجعوا اليه حدثوه بما يكون فيه ذلك الموسم فلما قدموا عليه ذلك العام سالهم عما كان فى موسمهم فقالوا جاءنا فتى من قريش احد بنى عبد المطلب يزعم انه نبى يدعوا الى ان نمنعه ونقوم معه ونخرج به معنا الى بلادنا۔

کہ جو اپنی پیرانہ سالی کے سبب انکے ساتھ میلے نہیں جا سکتا تھا۔ جب کبھی یہ لوگ اس کے پاس واپس آتے تو میلے کے تمام کوائف اُس سے سُناتے اور بیان کرتے۔ ایک سال جب وہ واپس آئے تو اُسنے اُن سے اس کی بابت دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ (اِس سال) ہمارے پاس قبیلہ عبد المطلب کا ایک قریشی جوان آیا اور اُسنے بیان کیا کہ میں اللہ کا نبی ہوں۔ اور اُس نے ہم سے چاہا کہ ہم اس کی حمایت کریں اور اس کے ساتھ ہو کر اپنے ہی شہروں پر یورش کریں۔

كذلك كان رسول الله يعرض نفسه فى المواسم اذا كانت على قبائل العرب يدعوهم الى الله ويخبرهم انه نبى مرسل ويسالهم ان يصدقوه و يمنعوه حتى يبين عن الله ما بعثه به

غرضکہ اسیطرح آپ میلوں میں اپنا آپ قبائل عرب کے پیش کرتے اور خدا کی طرف اُن کو دعوۃ دیتے اور انکو بتاتے کہ میں نبی رسول ہوں اور آپ اُنسے چاہتے کہ میری تصدیق کرو اور حمایت کرو کہ میں جو کچھ خدا سے لایا ہوں اس کو کھول کر بیان کروں۔

چھٹا عام خطبہ

عن عمرو بن قتادة الظفرى عن اشياخ من قومه قالوا قدم سويد بن صامت اخو بنى عمرو بن عوف مكة حاجا او معتمرا قال وكان سويد انما يسميه قومه فيهم

عمر بن قتادہ ظفری اپنی قوم کے شیوخ سے روایت کرتا ہے کہ سوید بن صامت عمرو بن عوف کا بھائی مکہ میں حج یا عمرہ کے لئے آیا۔ سوید کو اس کی قوم کے لوگ اس کی ہوشیاری شعر اور شرف

الكامل لجلده وشعره ونسبه و — نسب کے سبب سے کامل کے نام سے موسوم
شرفه وهو الذي يقول ؎ — کرتے۔ یہ شعر اُسی کے ہیں۔(ترجمہ اشعار)
الا رب من تدعو صديقاً ولو ترى — بہت سے لوگ ایسے ہیں جنکو تم صدیق سمجھتے ہو۔ لیکن
مقالته بالغيب ساءك ما يفرى — پیچھے وہ تمہارا پانی گندہ کرتے ہیں (یعنی تمہاری ہجو کرتے
مقالته كالشحم ما كان شاهداً — اسکی تمہارے سامنے کی باتیں چربی کی سی (چرب) ہو
وبالغيب مأثور على ثغرة النحر — ہیں۔ پیٹھ پیچھے وہ باتیں بیان کرتا ہے جو عیب کو
(بیان کرنا) يسرك باديه وتحت اديمه — ظاہر کریں۔ اسکا ظاہر تمکو خوش کرتا ہے۔ مگر اسکے اندر چغ
نميمة غش تبتري عقب الظهر — اور غیبت کا کھوٹ ہے جو بعد میں خراب ظاہر ہوگا۔
تبين لك العينان ما هو كاتم — اسکی شرارت انگیز نظر اس کی دونوں آنکھوں سے اُس۔
وما جن بالبغضاء والنظر الشزر — چھپے ہوئے بغض اور شرارت کو تمہارے سامنے ظاہر کرتی ہے
فرشني بخير طال ما قد بريتني — جب تک تم مجھے نیک سلوک کرتے رہے تو گویا تیر لگی
وخير الموالي من يريش ولا يبري — کا فرش کردیا۔ (اسواسطے) بہتر دوست وہی ہے جو نیکی کر
اور برائی نہ کرے۔

مع اشعار له كثيرة يقول لها. قال ابن — علی ہذا القیاس اسکے اور بھی بہت سے شعر ہیں
قتادة فتصدى له رسول الله حين — قتادہ کہتا ہے کہ جب آنحضرت صلعم نے اس
سمع به فدعاه الى الله والى الاسلام — آنا سُنا تو آپ اُس کے پاس تشریف لے گ
قال فقال له سويد فلعل الذي معك — اور اسلام اُس کے سامنے پیش کیا۔ سوید نے
مثل الذي معي فقال له رسول الله — کہا کہ شاید تیرے پاس وہی ہو جو میرے پاس

ثغرۃ مغاکچہ سینہ تثنیہ کر جائے نحر است ۱۲ منتہی الارب ثغرۃ النحر گویا وہ باتیں جو عیب ظاہر کریں۔ جسجگہ ذبح کرتے ہیں۔ وہاں ایک چھوٹا سا گڑہ ہوتا ہے۔ اس کو ثغرۃ النحر کہتے ہیں۔ ہموار کے مقابل نشیب ایک عیب ہے۔ اسواسطے عیب کو ثغرۃ النحر سے اہل عرب تعبیر کرتے ہیں ۔ ۱۲

بما الذی معک قال مجلة لقمان
یعنی حکمة لقمان فقال رسول الله ۲
اعرضها علیّ فعرضها علیه فقال انّ
ھذا الکلام حسن معی افضل من
ھذا قرآن انزله الله علیّ ھدی ونورٌ
فقال فتلاء علیه رسول الله القرآن
ودعاہ الی الاسلام فلم یقبل منه و
قال ان ھذا القول حسن ثم انصرف
عنه وقدم المدینة فلم یلبث ان
قتله الخزرج۔

آپ نے فرمایا کہ تیرے پاس کیا ہے۔ اُس نے کہا
نے کہا کہ لقمان کی حکمت آپنے فرمایا کہ اسکو میرے
سامنے بیان تو کرو۔ چنانچہ اُس نے بیان کیا۔
آپنے فرمایا کہ یہ جو آپنے بیان کیا ہے اچھا ہے لیکن
میرے پاس اس سے بھی اچھا قرآن ہے۔ جو اللہ تعالیٰ
نے میرے پر نازل کیا وہ ہدایت اور نور ہے راوی
کہتا ہے کہ آپنے اسکو قرآن شریف پڑھ کر سنایا اور
اور اسلام کی دعوۃ دی۔ لیکن اُسنے نہ مانا۔ ہاں اتنا
ضرور کہا کہ بہت اچھا کلام ہے اور واپس
مدینہ میں چلا گیا۔ تھوڑا عرصہ نہیں گزرا تھا۔ کہ
اس کو قبیلہ خزرج کے لوگوں نے قتل کر دیا

ساتواں خطبہ قبل از ہجرت

فلمّا اراد الله عزّ وجلّ
اظھار دینه واعزاز نبیه و
انجاز موعدہ له خرج رسول
الله صلعم فی الموسم الذی
لقی فیه النفر من الانصار
فعرض نفسه علی قبائل کما کان یصنع
فی کل موسم فبینا ھو عند العقبة
اذ لقی رھطا من نفر من الخزرج

جب خداوند جل وعلا نے دین کا غلبہ اور اپنے
نبی کی عزت اور اپنے وعدہ کے پورا کرنے کا ارادہ
کیا۔ تو آنحضرت صلعم حسب دستور اس میلہ
میں تشریف لے گئے جس میں آپ انصار کے
لوگوں سے ملے تو اپنا آپ اُن کے سامنے
پیش کیا۔ جیسا کہ آپ ہمیشہ ہر ایک میلہ میں کیا
کرتے۔ اس اثناء میں کہ آپ عقبہ میں تھے آپکو
ایک گروہ خزرج کا ملا (جون ہی آپکی نظر اُنپر پڑی) تو

Marfat.com

قال اراد الله بهم خيرا لما لقيهم — آپ نے فرمایا کہ خداوند جل و علا ان سے بہتری کرنے
رسول الله - قال لهم من انتم قالوا — کا ارادہ رکھتا ہے۔ تب آپ نے پوچھا کہ آپ کون
نفر من الخزرج امن موالی یهود — لوگ ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہم قبیلہ خزرج کے لوگ
قالوا نعم قال افلا تجلسون حتی — ہیں آپنے فرمایا کہ کیا یہود کے غلام ہو۔ انہوں نے
اکلمکم قالوا بلی فجلسوا معه — کہا کہ ہاں آپنے فرمایا کہ آپ بیٹھتے نہیں کہ آپ سے
فدعاهم الی الله عز وجل — میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا کیوں نہیں
وعرض علیهم الاسلام - وتلا علیهم — تب سب لوگ بیٹھ گئے۔ آپنے ان کو خدا کی طرف
القرآن - وکان مما صنع الله لهم به — دعوت دی اور دین اسلام پیش کیا اور قرآن مجید
فی الاسلام - ان یهود کانوا معهم — پڑھکر سنایا۔ خدا نے انکو اسلام میں لانے کا یہ سبب کیا۔ کہ
ببلادهم وکانوا اهل کتاب — یہ لوگ ایسے تھے کہ جنکے ساتھ انکے شہروں میں یہود رہتے اور
وعلم وکانوا اهل شرک اصحاب اوثان — وہ اہل کتاب اور اہل علم مشرک اور انکو شہروں میں بہت
وکانوا قد عزوهم ببلادهم فکانوا — معزز گنے جاتے تھے۔ یہود اور ان لوگوں میں جب کوئی بات
اذا کان بینهم شیء قالوا لهم ان — ہوتی تو یہود کہتے اب وہ نبی آنیوالا ہے اس کا زمانہ اب سایہ افگن
نبیا الان مبعوث قد اظل — ہے۔ ہم اس کی تابعداری کرینگے اور تم سے عاد و
زمانه نتبعه ونقتلکم معه — ارم والی لڑائیاں لڑینگے۔ جب آنحضرت صلعم
قتل عاد وارم فلما کلم رسول الله — نے ان سے یہ بات کہی اور اللہ کی طرف ان کو
اولئک النفر ودعاهم الی الله — دعوت دی تو وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے
قال بعضهم لبعض تعلمن والله انه — یارو معلوم رہے کہ اللہ کی قسم یہ وہی نبی ہے جس کا
لنبی الذی توعدکم به یهود فلا — وعدہ تم سے یہود کرتے تھے۔ پھر ہم کیوں ان
یسبقنکم الیه فاجابوه فیما دعاهم — سے سبقت نہ کریں۔ پس انہوں نے دین کو

Marfat.com

الیہ بانّ صدّقوہ وقبلوہ منہ مّا قبول کیا اور تصدیق کی اور اسلام پر پختہ
عَرَضَ عَلَیہِم من الاسلام ہوگئے۔

جیساکہ اوپر بیان ہوا ہے حضور علیہ السّلام کے جدّ وجہد سے وہ بھی دن آیا کہ مکہ معظمہ کے مٹھی بھر مسلمانوں کے علاوہ مفصلات میں بھی یہ نور کام کرنے لگا۔ چنانچہ اگلے سال پھر یہ لوگ اور مسلمانوں کے ہمراہ مکہ میں آئے (یہی وہ سال ہے۔ کہ جس کے اندر حضور علیہ السّلام کو دولت معراج نصیب ہوئی) اور قریباً ستر مدنی آدمی عقبہ میں آپ کی خاطر جمع ہوئے۔ چنانچہ اپنے چچا عباس کی معیت میں اُن سے آکر ملے۔ اور اُن کو تبلیغ اسلام کی اور قرآن شریف سنایا۔ اس کے بعد سلسلہ گفتگو یہانتک پہنچا کہ مدنی لوگوں نے آپ سے استدعا کی کہ آپ ہمارے شہر کو شرف اقامت بخشیں اور ہم ہر طرح سے آپ کی خدمت اور خاطر داری میں کوتاہی نہیں کرینگے آپ نے اظہار رضامندی کیا۔ مگر حضور علیہ السّلام کے چچا عباس لوگوں سی مخاطب ہوکر بولے اور آپ کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ انکی عزت وحرمت اپنے قبیلہ میں کافی ہے۔ اب یہ قریش سے خفا ہوکر تمہارے ساتھ جانے کی بات تسلیم کرچکے ہیں کیا آپ لوگ بھی ان کی حفاظت اور خاطر میں ہمہ تن ساعی ہوگے؟ دیکھو اس وقت ان کی موجودگی کے سبب لوگ کسی قدر دبے ہوئے ہیں۔ ممکن ہے کہ جب آپ کے شہر میں چلے جائیں تو یہ لوگ زیادہ جوش میں آکر لڑائی جھگڑے تک نوبت پہنچائیں اور معاملہ طول کھینچے اور خونریزی تک نوبت پہنچے۔ تو اُسوقت تم لوگ ان کی مدد کے لئے تیار ہوجاؤگے؟

براء بن معرور بولے کہ خدا کی قسم جو ہماری زبان پر وہی دل میں ہے۔ اور حضور علیہ السّلام سے مخاطب ہوکر بولے کہ جس قسم کا ہم سے عہد چاہتے ہیں

لے لیں۔ تب آپ نے فرمایا۔

بایعونی علی السمع والطاعة فی النشاط والکسل والنفقة فی العسر والیسر وعلی الامر بالمعروف والنہی عن المنکرو ان تقولوا فی اللہ حق لاتخافون لومة لائم وعلی ان تنصرونی و تمنعونی بالحق اذا قدمت علیکم مما تمنعون منه انفسکم وابناءکم وازواجکم۔	مجھ سے عہد کرو۔ میری بات کے سننے اور اطاعت کا۔ خوشی اور غم میں۔ اور خرچ اخراجات کا تنگی اور فراخی میں اور نیک اور بُرے کاموں کی نسبت میرے حکم کی تعمیل کا۔ اور سچی بات کہنے میں کسی کی پروا نہ کرنے کا۔ اور ضرورت کے وقت میری مدد کا۔ جبکہ میں تمہارے میں جار ہوں۔ اور میری حفاظت کا جسطرح کہ تم اپنی اور اپنے بال بچہ و بیوی کی حفاظت کرتے ہو۔

براء بن معرور نے آپ کے ہاتھ میں ہاتھ دیکر ان تمام باتوں کی قسم اٹھائی۔ اور اس کے بعد کہا۔ کہ ایک میں بھی عرض کرتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ کہو۔ برار نے کہا۔ کہ جب معاملہ لڑائی اور جہاد تک پہنچے۔ اس وقت ضرور ہے کہ خداوند جل وعلا آپ کی نصرت اور مدد کریں۔ اور آپ کو آپ کے دشمنوں پر فتح وظفر نصیب ہو۔ کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ آپ کو محبت وطن پھر مکہ کیطرف کشش کرے اور آپ ہم کو چھوڑ آئیں۔ آپؐ نے تبسم کیا۔ اور فرمایا۔ کہ ہرگز ایسا نہیں ہوگا۔

انتم منی وانا منکم احارب من حاربتم واسالم من	تم میرے اور میں تمہارا جس سے تم لڑوگے اس سے میں بھی لڑونگا۔ جس سے تم صلح

سالتمم — کروگے۔ اس سے صلح رکھونگا۔

اس عہد و پیمان کے بعد مدنی لوگ واپس چلے گئے۔ اور یہ معاملہ ماہ ذی الحجہ میں طے ہوا۔

مدنی لوگوں کے اسلام لانے کی خبر مکہ کے گلی کوچوں میں پھیل گئی چنانچہ اس کے تین ماہ بعد حضور نے ہجرت کی۔

اگرچہ تفصیل ہجرت ہمارے موضوع میں نہیں ہے۔ مگر سلسلۂ کلام کے ربط کے لحاظ سے مختصراً اس کا ذکر بھی کیا جاتا ہے۔

جب اہل مدینہ نے آپ سے عہد و پیمان کر لئے۔ اور کفار مکہ کو یہ بات معلوم ہوگئی۔ تو وہ نہایت طیش سے ازخود رفتہ ہوگئے۔ اور نہایت سختی اور مستعدی سے اسلام کی بیخکنی کے درپئے ہوگئے۔ اور صحابہ کی جان و مال ہر طرح خطرہ میں پڑگئی۔ اور جو بدسلوکی اُن سے ہو سکتی۔ ان بیچارے نومسلموں کے لئے عام کردی۔

تب حضور علیہ السلام نے صحابہ کو ہدایت کی کہ یکے بعد دیگرے مدینہ کو چلے جائیں۔ اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ مجھے عالم رُویا میں معلوم ہوا ہے۔ کہ ہم کسی نخلستان کی طرف ہجرت کریں گے ہیں۔ چنانچہ سب سے پہلے جو بزرگ بہ تعمیل ارشاد حضور علیہ السلام عازم ہجرت ہوئے وہ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تھے۔ حضرت ابوبکر نے بھی آپ سے استدعا کی کہ مجھے بھی اجازت ہو کہ میں بھی چلا جاؤں۔ مگر آپ نے فرمایا۔ کہ ابھی ٹھہرو۔ امید ہے۔ کہ ہم بھی ہجرت کریں۔ اس بات کو حضرت ابوبکر نے سنکر دو اونٹ اپنے طویلہ میں ہر وقت تیار رہنے کے لئے حکم دیا۔ تاآنکہ حضور علیہ الصلوۃ و السلام کو آیت رَبِّ

ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدقٍ واجعل لی من لدنك سلطٰناً نصیراً۔ کے ماتحت ہجرت کا حکم آگیا۔ اُدھر کفار قریش نے بڑی ہوشیاری اور تیزی سے اس بات کا تہیہ کیا کہ محمد (صلعم) کا کسی ایسی طرح جھگڑا طے کریں کہ یہ خود کہیں مدینہ کو نہ چلے جائیں۔ اور پھر مدینہ والوں کی مدد سے ہمارے ساتھ چپقلش زیادہ کریں۔ چنانچہ دارالندوہ میں چالیس آدمی اس معاملہ کو طے کرنے کے لئے جمع ہوئے۔ اور بڑی بحث تمحیص کے بعد طے پایا۔ کہ ہر ایک قبیلہ کا ایک ایک آدمی شریک ہو کر بلوہ کا رنگ پیدا کریں۔ اور اس میں محمد (صلعم) کی جان کا فیصلہ کردیں۔ پھر بنو ہاشم کس کس سے لڑیں اور مطالبہ کرینگے۔ آخر معاملہ دیت پر طے ہوگا۔ جس کو ہم بطیب خاطر پورا کردینگے۔ اُدھر خداوند جل وعلا نے آپ کو اس منصوبہ کی آیت اذ یمکر بك الی آخرہ الآیۃ کے ذریعہ اطلاع دی۔ اور جبرئیل عا نے یہ حکم واجب الاذعان آپ کو پہنچا دیا۔ کہ ان اللّٰہ یامرك بالھجرۃ۔

جب رات ہوئی تو کفار قریش نے اپنا کام کرنے کے لئے آپ کے مکان کا محاصرہ کرلیا۔ تاکہ رات کو ہی آپ کا کام پورا کرلیں۔

چونکہ آپ کو انکی تمام منصوبہ بازیوں کی خبر تھی۔ آپ نے اپنی چارپائی پر اپنے پیارے بھائی علی علیہ السلام کو سونے کا حکم دیا۔ اور آپ بیخوف وخطر آیت وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ۔ پڑھتے ہوئے نکل گئے۔ اور ان بدنصیبوں کو خبر تک نہوئی۔ کسی قدر دیر کے بعد کسی ایک نے کہا۔ کہ آخر اب کام کروگے بھی یا نہیں؟ تب انہوں نے کہا کہ ہمارا ارادہ ہے۔ کہ جب محمد (صلعم) منہ اندھیرے یہاں سے

Marfat.com

نکلے۔ تو اس وقت سب کے سب اس پر ٹوٹ پڑیں اور اپنا کام پورا کریں۔
ایک بولا کہ وہ تو تمہارے بیچ میں سے ہوتے ہوئے چلدیئے۔ چنانچہ اس شبہ کے دور کرنے کیلئے انہوں نے خوابگاہ پر پتھر پھینکنے شروع کر دیئے۔ حضرت علی رضؓ کی آنکھ کھل گئی۔ اور آپنے زور سے فرمایا۔ کہ تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو۔ سب نے آپ کی آواز کو شناخت کر کے کہا کہ اے علی محمدؐ کہاں ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ تم نے اس کو میرے سپرد کیا تھا۔ یہ بات سُنکر مارے غصہ کے دیوانے ہو گئے۔ اور چاہا کہ علی پر ہاتھ صاف کریں۔ مگر ابوجہل نے لوگوں کو روکا اور کہا کہ یہ بیچارہ اس کا دام افتادہ کچی عقل کا آدمی ہے۔

اُدھر حضور علیہ السّلام دوپہر کے وقت حضرت ابوبکر کے مکان پر تشریف لے گئے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ یہاں کوئی غیر تو نہیں ہے۔ ابوبکر نے کہا۔ کہ میری دو لڑکیاں ہیں جن میں ایک آپ کی بیوی ہے۔ آپؐ نے ہجرت کا حکم سنایا۔ ابوبکر بولے الصحبة یا رسول اللہ۔ یعنی میں بھی جناب کے ہمرکاب جاؤنگا۔ جسکا جواب حضور نے اثبات میں دیا۔ اور کھانا وہاں ہی کھایا۔ اور رات کے لئے کھانا باندھ لیا گیا۔ آپؐ نے عبداللہ بن ابوبکر کو بلا کر فرمایا۔ کہ تم دن کو یہاں ہی رہا کرو۔ اور رات کو کفار کی خبریں مجھے پہنچایا کرو۔ چنانچہ آپ پنجشنبہ کے روز ماہ ربیع الاوّل میں بعثت سے تیرھویں سال ابوبکر کی کھڑکی سے مع ابوبکر کے نکل کر غار ثور کو سدھارے۔

کہتے ہیں کہ آپ نے پاؤں مبارک سے چپلی اُتار دی اور محض انگلیوں کے بل چلکر غار ثور میں پہنچے۔ جس سے آپ کے پاؤں بھی زخمی ہو گئے۔ اور

له اکثر مورخین نے آپکا حضرت ابوبکر کے گھر سے رات کیوقت نکلنا اور تاریخ ۲۷ صفر سنہ ۱۳ نبوت روز پنجشنبہ لکھا ہے۔ منہ

آخر حضرت ابوبکر نے آپ کو کندھوں پر اٹھا لیا۔ ادھر قریش کی دوشش چاروں طرف پھر رہی تھی۔ پہلے یہ لوگ حضرت ابوبکرؓ کے گھر پر گئے۔ اور آپ کی لڑکی سے دریافت کیا۔ کہ ابوبکر کہاں ہے۔ اُس نے کہا کہ مجھے کیا معلوم۔ وہ گھر میں اسوقت نہیں ہیں۔

ابوجہل نے غصہ سے اس بچہ کو ایسا طمانچہ مارا۔ کہ اس کی بالیاں گر گئیں۔ وہاں سے یہ لوگ بے نیل مرام چلے گئے۔ اور باہر جاکر اعلان کیا۔ کہ اگر کوئی شخص محمد (صلعم) کا صحیح پتہ دے گا۔ اس کو سو اونٹ انعام دیا جائیگا۔ اور خود بھی تلاش کرتے کرتے غار ثور تک پہنچے۔ اور سراغرساں نے کہا۔ کہ یہاں سے آگے آپ کا مقصد تجاوز نہیں کرسکتا۔ غار کے دروازہ پر پہنچے۔ تو وہاں کبوتری کے انڈے اور مکڑی کا جالا دیکھ کر مایوس ہو کر واپس آئے ٭

حضرت ابوبکر کی یہ جاں نثاری اور ایثار اور اس گھڑی کی صحبت رسول پتہ دیتی ہے۔ کہ آپکو اس ہستیءِ پاک سے کیسا دلی تعلق تھا۔ اور آپ کا فرزند عبداللہ دونوں وقت دودھ اور کھانا پہنچاتا۔ اور کفار کے اخبار بھی سناجاتا۔ اور تین روز وہ ایسا ہی کرتا رہا۔

اس موقعہ پر ہمارے شیعہ دوست ابوبکر کی اس خدمت عظمےٰ کو دیکھ کر آپے میں نہیں رہتے۔ اور لا تحزن ان اللہ معنا میں حُزن کے لفظ کو دیکھ کر آپ کے ایمان کو اشتباہ کی نظر سے دیکھتے۔ اور طرح طرح کی چہ میگوئیاں کرتے ہیں۔ اس ناگوار قصہ کو ہم یہاں چھیڑنا نہیں چاہتے۔ ورنہ ہم حق رکھتے ہیں۔ کہ اُن سے دریافت کریں۔ کہ جبکہ حزن و ملال سے ابوبکر کا ایمان متزلزل دکھائی دیتا ہے۔ تو اس بزرگ ہستی کا کیا حال ہے۔ جو لنگیوں کے بل خوف

Marfat.com

کفار سے غار ثور تک پہنچا ہے۔ اور ہمارے امامیہ علما غالباً اس روایت کی تردید بھی نہیں کر سکتے۔

غرضکہ تیسرے روز علی الصباح غار ثور سے نکلکر دونوں صاحبوں نے ایک ہی اونٹ پر سوار ہو کر مدینہ کی طرف کوچ کیا۔

ایک اونٹ پر آپ اور ابوبکر سوار ہوئے۔ اور دوسرے پر عبداللہ بن اریقط دیلی اور عامر بن فہیرہ تھے لکھا ہے کہ جب حضور کسیقدر مکہ سے دور نکل گئے۔ تو مکہ کی طرف منہ کر کے فرمایا۔ اے مکہ اللہ خوب جانتا ہے۔ کہ میں تجھے محبوب رکھتا ہوں اگر تیرے رہنے والے مجھے نہ نکالتے تو میں تجھے کبھی نہ چھوڑتا اور کسی اور شہر کو پسند نہ کرتا۔ میں تیری مفارقت کا رنج و غم دل میں لئے جاتا ہوں۔

یہ قافلہ دن رات سفر طے کرتا ہوا دوسرے روز دوپہر کو ایک جگہ جاکر سستانا گیا۔ اور اتر پڑا

حضرت ابوبکر نے وہاں ایک چمڑے کا ٹکڑہ نکالکر اس پر آپ کو استراحت کرنے کے لئے عرض کیا۔ چنانچہ حضور علیہ السلام کی آنکھ لگ گئی۔ اور ابوبکر ادھر اُدھر پھرنے لگے۔ اور اتفاقاً ایک قریشی چوپان سے مل گئے۔ جو وہاں بکریاں چراتا تھا۔ حضرت ابوبکر کا اس سے پہلے بھی کچھ تعارف تھا۔ اُس سے تازہ دودھ بکری کا لیا۔ اور اس میں ٹھنڈا پانی ڈالکر حضور کے پیش کیا۔ اور آپ نے نوش فرمایا۔ پھر وہاں سے کوچ کیا۔ اور آخر منزل قُدَیْد پر جا اترے۔ جہاں ام معبد عاتکہ بنت خالد خزاعیہ خیمہ زن تھی۔ آپ اس کے خیمہ میں مہمان ہوئے۔ مگر غریب

اسکو رستہ دکھانیکے لئے نوکر رکھ لیا گیا تھا ۱۲ منہ ۲؎ آپ عبدالرحمن ابوبکر کے غلام اور حضرت ابوبکر [illegible] یاں چراتے اور غار میں ہر روز دودھ پہنچا تے تے ۱۲ منہ

میزبان کے پاس مہاں نوازی کے لئے کچھ نہ تھا۔جس کا اس نے مناسب الفاظ میں عذر کیا۔ ۔آپ نے اس کے ایک گوشہ میں ایک لاغر بکری دیکھ کر فرمایا۔ کہ کیا یہ دودھ دیتی ہے۔ام معبد نے عرض کی کہ خشک سالی کے سبب یہ بکری ایسی کمزور ہوگئی ہے۔ کہ ریوڑ کے ساتھ باہر نہیں جاسکتی۔دودھ کا توکیا ذکر ہے۔آپ نے فرمایا۔کہ میں اس سے دودھ دوہ لاؤں۔اس نے کہا میں قربان جاؤں۔آپ کو اختیار ہے۔چنانچہ آپ نے اللھم بارك فی شاتھا کہکراس کا دودھ دوہنا شروع کیا۔اور اس قدر دودھ نکلا۔کہ ام معبد کا کنبہ اور مہاں اس کے دودھ سے سیراب ہوگئے۔ام معبد نے جب یہ معجزہ مشاہدہ کیا۔توکہنے لگی ۔کہ حضور میرا ایک ہفت سالہ بچہ گنگ ہے۔حضور اس کے لئے بھی دعا فرمائیں۔کہ وہ اچھا ہوجائے۔آپ نے بچہ کو طلب فرمایا۔اور دہان مبارک سے ایک کھجور چباکر اس کے منہ میں ڈالدی۔اور وہ بچہ بولنے لگ گیا۔وہ گٹھلی وہاں اُس نے دبادی۔ جس سے ایک کھجور کا درخت وہاں پیدا ہوکر ایک عرصہ تک پھل دیتا رہا۔اور پھر یہ مبارک قافلہ وہاں سے بھی چلدیا۔ام معبد کا شوہر اکثم بن ابی الجون مکنّٰی بابو سعید جب گھر میں آیا۔تو بکری کا دودھ اور بچے کا بولنا دیکھکر حیرت میں رہ گیا۔ام معبد سے سارا قصہ اور اُن مہانوں کا حلیہ سنکر متعجب ہُوا۔ام معبد نے جو حلیہ آپ کا اکثم کو سنایا۔وہ اُسی کے الفاظ ہیں۔ہم بغرض تازگیٔ ایمان ناظرین لکھ دیتے ہیں۔چنانچہ اس نے کہا۔

رَأَیتُ رَجُلاً ظَاھِرَ	میں نے ایک خندہ پیشانی خوبرو دلربا چہرہ والا
الوَضَاءَةِ۔ اَبلَجَ الوَجهِ حَسَنُ	خوش خلق آدمی دیکھا۔نہ اس میں توند کا
الخُلُقِ۔ لَم تَعِبهُ ثُجلَةٌ ؏	عیب اور نہ لاغر نحیف ہونے کا نقص (یعنی

؏ ثجلۃ۔کلانی وفراخی شکم ۱۲ منتہی الارب

Marfat.com

لم يُزْرِ بِهٖ صَعْلَةٌ[1] - وَسِيْمٌ قَسِيْمٌ - فِيْ عَيْنَيْهِ دَعَجٌ - وَفِيْ أَشْفَارِهٖ[2] وَطَفٌ[3] - وَفِيْ صَوْتِهٖ صَحَلٌ - وَفِيْ عُنُقِهٖ سَطَعٌ وَفِيْ لِحْيَتِهٖ كَثَاثَةٌ - أَزَجُّ[4] - أَقْرَنُ[5] - إِنْ صَمَتَ فَعَلَيْهِ الْوَقَارُ - وَإِنْ تَكَلَّمَ سَمَا بِهٖ - وَعَلَاهُ الْبَهَاءُ أَجْمَلُ النَّاسِ وَأَبْهَاهُمْ مِنْ بَعِيْدٍ - وَأَحْسَنُهٗ وَأَعْلَاهُمْ مِنْ قَرِيْبٍ - حُلْوُ الْمَنْطِقِ - فَصْلٌ لَا نَذْرٌ - وَلَا هَذْرٌ - كَأَنَّ مَنْطِقَهٗ خَرَزَاتٌ نَظَمْنَ يَتَحَدَّرْنَ رَبْعَةً - لَا يَشْنَأُهٗ[6] مِنْ طُوْلٍ - وَلَا تَقْتَحِمُهُ الْعُيُوْنُ مِنْ نَظَرٍ - غُصْنٌ بَيْنَ غُصْنَيْنِ فَهُوَ أَنْضَرُ الثَّلٰثَةِ مَنْظَرًا - وَأَحْسَنُهُمْ قَدْرًا -

موزون اندام) خوبصورت - نہایت قبول صورت اس کی سرمگیں آنکھیں - اُسکی پلکیں دراز - اس کی آواز صاف - گردن صراحی دار - گھنی ڈاڑھی - جب چپ ہوتا ہے - تو اس سے ایک وقار ظاہر ہوتا ہے - اگر بات کرتا ہے - تو اعلیٰ درجے کی - اور واضح اور صاف اور روشن ہوتی ہے - دور سے سب اونچا اور درخشاں نظر آتا ہے اور قریب سے نہایت خوبصورت اور سب سے برتر - شیریں گفتار - واضح البیان نہ کم گو - نہ بیہودہ گو - اس کی بات گویا موتیوں کی لڑی ہے جو یکے بعد دیگرے اوپر سے آہستہ آہستہ آ رہے ہیں - جو طول کے عیب سے پاک ہوتی ہے - اس کے دیکھنے سے آنکھیں سیر نہیں ہوتیں (یعنی کسی دوسری طرف نہیں جاتیں - زندہ شاخ دو شاخوں (یعنی ترو تازہ) وہ اپنے تینوں ساتھیوں سے تروتازہ چہرے والا اور عزت و قدر میں اُنسے کہیں بہت بڑھا ہوا ہے -

---

[1] ص ع ل ة - اے اصغر الراس [2] ای شفار عینیہ ای الشعر النابت بحافۃ طلبیہ ١٢ [3] وطف اے طول ١٢ [4] ازج - ای رقیق طرف الحاجب ١٢ [5] اے مقرون الحاجبین ١٢ [6] اے لا تتجاوز ١٢

Marfat.com

لَهٗ رُفَقَاءُ يَحُفُّوْنَ بِهٖ۔ اس کے رفیق اس کے گرد و پیش رہتے ہیں۔
اِنْ قَالَ نَصَتُوْا لِقَوْلِهٖ۔ جب بولتا ہے۔ تو اس کی بات ہمہ تن گوش ہوکر
وَاِنْ اَمَرَ تَبَادَرُوْا بِاَمْرِهٖ۔ سنتے ہیں۔ اگر کوئی حکم دیتا ہے تو اس کی جلد
مَحْفُوْدٌ مَحْشُوْدٌ لَا عَابِسٌ تعمیل کرتے ہیں۔ نہ مخدوم مطاع ہے ۔ نہ
وَلَا مُفَنَّدٌ۔ ترشرو۔ نہ فضول گو۔

اس واقعہ کو سنکر ابو سعید فوراً بال بچہ کو ساتھ لیجا کر مدینہ منورہ میں مشرف باسلام ہوا۔ ادھر قریش نے آپ کے اور آپ کے یار غار ابوبکر صدیق کے پکڑنے پر سو اونٹ کا انعام مشتہر کیا۔ بنی مدلج کے ایک نوجوان سراقہ نامی نے اس انعام کے حاصل کرنے کا مصمم ارادہ کرکے آپ کا تعاقب کیا۔ ایک تیز گام گھوڑی پر مسلح ہوکر نکلا۔ حتی کہ اس نے آپ کو جالیا۔ مگر آپ نے کچھ بھی توجہ اس کی طرف نہ کی۔ اور فرمایا اللھم اکفنا بما شئت یعنی اے اللہ ہم کو اس کے شر سے محفوظ رکھ۔ سراقہ کے گھوڑے کے پاؤں ایسے زمین میں گڑ گئے۔ کہ آخر شں پکار اٹھا۔ کہ اے محمد مجھے چھوڑ دے۔ تاکہ میں تیرا تعاقب کرنے والوں کو روک دوں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا۔ اللھم ان کان صادقاً فاطلقہ۔ یعنی اے اللہ اگر یہ سچا ہے تو اس کے گھوڑے کو نجات دے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور سراقہ نے اپنی ترکش میں سے ایک تیر نکال کر آپ کو دیا۔ کہ آپ اس کو ہمراہ لیجائیں یہ میری ایک نشانی ہے۔ جو آپ میرے آدمیوں کو جو راستہ میں ملینگے۔ دکھا کر ان سے ہر ایک طرح کی خدمت لے سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ صرف اس قدر چاہتا ہوں۔ کہ تم میرے راز کو مخفی رکھنا۔ اور کفار سے نہ بیان کرنا۔

Marfat.com

اس کے ساتھ ہی آپ نے فرمایا۔ کہ کَیْفَ بِكَ اِذَا لَبِسْتَ سَوَارِیْ کِسْرٰی یعنی کیسا وقت ہوگا۔ کہ جب تو کسریٰ کے کنگن پہنے گا۔

یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشینگوئی تھی۔ جو عہد فاروقی میں ایران کی فتح ہونے پر پوری ہوئی۔ اور حضرت عمرؓ نے اسی کو یاد کرکے کسریٰ کے کنگن جو غنیمت میں آئے تھے۔ اس کے ہاتھ میں ڈالدیئے۔

ان تمام واقعات سے سراقہ کو یقین ہوگیا۔ کہ آپ کا مظفر منصور ہونا اور اسلام کا غلبہ ضروری امر ہے۔ تب اُس نے خط امان کی درخواست کی اور اپنے فہیرہ رفیق راہ سے یہ سند لکھواکر اس کے حوالے کی۔ اور تھوڑے ہی عرصہ کے بعد یہ جوان سراقہ مشرف باسلام ہوا۔

حاصل کلام سراقہ وہاں سے واپس ہوا۔ اور لوگوں سے اس نے یہ ظاہر کیا۔ کہ وہ مجھے نہیں ملے۔ اور یہ بھی کہا۔ کہ اب تعاقب کی کوشش فضول ہے۔ وہ کہیں نہیں ملینگے۔ ابوجہل نے جب سراقہ کی یہ باتیں سنیں۔ تو تحقیراً یہ شعر سراقہ کی بابت اس کی زبان سے نکلے۔

بَنِیْ مُدْلِجٍ اِنِّیْ اَخَافُ سَفِیْهَكُمْ اوبنی مدلج والو میں تمہارے بیوقوف سراقہ سے
سُرَاقَةَ یَسْتَغْوِیْ بِنَصْرِ مُحَمَّدٍ ڈرتا ہوں کہ وہ تمکو محمدؐ کی مدد پر برانگیختہ کرکے گمراہ
عَلَیْكُمْ بِهٖ اَنْ لَا یُفَرِّقُ جَمْعَكُمْ نہ کرے۔ دیکھو تم اس سے بچو۔ وہ تمہارے
فَیُصْبِحُ شَتّٰی بَعْدَ عِزٍّ وَسُؤْدَدٍ اتفاق کو کہیں کھو نہ دے۔ اور پھر تم متفرق ہوکر اپنی عزت اور سرداری کو کھو بیٹھو۔ سراقہ نے جب یہ دونو شعر سنے تو تحکم حق بر زبان اس سے رہا نہ گیا۔ اور بول اٹھا۔

اَبَا الْحَكَمِ وَاللَّاتِ اِنْ كُنْتَ شَاهِدًا اوابا الحکم (ابوجہل) قسم ہے لات کی۔ کہ اگر

Marfat.com

لَامْرِ جَوَادِیْ اِذْ تَسِیْخُ قَوَائِمُہٗ	میرے گھوڑے کے پاؤں کا دھس جا
تَعَجَّبْتَ وَلَمْ تَشْکُکْ بِاَنَّ مُحَمَّدًا	دیکھتا۔ تو تجھے تعجب ہوتا۔ اور تجھے کو
نَبِیٌّ بُرْھَانٍ فَمَنْ ذَا یُکَاتِمُہٗ	شک نہ رہتا کہ محمد صلعم نبی صادق
عَلَیْكَ بِکَفِّ النَّاسِ عَنْہُ فَاِنَّنِیْ	پھر کون ہے کہ اس کی نبوۃ کو چھپا سکے
اَرٰی اَمْرَہٗ یَوْمًا سَتَبْدُوْا مَعَالِمُہٗ	تجھے لازم ہے۔ کہ لوگوں کو اس سے رو

دے میں نے اسکے معاملہ کو دیکھ لیا ہے۔ کوئی دن جاتا ہے۔ کہ اس کے نشان صداقت ظاہر ہوا چاہتے ہیں۔

یہ مبارک قافلہ مسافت طے کرتا ہوا دور نکل آیا۔ اس انعام کا اشتہ بریدہ بن الحصیب اسلمی کو بھی پہنچ چکا تھا۔ وہ بھی اسی ٹوہ میں اس قافلہ کو آ اور آپ نے آتے ہی اس کا نام دریافت کیا تو آپ نے معًا اس کے نام سے تفاؤل لیا۔ اور فرمایا بَرَدَ اَمْرُنَا۔ یعنی ہمارا معاملہ درست ہوگیا۔ اور اسلمی سے سَلِمْنَا۔ یعنی ہم نے سلامتی حاصل کی۔

یہ آپ کے برجستہ الفاظ بریدہ کے دل میں اتر گئے۔ اور متعجب ہوکر آپ کا اسم گرامی دریافت کیا۔ تو آپ نے جب بتلایا۔ تو وہ عاشقانہ رنگ میں بول اٹھا اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمد رسول اللہ۔ اس کے ہمراہ کے زیر اثر قریباً ستر آدمی اور تھے۔ جو سب کے سب مسلمان ہوگئے۔

علے الصباح کوچ کے وقت اس بزرگ نے اپنی پگڑی کو دو حصے میں پھاڑ کر ایک حصہ کا جھنڈا بنا کر سواروں کے آگے آگے چلتا او بتا امن کا بادشاہ صلح کا حامی دنیا کو عدل وانصاف سے بھرنے والا تشریف لا رہے ہیں۔

له۔ اہل سیر بعض حدیثوں کے حوالے لکھتے ہیں کہ بریدہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (تفاؤل)

زبیر بن العوام یا طلحہ بن عبداللہ علے اختلاف الاقوال شام کی تجارت سے واپس آرہے تھے۔ کہ یہ بھی آپ سے ملے۔ اور حضور علیہ السّلام اور حضرت ابوبکر کو سفید کپڑے پہنائے۔ اور انہوں نے ارادہ ظاہر کیا۔ کہ ہم بھی حضور کے ہمراہ مدینہ کو چلتے ہیں۔ مگر حضور نے اجازت نہ دی۔ اور فرمایا۔ کہ مناسب یہی ہے کہ تم پہلے مکہ میں جاؤ۔ اور پھر وہاں سے مدینہ کو آنا۔ ا

ادھر مدینہ منورہ میں بھی یہ خبر پہنچ گئی۔ کہ کوکبہ نبوی بارادہ مدینہ آرہا ہے ہر روز لوگ استقبال کی غرض سے شہر سے نکلتے۔ اور دوپہر تک انتظار کرکے واپس ہوتے۔

آخر وہ دن مبارک بھی آگیا۔ کہ جب لوگوں نے دور سے سفید پوش سواروں کو آتے دیکھا۔ مدینہ والے جامے میں پھولے نہ سماتے اور انہوں نے مسلح ہوکر بمقام حرہ پہنچکر حضور کی قدمبوسی کی۔

تہنیت وتحیت والے ایک دوسرے پر گرے جاتے۔ جو کم وبیش پانسو آدمی تھے۔ بچے اور عورتیں کہتی تھیں۔ جاء نبی اللہ جاء رسول اللہ۔ اور کچھ عورتیں دف کے ساتھ کہہ رہی تھیں

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ ہم پر بدر کامل کا وداع کی گھاٹیوں سے طلوع ہوا۔
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَىٰ لِلّٰهِ دَاعٍ ہم پر اسکا شکریہ واجب ہے کہ اسنے خدا کیطرف ہمکو بولایا

بقیہ صفحہ سابقہ۔ کہ تم میرے بعد خراسان کے ایک شہر میں جاؤ گے۔ جو میرے بھائی ذوالقرنین نے تعمیر کیا تھا۔ اور تم قیامت کے دن اہل مشرق کے سردار ہوگے۔ چنانچہ یہی بریدہ حضور کے بعد اسلامی غازیوں کے ہمراہ وارد مرو ہوا۔ اور وہاں ہی ان کا انتقال ہوکر محلہ نان پائیوں میں پیوند زمین ہوئے۔ ۱۲

اَیُّھَا الْمَبْعُوْثُ فِیْنَا — اے وہ (بزرگ) جو ہم میں بھیجا گیا ہے۔
جِئْتَ بِالْاَمْرِ الْمُطَاعِ — قابل تعمیل احکام کو لایا ہے۔

قبیلہ بنو نجار کی لڑکیاں کہتی تھیں۔

نَحْنُ جَوَارٍ مِنْ بَنِی النَّجَّارِ — ہم بنو نجار کی لڑکیاں ہیں۔ اور ہمارا پڑوسی
وَحَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِنْ جَارٍ — محمدؐ رسول اللہ کیا خوب پڑوسی ہے۔

یہ ارجوزے آپ سنکر فرماتے اِنِّی اُحِبُّکُمْ یعنی میں تم کو دوست رکھتا ہوں۔ اور یہ الفاظ مکرر سہ کرر دھراتے۔ آپ نے مدینہ کی سمت محلہ قبا کی طرف باگ موڑی۔ اور اس میں فروکش ہوئے۔ اور یہ تاریخ ۱۲۔ ربیع الاول ۱۳ نبوی دوپہر کا وقت اور پیر کا دن تھا۔ کہ جب رحمۃ للعالمین شفیع المذنبیں اس بستی پر سایہ افگن ہوئے

حضور علیہ السلام غار ثور سے نکل کر مندرجہ ذیل منازل پر مقام کرتے ہوئے مدینہ منورہ میں پہنچے۔

(۱) اسفل عسفان (۲) اسفل اُمُجُّ (۳) قدید (۴) الخـــراز (۵) ثنیۃ المرہ (۶) اَلْقف (۷) لفت (۸) مداله لفت (۹) مداله مجاج۔ (۱۰) مرجح مداج (۱۱) مرجح ذی العضوین۔ (۱۲) بطن ذی کید (۱۳) حدَاجِدْ (۱۴) اَجْرَدْ (۱۵) ذی سلم از بطن اعدا (۱۶) عبابید (۱۷) القاحہ (۱۸) المنعرج (۱۹) ثنیۃ العایر (۲۰) بطن ذیم (۲۱) قبا۔

آپ قبا میں چند روز بانتظار حضرت علی قیام پذیر رہے ستے کہ حضرت علی آ گئے۔ قبا میں آپ نے ایک مسجد کی بنیاد رکھی۔ جس کی قرآن شریف نے ان الفاظ میں تعریف بیان کی

لمسجد اسس علی التقوی من اول یوم احق ان تقوم فیہ رجال
یحبون ان یتطہروا واللہ یحب المتطہرین ط

آپ نے جمعہ کے روز قبا سے مدینہ کی طرف کوچ کیا۔ بنی سالم بن عوف کے قبیلہ میں پہنچے۔ تو جمعہ کا وقت آگیا۔ وہاں کے لوگوں نے پہلے ہی وہاں ایک مسجد بنا رکھی تھی۔ وہاں آپ نے خطبہ جمعہ فرمایا۔ اور نماز ادا کی خطبہ مندرجہ ذیل ہے۔

آپ کا آٹھواں خطبہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْمَدُہٗ وَ	میں اللہ کی تعریف کرتا اور اسی سے مدد مانگتا اور
اَسْتَعِیْنُہٗ وَاَسْتَھْدِیْہِ + وَ	اسی سے طلب مغفرۃ اور طلب ہدایت کرتا ہوں۔
اُؤْمِنُ بِہٖ وَلَا اَکْفُرُہٗ + وَاُعَادِیْ	اور اس پر ایمان لاتا اور اس کا کفران نہیں کرتا۔ جو
مَنْ یَّکْفُرُہٗ۔ وَاَشْھَدُ اَنَّ	اسکا کفران کرے اسکا دشمن ہوں۔ میں شہادت
مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ط	دیتا ہوں کہ محمد (صلعم) اسکا بندہ اور رسول ہے۔
اَرْسَلَہٗ بِالْھُدٰی۔ وَالنُّوْرِ وَ	جس کو ہدایت نور اور موعظت دے کر بھیجا۔
الْمَوْعِظَۃِ عَلٰی فَتْرَۃٍ مِّنَ الرُّسُلِ	(اور اسوقت بھیجا) جبکہ ایک طویل زمانہ
وَقِلَّۃٍ مِّنَ الْعِلْمِ وَضَلَالَۃٍ	رسولوں پر گزر چکا تھا۔ اور علم اٹھ گیا اور لوگوں
مِّنَ النَّاسِ وَانْقِطَاعٍ مِّنَ	میں ضلالت پھیل گئی۔ اور آخر زمانہ آگیا۔ اور
الزَّمَانِ وَدُنُوٍّ مِّنَ السَّاعَۃِ	قیامت قریب پہنچ گئی۔ اور مدت دنیا پوری
وَقُرْبٍ مِّنَ الْاَجَلِ + مَنْ یُّطِعِ	ہو چکی جس نے اللہ اور اس کے رسول
اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ	کی اطاعت کی۔ وہ ہدایت پا گیا۔ اور جس نے
وَمَنْ یَّعْصِہِمَا فَقَدْ غَوٰی +	ان کی نافرمانی کی۔ وہ گمراہ ہوا۔ اور حد سے بڑھ گیا

Marfat.com

وَضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ط	اور دور کی گمراہی میں مبتلا ہوا۔
اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ فَاحْذَرُوْا	میں تم کو تقوی اللہ کی وصیت کرتا ہوں۔
فَاِنَّهٗ خَيْرُ مَا اَوْصٰى بِهِ الْمُسْلِمُ	تم ڈر جاؤ۔ خدا سے ڈرنے کی بہترین نصیحت
مُسْلِمًا اَنْ يَحُضَّهٗ عَلَى الْاٰخِرَةِ وَ	ہے جو ایک مسلم دوسرے مسلم کو کر سکتا ہے۔ اور اسکو
اَنْ يَاْمُرَهٗ بِتَقْوَى اللّٰهِ فَاحْذَرُوْا	آخرت کیطرف متوجہ کرتا۔ اور اس کو خدا سے ڈرنے
مَا حَذَّرَكُمُ اللّٰهُ مِنْ نَفْسِهٖ ـ وَلَا	کی نصیحت کرتا ہے۔ تم اسیقدر خدا سے ڈرو جسقدر
اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ نَصِيْحَةً ـ وَلَا	خود اس نے قرآن شریف میں تمکو ڈرایا ہی۔ اس سے بہتر
اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ ذِكْرًا ـ وَاِنَّ	کوئی نصیحت نہیں اور اس سے بہتر کوئی ذکر نہیں۔
تَقْوَى اللّٰهِ لِمَنْ عَمِلَ بِهٖ عَلٰى وَجَلٍ	خدا ترسی کا وہی شخص حق بجالاتا ہی جو ہیبت اور خوف
وَمَخَافَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ عَوْنُ صِدْقٍ	پروردگار سے نیکی کرے (تقوی اللہ) امر آخرت
عَلٰى مَا تَبْغُوْنَ مِنْ اَمْرِ الْاٰخِرَةِ	کے لئے سچا معاون ہے۔
وَمَنْ يُّصْلِحِ الَّذِيْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ	جو شخص اپنے اور خدا کے درمیانی حقوق میں ظاہر
اللّٰهِ مِنْ اَمْرِهٖ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ	و باطن میں اصلاح کرے۔ اور اس کی نیت
لَا يَنْوِيْ بِذٰلِكَ اِلَّا وَجْهَ اللّٰهِ	اس سے بجز (رضا) خدا اور کچھ نہ ہو۔ تو دنیا
يَكُنْ لَهٗ ذِكْرًا فِيْ عَاجِلِ اَمْرِهٖ وَ	میں نیک نام ہوگا۔ اور مرنے کے بعد۔
ذُخْرًا فِيْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ حِيْنَ	جب کہ آدمی اعمال خیر کا محتاج ہوگا۔ زاد
يَفْتَقِرُ اِلٰى مَا قَدَّمَ وَمَا كَانَ مِنْ	و ذخیرہ ہوکر اسکو ملیگا۔ اور اسکے علاوہ اگر
سِوٰى ذٰلِكَ يَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهٗ وَ	اصلاح نہ کرے تو وہ بدیوں کے سبب سے چاہیگا
بَيْنَهَا اَمَدًا بَعِيْدًا	کہ اسمیں اور بدیوں میں ایک بڑا دراز فاصلہ ہو۔
وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ وَاللّٰهُ	اللہ تمکو اپنے احکام کی مخالفت سی ڈراتا ہی رہا وجود کہ

رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ + وَالَّذِیْ صَدَقَ	وہ بندوں پر بڑا مہربان ہے۔ اللہ نے اپنا کلام
قَوْلَهٗ وَاَنْجَزَ وَعْدَهٗ لَاخُلْفَ	سچا کر دکھایا۔ اس کے وعدہ میں کوئی خلاف
لِذٰلِكَ فَاِنَّهٗ يَقُوْلُ عَزَّوَجَلَّ	نہیں۔ وہ فرماتا ہے کہ میرا قول نہیں بدلتا۔
مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ وَمَا اَنَا	کہ میرا قول نہیں بدلتا۔ اور میں اپنے بندوں
بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ۔ فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِیْ	پر ظلم نہیں کرتا۔
عَاجِلِ اَمْرِكُمْ وَاٰجِلِهٖ فِی السِّرِّ وَ	پس تم لوگ ظاہر و باطن اب اور آئندہ ڈرتے
الْعَلَانِيَةِ فَاِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ	رہو۔ جو خدا سے ڈرتا ہے۔ خدا اس کے
عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗ اَجْرًا۔	گناہ معاف کرتا اور بڑا اجر دیتا ہے۔ جو اللہ
وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا	سے ڈرا وہ بڑا کامیاب ہوا۔
وَاِنَّ تَقْوَی اللّٰهِ يُوَقِّیْ مَقْتَهٗ وَ	(دیکھو) تقوی غضب الٰہی اور عذاب اور اسکی خفگی سے بچا لیتا ہے
يُوَقِّیْ عُقُوْبَتَهٗ۔ وَيُوَقِّیْ سَخَطَهٗ۔ وَ	خدا کا خوف (انسان کو) سرخرو کرتا۔ اور اس
اَنَّ تَقْوَی اللّٰهِ يُبَيِّضُ الْوُجُوْهَ وَيُرْضِی	کی رضا اور اعلیٰ درجات کا مستحق بناتا
الرَّبَّ۔ وَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ۔ وَخُذُوْا	ہے۔ نیک عمل کر کے جنت سے) اپنا حصہ
بِحَظِّكُمْ وَلَا تُفَرِّطُوْا فِیْ جَنْبِ اللّٰهِ	لو۔ اور احکام الٰہی میں افراط و تفریط نہ کرو
قَدْ عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ كِتَابَهٗ۔ وَنَهَجَ لَكُمْ	خدا نے اپنی کتاب تم کو سکھا دی ہے
سَبِيْلَهٗ۔ لِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَ	اور اپنا راستہ بتا دیا ہے۔ تاکہ سچے اور
يَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا۔	جھوٹوں میں تمیز ہو۔
فَاَحْسِنُوْا كَمَا اَحْسَنَ اللّٰهُ	جس طرح اللہ نے تم سے بھلا کیا۔ تم بھی بھلا
اِلَيْكُمْ وَعَادُوْا اَعْدَاءَهٗ۔	کرو۔ اور اس کے دشمنوں سے دشمنی کرو۔
وَجَاهِدُوْا فِی اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ	اور اس کے رستہ میں خوب کوشش کرو۔

Marfat.com

وَسَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ لِيَهْلِكَ
مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَيَحْيٰى مَنْ
حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
فَاَكْثِرُوْا ذِكْرَ اللّٰهِ۔ وَاعْمَلُوْا لِمَا
بَعْدَ الْيَوْمِ۔ فَاِنَّهٗ مَنْ يُّصْلِحْ مَا
بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اللّٰهِ يَكْفِهِ اللّٰهُ مَا بَيْنَهٗ
وَبَيْنَ النَّاسِ۔ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ
يَقْضِيْ عَلَى النَّاسِ وَلَا يَقْضُوْنَ
عَلَيْهِ وَيَمْلِكُ مِنَ النَّاسِ وَلَا
يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا
قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ط

اور اُس نے تمہارا نام مسلمان رکھا۔ جس کی
پاس بینہ یعنی ہدایت نہیں وہ ہلاک ہوا۔ اور
جسکے پاس بینہ یعنی ہدایت ہے وہ زندہ ہوا
کسی نیکی کی طاقت بجز اس کی مدد کے نہیں ہے
اللہ کا بہت بہت ذکر کرو اور کل کے لئے عمل کرو یعنی
قیامت کے لئے۔ جو اپنے اللہ سے معاملہ درست کرے
خدا اس کا معاملہ لوگوں سے درست کرنے کا
خود کفیل ہے۔ کیونکہ خدا اپنے بندوں پر خود حاکم ہے
اور اس پر کوئی حاکم نہیں۔ اللہ لوگوں کا مالک
ہے۔ اسکا کوئی مالک نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی بڑا ہے
کسی نیکی کی قوت بجز امداد و توفیق الٰہی نہیں ہو سکتی

اس خطبہ عظیمہ کے وقت قریباً سو آدمیوں نے آپ کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کی۔

بعد از جمعہ حضور سوار ہوئے۔ اور ہر ایک قبیلہ کی تمنا تھی۔ کہ آپ ہمارے ہاں فروکش ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ جہاں کہیں میری اونٹنی بیٹھے گی۔ وہی میری جگہ ہوگی۔ کیونکہ اونٹنی اس بات کے لئے مامور ہے۔ چنانچہ وہاں جاکر بیٹھ گئی۔ جہاں اب مسجد نبوی ہے۔ اور پھر اٹھکر وہاں بیٹھی جہاں منبر نبوی ہے۔ یہ قطعہ زمین محدود بدیوار تھا۔ اور خزرج کے دو یتیم بچوں سہل اور سہیل بن رافع بن عمرو کی ملکیت تھا۔ اور زرارہ ان بچوں کے کفیل اور سرپرست تھے۔ اس بات کے معلوم ہونے پر آپ نے اس قطعۂ زمین کی قیمت کوڑی کوڑی چکا دی۔

Marfat.com

اور چونکہ اس زمین کے ملحق ابو ایوب انصاری کا مکان تھا۔ اس واسطہ ابو ایوب نے حضرت کا سامان کجاوہ وغیرہ اٹھانے کی اجازت حاصل کر کے سب کچھ اپنے گھر میں لے گیا۔ اور نہایت خوش ہوا۔ لوگوں نے عرض کی کہ سامان وغیرہ رکھنے کی عزت تو ابو ایوب کو عطا ہوئی ہے۔ آپ اب فروکش ہمارے ہاں ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ المرء مع راحلہ یعنی جہاں سامان وہاں ہی سامان والہ۔

غرضکہ یہ دولت حضرت ابو ایوب کو خدا نے عطا کی۔ کہ سرور دو جہاں علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے ہاں مہمان ہوئے۔ اور سات ماہ تک آپ وہاں مقیم رہے۔

سب سے اوّلین خطبہ جو آپ نے مدینہ منورہ میں پڑھا وہ ان الفاظ میں مروی ہے

نواں خطبہ

قَامَ فِيْهِمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ	آپ انہیں کھڑے ہوئے خدا کی تعریف اور ثنا جس کے
بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ	وہ لائق ہے کی پھر فرمایا۔ اے لوگو قیامت کے لئے
اَيُّهَا النَّاسُ فَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ	کچھ ذخیرہ آگے بھیجو۔ یقیناً سمجھ لو اللہ کی قسم
تُعْلَمُنَّ وَاللّٰهِ لَيُصْعَقَنَّ اَحَدُكُمْ	ہر ایک تم میں سے مرنے والا ہے۔ پھر تم دنیا کو اس
ثُمَّ لَيَدَعَنَّ غَنَمَهٗ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ	طرح چھوڑو گے جسطرح بکریوں کا ریوڑ جسکا کوئی چرواہا نہیں
ثُمَّ لَيَقُوْلَنَّ لَهٗ رَبُّهٗ وَلَيْسَ لَهٗ	پھر تمہارا خدا تم سے فرمائیگا۔ اور اس کا کوئی ترجمان
تَرْجُمَانٌ وَلَا حَاجِبٌ يَحْجُبُهٗ دُوْنَهٗ	اور حاجب نہیں ہوگا۔ یعنی روبرو فرمائیگا۔ کہ
اَلَمْ يَاْتِكَ رَسُوْلِيْ فَبَلَّغَكَ وَ	میرا رسول تمہارے پاس نہیں آیا تھا کہ تم کو پہنچاتا
اٰتَيْتُكَ مَالًا۔ وَاَفْضَلْتُ عَلَيْكَ	یعنی میرے احکام میں نے تجھکو مال دیا اور تجھ
فَمَا قَدَّمْتَ لِنَفْسِكَ	پر فضل کیا۔ تو اپنے لئے آگے کیا بھیجا۔

Marfat.com

فَلْيَنْظُرَنَّ يَمِيْنًا وَشِمَالًا۔ فَلَا يَرٰى	تب آدمی سیدھے دیکھیگا۔ اور اس کو کچھ نظر
شَيْئًا۔ ثُمَّ لَيَنْظُرَنَّ قُدَّامَهٗ فَلَا يَرٰى	نہ آئیگا۔ پھر سامنے دیکھیگا۔ تو ادھر بجز جہنم
غَيْرَ جَهَنَّمَ۔ فَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ	کچھ دکھائی نہ دیگا۔ جہانتک ہو سکے تم اپنے
يَقِيَ وَجْهَهٗ مِنَ النَّارِ وَلَوْ بِشِقٍّ	آپ کو جہنم سے بچالو۔ خواہ ایک کھجور کا ٹکڑہ
تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ	خیرات کرنے کے ساتھ۔ اور جس کے پاس
فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ۔ فَاِنَّ بِهَا	یہ بھی نہ ہو۔ تو وہ نیک بات ہی دوسرے
تُجْزَى الْحَسَنَةُ عَشْرَ	کو کہے۔ کیونکہ اس کا بدلہ دس گنا سے سات
اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ	سو تک ملنے والا ہے۔ تمہارے پر سلامتی
وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ	اور رحمت اور برکت خدا ہو۔

دسواں خطبہ

قَالَ ابْنُ اِسْحَاقُ ثُمَّ خَطَبَ	ابن اسحاق نے کہا۔ کہ پھر آپ نے دوبارہ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	لوگوں میں خطبہ پڑھا۔ اور فرمایا۔ خدا کی ہی
فِي النَّاسِ مَرَّةً اُخْرٰى فَقَالَ	تعریف ہے میں اس کی تعریف کرتا اور اسی
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَحْمَدُهٗ وَاَسْتَعِيْنُهٗ	سے مدد چاہتا ہوں نفس کی شرارتوں اور
نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا	بُرے عملوں سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں جسکو
وَسَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ	خدا ہدایت کرے اس کو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا
اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ	اور جس کو وہ گمراہ کرے اس کو کوئی ہدایت نہیں
فَلَا هَادِيَ لَهٗ۔ وَاَشْهَدُ	کر سکتا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ	خدا کے بغیر نہیں وہ اکیلا ہے۔ اور کوئی

Marfat.com

لَا شَرِيْكَ لَهٗ اِنَّ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ
كِتَابُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَدْ اَفْلَحَ مَنْ
زَيَّنَهُ اللّٰهُ فِيْ قَلْبِهٖ وَاَدْخَلَهٗ فِي
الْاِسْلَامِ بَعْدَ الْكُفْرِ وَاخْتَارَهٗ
عَلٰى مَا سِوَاهُ مِنْ اَحَادِيْثِ النَّاسِ
اِنَّهٗ اَحْسَنُ الْحَدِيْثِ وَاَبْلَغُهٗ
اَحِبُّوْا مَا اَحَبَّ اللّٰهُ۔ اَحِبُّوا
اللّٰهَ مِنْ كُلِّ قُلُوْبِكُمْ۔
وَلَا تَمَلُّوْا كَلَامَ اللّٰهِ وَذِكْرَهٗ
وَلَا تَقْسُ قُلُوْبُكُمْ
فَاِنَّهٗ مِنْ كُلِّ مَا يَخْلُقُ
اللّٰهُ يَخْتَارُ وَيَصْطَفِيْ
قَدْ سَمَّاهُ اللّٰهُ خِيَرَتَهٗ
مِنَ الْاَعْمَالِ وَمُصْطَفَاهُ
مِنَ الْعِبَادِ وَالصَّالِحُ
مِنَ الْحَدِيْثِ وَمِمَّا اُوْتِيَ
النَّاسُ مِنَ الْحَلَالِ
وَالْحَرَامِ۔
فَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا
تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَ

شریک نہیں۔ سب سے اچھا کلام خدا کی کتاب ہے
جس کے دل میں خدا نے اُس کتاب کو اتار
دیا۔ اور اس کے ذہن نشین ہو گئی۔ اور جسکو
خدا نے کفر کے بعد اسلام میں داخل کر دیا۔
اور جسنے اُس کتاب کو لوگوں کی (بیہودہ)
باتیں چھوڑ کر اپنا رہنما قرار دیا۔ وہ شخص
ضرور کامیاب بامراد نجات یافتہ ہو گیا۔ خدا
کی کتاب بہترین اور بلیغ کتاب ہے تم اُن
چیزوں کو اپنا محبوب بناؤ۔ جنکو خدا نے پسند
کیا ہے۔ تم سارے دل سے اللہ کی محبت
اختیار کرو۔ خدا کے کلام اور اس کی یاد سے
تھکو مت۔ اور اپنے دلوں کو (خدا کو بھولکر
اور غفلت میں پڑ کر) سیاہ نہ کر لو۔ کیونکہ
خدا نے سب چیزوں سے جو اُس نے پیدا
کی ہیں اور پسند کی ہیں۔ نیک باتوں یا حلال
و حرام یا اور بہترین عبادتوں سب سے اچھا اور
برگزیدہ اور نیک اعمال میں سے سب سے
افضل اپنا ذکر قرار دیا ہے۔
(دیکھو) خدا کی عبادت کرو۔ اور اس کے
ساتھ کسی اور کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور

Marfat.com

اتَّقُوْهُ حَقَّ تُقَاتِهٖ	جہانتک ہوسکے اس سے ڈرتے رہو۔اور
وَاَصْدِقُوا اللّٰهَ صَالِحَ مَا	جو اچھی بات منہ سے نکالو۔وہ اللہ کے
تَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ	سامنے پوری کرو کھاؤ۔اور باہم خدا کے
وَتَحَابُّوْا بِرَوْحِ اللّٰهِ	فضل سے دوست بن جاؤ۔
بَيْنَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ	خدا اُس سے بہت ناراض ہوتا ہے۔جو
يَغْضَبُ اَنْ يُّنْكَثَ	اپنے وعدے کو پورا نہ کرے۔تمہارے پر
عَهْدَهٗ۔ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ (سیرۃ ابن ہشام)	سلامتی ہو۔ (سیرۃ ابن ہشام)

اب جب حضور کی سکونت طیبہ میں مستقل طور پر ہوگئی۔تو اس سے اگلے سال یعنے ۲ سنہ ہجرت میں حضرت علی کے نکاح کا بتول سے خطبہ آپ نے مندرجہ ذیل الفاظ میں فرمایا

گیارھواں خطبہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔	سب تعریف اللہ کی ہے۔ وہ اپنی نعماء اور اپنی
اَلْمَحْمُوْدُ بِنِعْمَتِهٖ۔	قدرت کے لحاظ سے قابل پرستش۔اور
اَلْمَعْبُوْدُ بِقُدْرَتِهٖ۔	اپنے غلبہ اور قدرت کے سبب قابل
اَلْمُطَاعُ بِسُلْطَانِهٖ۔	اطاعت ہے۔وہ عذاب دینے کے سبب
اَلْمَرْهُوْبُ مِنْ عَذَابِهٖ۔	ایسی ذات ہے۔کہ اس سے انسان ڈر جا[ئے]
اَلْمَرْغُوْبُ اِلَيْهِ	جو کچھ اسکے پاس انعام و اکرامات ہیں۔اس کے
فِيْمَا عِنْدَهٗ	سبب ایسی ذات ہو کہ انسان اس سے
اَلنَّافِذُ اَمْرُهٗ	دوستی اور محبت لگالے۔وہ اپنے احکام

فِیْ سَمَائِہٖ وَاَرْضِہٖ ۔ اَلَّذِیْ	زمین و آسمان میں جاری کرتا ہے۔ اس نے اپنی
خَلَقَ الْخَلْقَ بِقُدْرَتِہٖ وَمَیَّزَھُمْ	قدرت سے خلقت کو پیدا کیا پھر انسان کو اس
بِحِکْمَتِہٖ وَاَحْکَمَھُمْ بِعِزَّتِہٖ	میں سے ممیز کیا اور اپنی قوت کے سبب اس کو
وَعَزَّھُمْ بِدِیْنِہٖ	مضبوط کیا۔ اور اپنے دین اسلام سے اسکو معزز
وَاَکْرَمَھُمْ بِنَبِیِّہٖ مُحَمَّدٍ	بنایا پھر اپنے نبی محمد (صلعم) سے ان کی تکریم کی
ثُمَّ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ	پھر وہ خدا کہ جسنے مصاہرت کے تعلق کو داخل نسب
جَعَلَ الْمُصَاھَرَۃَ نَسَبًا لَاحِقًا	کیا۔ اور اس کو فرض ٹھہرایا جس سے برائیاں
وَاَمْرًا مُفْتَرَضًا ۔ سَنَخَ بِھَا الْاَثَامَ	زائل ہوتی اور رحم زینت حاصل کرتے ہیں پھر
وَاَوْشَجَ بِھَا الْاَرْحَامَ وَاَلْزَمَھَا	اس امر (یعنی صلہ رحم و مصاہرت) کو لوگوں کے
الْاَنَامَ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ وَھُوَ الَّذِیْ	لئے لازم حال کردیا۔ چنانچہ فرمایا کہ وہ اللہ جس نے
خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَہٗ نَسَبًا	انسان کو پانی سے پیدا کیا۔ پھر اس کے اجداد
وَّصِھْرًا وَکَانَ رَبُّکَ قَدِیْرًا	اور سسرال بنائے۔ اور تیرا رب قادر ہے۔
فَاَمْرُ اللّٰہِ یَجْرِیْ قَضَآءَہٗ	اس کے ارادے قضا پر اور قضا مقدر پر جاری
وَقَضَآءُہٗ یَجْرِیْ اِلٰی قَدَرِہٖ	ہوتی ہے۔ اور مقدر ایک مدت تک اثر ڈالتی
وَقَدَرُہٗ یَجْرِیْ اِلٰی اَجَلِہٖ فَلِکُلِّ	ہے۔ ہر ایک فیصلہ کے لئے ایک حد ہے اور
قَضَاءٍ قَدَرٌ وَلِکُلِّ قَدَرٍ اَجَلٌ	ہر ایک حد کیلئے ایک وقت ہے۔ اور ہر ایک
وَلِکُلِّ اَجَلٍ کِتَابٌ ۔ یَمْحُو اللّٰہُ مَا	وقت کے لئے لکھا جاچکا ہے (پھر) خدا
یَشَآءُ وَیُثْبِتُ وَعِنْدَہٗ	جسکو چاہتا ہے۔ اسکو مٹاتا اور جس کو چاہتا
اُمُّ الْکِتَابِ	ثابت رکھتا ہے۔ اور ام الکتاب اسی کے
ثُمَّ اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَنِیْ اَنْ	پاس ہے۔ بعد ازیں خدا نے مجھے حکم دیا کہ

Marfat.com

أُزَوِّجَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيٍّ وَقَدْ — فاطمہ کا علی سے نکاح کروں۔ اور میں نے اسکو
زَوَّجْتُهُ عَلَى أَرْبَعِمِائَةِ مِثْقَالِ — چار سو مثقال کے مہر پر اس سے نکاح کر دیا۔
فِضَّةٍ ۔ أَرَضِيتَ يَا عَلِيُّ فَقَالَ عَلِيٌّ — اے علی تو قبول کرتا ہے؟ حضرت علی نے
رَضِيتُ عَنِ اللهِ وَعَنْ رَسُولِهِ — کہا۔ کہ قبول ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کی
فَقَالَ جَمَعَ اللهُ شَمْلَكُمَا — رضا کے مطابق۔ پس آنحضرت نے دعا کے
وَأَسْعَدَ جَدَّكُمَا — طور پر فرمایا۔ خدا تمہاری پریشانیاں دور اور
وَبَارَكَ عَلَيْكُمَا وَأَخْرَجَ — تمہارا نصیبہ نیک کرے۔ اور تم دونوں میں
مِنْكُمَا كَثِيرًا طَيِّبًا۔ — برکت دے اور تم سے بہت سی پاک اولاد پیدا ہو۔

اس کے بعد آپ منبر سے اتر آئے۔ اور حضرت علی سے فرمایا۔ کہ بطور قبولیت تم بھی کچھ کہو۔ چنانچہ انہوں نے فرمایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ شُكْرًا لِأَنْعُمِهِ وَأَيَادِيهِ — خدا اور اس کی نعماء و عنایات کا شکر ہے اور
وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ شَهَادَةً تَبْلُغُهُ وَتُرْضِيهِ — کوئی اللہ کے بغیر معبود نہیں۔ اور میں اس کی
وَصَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُزْلِفُهُ — شہادت دیتا ہوں۔ جو پوری ہے اور اس کو راضی
وَتُحْظِيهِ ۔ وَالنِّكَاحُ مِمَّا — کرنیوالی ہے۔ اور ایسا درود بھیجے اللہ محمد صلعم
أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ وَرَضِيَهُ — پر جو اس کے مرتبہ اور مکان کو بلند کرے۔
وَمَجْلِسُنَا هٰذَا قَضَاهُ اللهُ — اور نکاح ان چیزوں میں سے جس کا اُس نے
وَأَذِنَ فِيهِ ۔ وَقَدْ زَوَّجَنِي — حکم دیا۔ اور اس سے خوش ہوا۔ (اور اسی واسطے)
رَسُولُ اللهِ ابْنَتَهُ فَاطِمَةَ — اُس نے ایسی مجلس کو جائز قرار دیا۔ رسول اللہ صلعم
وَجَعَلَ صَدَاقَهَا دِرْعِي — نے اپنی لڑکی فاطمہ کا مجھ سے نکاح کیا ہے اور
هٰذَا وَقَدْ رَضِيتُ بِذٰلِكَ — میری یہ زرہ اس کا مہر ہے۔ اور میں اس پر راضی

Marfat.com

فَاسْئَلُوْهُ وَاشْهَدُوْا۔ تم لوگ آنحضرتؐ سے پوچھ لو اور گواہ رہو۔
چنانچہ لوگوں نے حضور سے دریافت کیا۔ اور آپ نے اثبات میں جواب دیا۔ اور یہ بابرکت محفل برخاست ہوئی۔
اسی سال میں اب حضور کو حکم الٰہی ان الفاظ میں آتا ہے۔ اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّھُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصْرِھِمْ لَقَدِیْرٌ
اب لڑائی کی تیاریاں ہیں اور جہاد کا تہیّہ۔ آپ کے صحابہ میں ایک نئی روح کام کرنے لگی۔ اور رگوں کے خون میں ایک طلاطم آگیا ہے۔ خدا کے وعدے پورے ہونے کے دن پیش نظر ہیں۔ چند چھوٹی چھوٹی لڑائیوں کے بعد غزوہ بدر کبری کا معرکہ اُن حامیان اسلام کے پیش آتا ہے۔ اس لڑائی کے مفصل حالات غزواۃ نبوی میں لکھے جاچکے ہیں ابوجہل بڑے جوش وخروش سے اپنی صفوں کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ اور کہتا ہے۔

یَارَبِّ انْصُرْ مَنْ اَحَبَّ مِنَ الْفِئَتَیْنِ اِلَیْکَ۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا دِیْنُنَا الْقَدِیْمُ وَدِیْنُ مُحَمَّدٍ الْحَدِیْثُ۔ فَاَیُّ الدِّیْنَیْنِ کَانَ اَحَبَّ اِلَیْکَ وَاَرْضٰی عِنْدَکَ فَانْصُرْ اَھْلَہُ الْیَوْمَ۔	اے خدا۔ جو گروہ تیرا محبوب ہے دونوں میں سے۔ اس کی مدد فرما۔ اے اللہ ہمارے رب ہمارا دین قدیم ہے اور محمد کا دین نیا پس جو دونوں دینوں میں سے تجھے پسند ہے۔ اور تیرے نزدیک بہتر ہے آج اُس کی مدد فرما۔

یہ گویا بدنصیب ابوجہل نے خود ہی ایک مباہلہ کا رنگ اختیار کرلیا ہے گویا اپنے معدوم ہونے کی خود پیغمبر علیہ السلام کے مقابلہ میں دعا کی
ادھر حضور سرور کائنات علیہ السلام نے اپنے لشکر کا جائزہ لیکر

اور صف بندی کر کے مندرجہ ذیل خطبہ دیا۔

بارھواں خطبہ

اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَحُثُّکُمْ عَلٰی مَا حَثَّکُمُ اللّٰهُ عَلَیْهِ۔ وَاَنْهَاکُمْ عَمَّا نَهَاکُمُ اللّٰهُ عَنْهُ۔ فَاِنَّ اللّٰهَ عَظِیْمٌ شَانُهٗ یَاْمُرُ الْحَقَّ وَیُحِبُّ الصِّدْقَ + وَیُعْطِیْ عَلَی الْخَیْرِ اَهْلَهٗ۔ اَعْلٰی مَنَازِلِهِمْ عِنْدَهٗ بِهٖ یَذْکُرُوْنَ وَبِهٖ یَتَفَاضَلُوْنَ + وَاِنَّکُمْ قَدْ اَصْبَحْتُمْ بِمَنْزِلٍ مِّنَ الْحَقِّ لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ فِیْهِ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا مَا ابْتُغِیَ بِهٖ وَجْهُهٗ۔ وَاِنَّ الصَّبْرَ فِیْ مَوَاطِنِ الْبَاْسِ مِمَّا یُفَرِّجُ اللّٰهُ بِهِ الْهَمَّ۔ وَیُنْجِیْ بِهٖ مِنَ الْغَمِّ تُدْرِکُوْنَ بِهِ النَّجَاةَ فِی الْاٰخِرَةِ فِیْکُمْ نَبِیُّ اللّٰهِ یُحَذِّرُکُمْ فَاسْتَحْیُوا الْیَوْمَ اَنْ یَّطَّلِعَ اللّٰهُ عَلٰی شَیْءٍ مِّنْ اَمْرِکُمْ یَمْقُتُکُمْ عَلَیْهِ فَاِنَّهٗ یَقُوْلُ

حمد وصلوٰۃ کے بعد واضح ہو۔ کہ میں تم کو انہیں باتوں پر تیار کرتا ہوں جنپر اللہ تعالیٰ نے تمکو تیار کیا ہے۔ اور اُن باتوں سے منع کرتا ہوں جس سے اُسنے منع کیا ہے۔ اللہ بڑی شان کا مالک ہے۔ سچ کا حکم دیتا اور سچ کو پسند کرتا نیکی کرنیوالوں کو اپنے قریب کے اعلیٰ منازل عطا فرماتا ہے۔ اسی کا ذکر اور اسی سے حصول فضل ہے۔ دیکھو تم سچائی کے چٹان پر کھڑے ہو۔ کوئی عمل قبول نہیں ہو سکتا۔ جبتک محض اس کی رضا کے لئے نہ کیا گیا ہو۔ لڑائی کے موقعوں پر صبر سے کام کرنا ہی ایک ایسی چیز ہے۔ کہ جس کے ساتھ اللہ ہم وغم سے نجات بخشتا ہے۔ اور اسی سے تم آخرت میں نجاۃ پاؤ گے۔ تمہارے میں خدا کا نبی ہے۔ اور تم کو ڈرا رہا ہے۔ دیکھو آج تم کوئی ایسا کام نہ کر بیٹھنا۔ کہ جس سے خدا کا غضب بھڑک اُٹھے۔ کیونکہ وہ فرماتا ہے۔ کہ خدا کا

Marfat.com

لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ۔ اُنْظُرُوْا اِلَى الَّذِيْ اَمَرَكُمْ بِهٖ مِنْ كِتَابِهٖ وَاَرَاكُمْ مِنْ اٰيَاتِهٖ وَمَا اَعَزَّكُمْ بِهٖ بَعْدَ الذِّلَّةِ فَاسْتَمْسِكُوْا بِهٖ يَرْضَ رَبُّكُمْ عَنْكُمْ وَاَبْلُوْا فِيْ هٰذِهِ الْمَوَاطِنِ اَمْرًا تَسْتَوْجِبُوْا بِالَّذِيْ وَعَدَكُمْ مِنْ رَحْمَتِهٖ وَمَغْفِرَتِهٖ۔ فَاِنَّ وَعْدَهٗ حَقٌّ وَقَوْلَهٗ صِدْقٌ۔ وَعِقَابَهٗ شَدِيْدٌ۔ وَاِنَّمَا اَنَا وَاَنْتُمْ لِلّٰهِ الْحَيِّ الْقَيُّوْمِ اِلَيْهِ اَلْجَاْنَا ظُهُوْرَنَا وَبِهٖ اعْتَصَمْنَا وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ وَيَغْفِرُ اللّٰهُ لِيْ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ +

خدا کا غضب اور غصہ تمہاری جانوں پر اپنے غضب سے زیادہ خطرناک ہے۔ (دیکھو) اس ذات کا خیال رکھو جس نے تمکو اپنی کتاب میں حکم دیئے۔ اور اپنی نشانیاں دکھلائیں۔ اور تم کو ذلیل سے عزیز بنایا۔ اسی کتاب کو مضبوط تھامے رہو۔ تاکہ تمہارا خدا تمہارے سے خوش ہو۔ اس موقعہ پر خدا کے سامنے ایسے معاملات پیش کرو۔ جن سے وہ اپنی مغفرت اور رحمت کے وعدے پورے کرے۔ اس کے وعدے سچے اور اس کی باتیں سچی ہیں۔ اور اس کا عذاب بہت سخت ہے۔ میں اور تم سب خدا کے لئے ہیں۔ اسی پر ہمارا بھروسہ ہے۔ اور اُسی کی مدد اور اسی پر توکل اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔ اللہ مجھے اور تمام مسلمانوں کو معاف کرے۔

حدیث کی کتابوں میں اس واقعہ بدر کو مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کیا گیا ہے اور بدر کی لڑائی کا ہو بہو نقشہ کھینچکر آپ کی دعاؤں کا بھی ذکر کیا ہے۔ جو آپ نے عین لڑائی کے وقت میں کیں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ كَانَتْ وَقْعَةُ بَدْرٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ صَبِيْحَةَ سَبْعَ عَشَرَةَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ

ابو جعفر کہتا ہے کہ بدر کی لڑائی کی ابتدا علی الصباح بروز جمعہ ۱۷ ماہ رمضان شریف کو واقعہ ہوئی۔

عن حبان ابن واسع عن اشياخ	حبان بن واسع اپنی قوم کے بوڑھے لوگوں سے
من قومه ان رسول الله صلعم	بیان کرتا ہے۔ کہ رسول اللہ صلعم بدر کے دن
عدل صفوف اصحابه يوم بدر	صحابہ کی صفیں درست کرکے جھونپڑی کی
ورجع الى العريش ودخله ومعه	طرف واپس تشریف لائے۔ اور اس کے
فيه ابو بكر ليس معه فيه غيره	اندر داخل ہو گئے۔ اور آپ کے ساتھ حضرت
ورسول الله صلى الله عليه وسلم	ابوبکر بھی تھے۔ رسول اللہ صلعم خدا کی درگاہ
يناشد ربه ما وعده من النصر	میں وعدہ نصرت کے ایفاء کے لئے عرض
ويقول فيما يقول اللهم انك	کرتے اور فرماتے۔ اے اللہ اگر تو اس چھوٹی
ان تهلك هذه العصابة اليوم	جماعت اہل اسلام کو آج ہلاک کر دے گا۔
يعني المسلمين لا تعبد بعد اليوم	تو آج کے بعد تیری پرستش نہ ہوگی۔ حضرت
وابو بكر يقول يا نبي الله اكتف	ابوبکر فرماتے یا رسول اللہ آپ تھوڑی دعا پر اکتفا
بعض مناشدتك ربك فان الله	کریں۔ کیونکہ اللہ پاک اپنا وعدہ تجھ سے پورا کریگا
عز وجل منجز لك وعدك - وقم	عمر بن خطاب کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ فرماتے ہیں
ابن خطاب يقول رسول الله ﷺ اللهم	اے اللہ اپنا وعدہ جو مجھ سے ہے پورا کر۔
انجز لي ما وعدتني - اللهم ان تهلك	اے اللہ اگر یہ چھوٹا گروہ اسلام والوں کا آج ہلاک
هذه العصابة من اهل الاسلام لا	ہو گیا۔ تو پھر تیری پرستش نہ ہوگی۔ آپ یہی
تعبد في الارض فلم يزل كذلك حتى	دعا کرتے رہے۔ یہانتک کہ آپ کی چادر شانوں
سقط رداؤه فاخذ ابو بكر فوضع رداءه	سے گر پڑی۔ ابوبکر نے آپ کی چادر اٹھا کر آپ
عليه ثم التزمه من ورائه ثم قال	کے شانوں پر رکھدی۔ اور پیچھے ہو کر کہا۔
كفاك يا نبي الله بابي انت وامي	یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں

مَنَاشَدَتَكَ رَبَّكَ فَاِنَّهٗ يُنْجِزُ	جو دعائیں آپ جناب الٰہی میں کر چکے ہیں
لَكَ مَا وَعَدَكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَ	وہ کافی ہیں۔ وہ اپنا وعدہ آپ سے پورا کریگا
اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ	پھر یہ آیت اِذ تستغیثون الخ
لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ	نازل فرمائی۔
الْمَلٰئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ط	
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ	ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صَلْعَمْ قَالَ وَهُوَ فِيْ قُبَّتِهٖ يَوْمَ	صلعم بدر کے روز اپنی جھونپڑی میں یوں دعا
بَدْرٍ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ عَهْدَكَ	فرماتے تھے۔ ای اللہ میں تیرے عہد اور وعدہ
وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ اِنْ شِئْتَ لَمْ	کا سوال کرتا ہوں کہ پورا کر) اے اللہ اگر تونے
نُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ	(مسلمانوں کو آج ہلاک کر دیا) تو آج کے بعد
فَاَخَذَ اَبُوْ بَكْرٍ بِيَدِهٖ	تیری عبادت نہ ہوگی۔ ابوبکر نے آپ کا ہاتھ
فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَقَدْ اَلْحَحْتَ عَلٰى	پکڑا اور کہا کہ یا رسول اللہ آپ بہت کچھ الحاح
رَبِّكَ وَهُوَ فِي الدِّرْعِ فَخَرَجَ	اپنے رب سے کر چکے۔ اور آپ زرہ پہنے ہوئے تھے
وَهُوَ يَقُوْلُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ	پھر آپ باہر تشریف لائے اور فرما رہے تھے سیھزم
وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ	الجمع و یولون الدبر الخ۔ پھر آپ لوگوں کے
وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ ثُمَّ اَتٰى	پاس آئے۔ اور ان کو تحریص جنگ دلائی۔
رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَى النَّاسِ فَحَرَّضَهُمْ	اور عطا کیا ان کو جو کچھ کہ ما
وَنَفَّلَ كُلَّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَا اَصَابَ	پھر فرمایا۔ قسم ہے۔ اس اللہ کی۔ کہ جس
وَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَا	کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے۔ کہ جو شخص
يُقَاتِلُهُمُ الْيَوْمَ اَحَدٌ فَيُقْتَلُ صَابِرًا	آج کفار سے لڑا۔ اور صبر سے اور

Marfat.com

مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ	ثواب کی نیت پر کفار کے مقابلہ پر جما ر
مُدْبِرٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ	اور پیٹھ نہ پھیری۔ تو اللہ تعالیٰ اسکو جنت
الْجَنَّةَ۔ فَقَالَ عُمَيْرُ بْنُ	میں داخل کریگا۔ عمیر بن حمام جو قبیلہ بنی سلمۃ
الْحَمَامِ اَخُو بَنِي سلمۃ وَفِي يَدِهٖ	سے تھا۔ اور اسکے ہاتھ میں کھجوریں تھیں۔ جو
تَمَرَاتٌ يَاكُلُهُنَّ بَخٍ بَخٍ فَمَا بَيْنِي	کھا رہا تھا۔ بولا واہ واہ (یا رسول اللہ) تو پھر
وَبَيْنَ اَنْ اَدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا اَنْ	میری میں اور جنت میں اسیقدر فاصلہ ہے۔ کہ
يَقْتُلَنِي هٰؤُلَاءِ ثُمَّ قَذَفَ التَّمَرَاتِ	یہ لوگ مجھے قتل کردیں۔ (یہ کہکر کھجوریں پھینکدیں
مِنْ يَدِهٖ وَاَخَذَ سَيْفَهٗ فَقَاتَلَ	اور تلوار سنبھالی اور کفار سے لڑتا رہا حتےکہ
الْقَوْمَ حَتّٰى قُتِلَ وَهُوَ يَقُوْلُ۔	قتل ہوگیا۔ اور وہ مرتا ہوا کہتا تھا۔
رَاكِضًا اِلَى اللهِ بِغَيْرِ زَادِ	تقوے اور نیک اعمال اور جہاد
اِلَّا التُّقٰى وَعَمَلَ الْمَعَادِ	کے (مصائب) پر صبر کئے بغیر اللہ کیطرف
وَالصَّبْرُ فِي اللهِ عَلَى الْجِهَادِ	قدم اٹھانا بہت مشکل ہے۔ ہر ایک
وَكُلُّ زَادٍ عُرْضَةُ النَّفَادِ	زاد بجز تقوی نیکی اور راستبازی کے
غَيْرُ التُّقٰى وَالْبِرِّ وَالرَّشَادِ	ختم ہونے والا ہے۔

اس لڑائی کے بعد ۳ھ ہجری میں آپ کو جنگ اُحد پیش آتا ہے۔ جس میں اگرچہ فتح تو مسلمانوں کی ہوئی۔ مگر نقصان عظیم ایک غلطی کے سبب اٹھانا پڑا چنانچہ جب حضور صف آرائی سے فارغ ہوئے تو اپنے جانباز سپاہیوں کو مندرجہ ذیل خطبہ دیا۔

تیرھواں خطبہ

اَيُّهَا النَّاسُ اُوْصِيْكُمْ بِمَا اَوْصَانِي بِهِ اللهُ	اے لوگو میں تمکو وہی وصیت کرتا ہوں جو اللہ

Marfat.com

فِیْ کِتَابِهٖ مِنَ الْعَمَلِ بِطَاعَتِهٖ	اپنی کتاب میں اس کی اطاعت اور محرمات سے
وَالتَّنَاهِیْ عَنْ مَحَارِمِهٖ فَاِنَّکُمْ	اجتناب کی وصیت کی۔ آج تم اجر اور ذکر کے
اَلْیَوْمَ بِمَنْزِلِ اَجْرٍ وَذِکْرٍ۔	مقام پر کھڑے ہو۔ جو شخص ذکر (یعنی قرآن مجید)
لِمَنْ ذَکَرَ الَّذِیْ عَلَیْهِ ثُمَّ وَطَّنَ	پر قائم ہو۔ پھر اپنے نفس کو صبر اور یقین کوشش
نَفْسَهٗ عَلَی الصَّبْرِ وَالْیَقِیْنِ وَالْجِدِّ	اور انشراح پر (مجبور کرے وہ کامیاب ہے)۔
وَالنَّشَاطِ فَاِنَّ جِهَادَ الْعَدُوِّ شَدِیْدٌ	دشمن سے جہاد کرنا بڑا مشکل کام ہے کم آدمی
کَرِیْهٌ قَلِیْلٌ مَنْ یَّصْبِرُ عَلَیْهِ اِلَّا	اسپر صبر کرتے ہیں۔ ہاں اس کے لئے مشکل نہیں
عَزَمَ لَهٗ عَلٰی رُشْدِهٖ اِنَّ اللّٰهَ	جو ہدایت کا عزم رکھتا ہو۔ اللہ انہیں کے ساتھ
مَعَ مَنْ اَطَاعَهٗ وَاِنَّ الشَّیْطٰنَ	ہے۔ جو اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ اور شیطان
مَعَ مَنْ عَصَاهُ۔ فَاسْتَفْتِحُوْا	اس کے ساتھ ہے جو خدا کی نافرمانی کرے۔ جہاد
اَعْمَالَکُمْ بِالصَّبْرِ عَلَی الْجِهَادِ۔	کے کام کو صبر سے شروع کرو اور اس کے ساتھ
وَالْتَمِسُوْا بِذٰلِکَ مَا	اپنے اللہ سے اس کے وعدوں کے پورے
وَعَدَکُمُ اللّٰهُ۔ وَعَلَیْکُمْ بِالَّذِیْ	ہونے کی التماس کرو۔ اور میرے حکموں کی تعمیل
اُمِرْتُمْ بِهٖ فَاِنِّیْ حَرِیْصٌ عَلٰی	کرو۔ کیونکہ میں تمہاری کامیابی کا بہت
رُشْدِکُمْ۔ اِنَّ الْاِخْتِلَافَ	خواہشمند ہوں۔ (یاد رکھو) کہ اختلاف اور
وَالتَّنَازُعَ وَالتَّثَبُّطَ	جھگڑا اور فساد یہ تمام چیزیں کمزوری اور
مِنْ اَمْرِ الْعَجْزِ وَالضُّعْفِ	ضعف پر دلالت کرتی ہیں۔ اور اللہ کو وہ
وَهُوَ مِمَّا لَا یُحِبُّهُ اللّٰهُ وَلَا	پسند نہیں۔ اور (ایسے لوگوں کو جو اختلاف
یُعْطِیْ عَلَیْهِ النَّصْرَ وَالظَّفَرَ	کرنے والے ہوں) اس کی نصرت اور مدد نہیں
یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ قُذِفَ فِیْ قَلْبِیْ اَنَّ	پہنچتی۔ اے لوگو مجھے اطلاع دی گئی ہے کہ جو

Marfat.com

اَنَّ مَنْ کَانَ عَلٰی حَرَامٍ فَرَغِبَ عَنْہُ	محرمات سے محض خدا کے واسطے رک گیا خدا
اِبْتِغَاءَ مَا عِنْدَ اللّٰہِ غُفِرَ لَہٗ ذَنْبُہٗ	اس کے گناہ بخشدیتا ہے۔اور جو نیک
وَمَنْ اَحْسَنَ مِنْ مُّسْلِمٍ وَّ کَافِرٍ وَقَعَ	عمل خواہ کافر یا مسلمان کرے اس کا اجر دنیا
اَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ فِیْ عَاجِلِ دُنْیَاہُ اَوْ	یا عاقبت میں ضرور ملتا ہے۔
فِیْ اٰجِلِ اٰخِرَتِہٖ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ	جو خدا اور قیامت پر ایمان رکھتا
بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَعَلَیْہِ بِالْجُمُعَۃِ	ہے۔ تو اس پر جمعہ کے دن نماز جمعہ
یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اِلَّا صَبِیًّا اَوِ امْرَاَۃً	فرض ہے۔ ہاں نابالغ لڑکا یا عورت یا مریض
اَوْ مَرِیْضًا اَوْ عَبْدًا مَمْلُوْکًا	اور غلام جو دوسرے کا مملوک ہو اس سے مستثنے ہیں
مَنِ اسْتَغْنٰی عَنْہَا اسْتَغْنَی	جو نماز جمعہ سے بے پروا ہی برتتا ہے اللہ
اللّٰہُ عَنْہُ وَاللّٰہُ غَنِیٌّ	اس سے بے پروا ہو جاتا ہے۔ اللہ بے پروا
حَمِیْدٌ۔ مَا اَعْلَمُ مِنْ عَمَلٍ	اور سب تعریفوں کا مالک ہے۔(دیکھو)
یُقَرِّبُکُمْ اِلَی اللّٰہِ اِلَّا وَقَدْ اَمَرْتُکُمْ	(دیکھو) میں نے اپنے خیال میں جو کام تمکو خدا
بِہٖ وَلَا عَمَلٍ یُقَرِّبُکُمْ اِلَی النَّارِ	سے مقرب بنائے۔ اور جو کام تم کو آگ کیطرف
اِلَّا وَقَدْ نَہَیْتُکُمْ عَنْہُ	لے جائے سب کھولکر بتا دیئے ہیں۔
وَاِنَّہٗ قَدْ نَفَثَ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ فِیْ	مجھکو خدا کی طرف سے خبر دی گئی ہے۔ کہ کوئی
رُوْعِیْ اَنَّہٗ لَنْ تَمُوْتَ نَفْسٌ حَتّٰی	شخص جب تک اس کا رزق پورا نہ ہو۔ وہ
تَسْتَوْفِیْ رِزْقَہَا لَا یَنْقُصُ مِنْہُ وَ	نہیں مرتا۔ اور وہ رزق کم نہیں ہوتا۔ اگرچہ
اِنْ اَبْطَاَ عَنْہَا فَاتَّقُوا اللّٰہَ رَبَّکُمْ وَ	وہ یعنی رزق اس تک پہنچنے میں دیر ہی کیوں
اَجْمِلُوْا فِیْ طَلَبِ الرِّزْقِ وَلَا یَحْمِلَنَّکُمْ	نہ کرے۔ پس خدا سے ڈر جاؤ۔ اور حلال کی
اِسْتِبْطَاؤُہٗ عَلٰی اَنْ تَطْلُبُوْہُ	کمائی کماؤ۔اس کی کمی تم کو اسیات پر مجبور

Marfat.com

بِمَعْصِيَةِ رَبِّكُمْ ، فَإِنَّهُ لَا	نہ کرے۔ کہ خدا کی نافرمانی سے اس کو حاصل کرو
يُقْدِرُ عَلَى مَا عِنْدَهُ إِلَّا بِطَاعَتِهِ	کوئی آدمی خدا کا فضل بجز اس کی اطاعت کے
قَدْ بَيَّنَ لَكُمُ الْحَلَالُ وَالْحَرَامُ	حاصل نہیں کر سکتا۔ تمہارے لئے حلال و
غَيْرَ أَنَّ بَيْنَهُمَا شُبَهًا مِنَ	حرام ظاہر ہو چکا ہے۔ ہاں کچھ مشتبہ چیزیں
مِنَ الْأَمْرِ ، لَمْ يَعْلَمْهَا كَثِيرًا	ہیں۔ ان کو اکثر لوگ نہیں جانتے۔ ہاں جسکو
مِنَ النَّاسِ إِلَّا مَنْ عُصِمَ فَمَنْ	اللہ بچائے۔ پس جو شخص ان مشتبہات سے
تَرَكَهَا حَفِظَ عِرْضَهُ وَدِينَهُ	بچ جائے۔ تو اُسنے اپنا دین وایمان بچالیا۔
وَمَنْ وَقَعَ فِيهَا كَانَ كَالرَّاعِي	اور جو شخص اس میں مبتلا ہو گیا۔ وہ اس امر
إِلَى جَنْبِ الْحِمَى أَوْشَكَ أَنْ	کی طرح ہے۔ جو کہ آتش سوزان کے کنارہ پر
يَقَعَ فِيهِ ، وَلَيْسَ مَلِكٌ إِلَّا وَلَهُ	کھڑا۔ اور گرنے کے قریب ہے۔ ہر ایک حاکم
حِمًى أَلَا وَإِنَّ حِمَى اللهِ	کو کسی نہ کسی بات سے ننگ وعار ہوتی ہو
مَحَارِمُهُ ۔ وَالْمُؤْمِنُ مِنَ	اور خدا کو محرمات سے سخت عار ہے یعنی
الْمُؤْمِنِينَ كَالرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ	وہ اپنے بندوں سے محرمات کا ارتکاب باعث
إِذَا اشْتَكَى تَدَاعَى عَلَيْهِ سَائِرُ	ننگ وعار قرار دیتا ہے۔ ایک مومن دوسرے
جَسَدِهِ ۔ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ	مومن کے لئے بمنزلہ سر کے جسم کے ہے جب

سر کو تکلیف ہو تو سارے بدن کو تکلیف پہنچتی ہے۔ اسیطرح ہر ایک مومن دوسرے مومن کی تکلیف سے متاثر ہوتا ہے۔ تمہارے پر سلامتی ہو۔

معرکہ احد سے جب حضور واپس ہوئے۔ کچھ تو جنگ کے زخمی اور دوسرے صحابہ جو ہمرکاب تھے۔ اور کچھ مستورات جو مدینہ سے بغرض تفحص حالات آگے سے آئی ہوئی تھیں۔ آپ کے گرد جمع تھے۔ کہ آپ حرہ میں پہنچے۔ تب آپ نے

Marfat.com

لوگوں کو دو صفوں میں کھڑا کیا اور مستورات کو سب کے پیچھے اور آپنے مندرجہ ذیل الفاظ میں ایک دُعا پڑھی جو ایک خطبہ ہی سمجھنا چاہیئے۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَللّٰهُمَّ لَا	اے اللہ تیری ہی تعریف ہے۔ اے اللہ جس کو
قَابِضَ لِمَا بَسَطْتَ + وَلَا مَانِعَ	تو تنگی دے اس کو کوئی کشادگی نہیں دیسکتا
لِمَا اَعْطَيْتَ + وَلَا مُعْطِيَ لِمَا	اور جس کو تو دے۔ اسکو کوئی روک نہیں سکتا
مَنَعْتَ + وَلَا هَادِيَ لِمَنْ	اور جسکو تو روکے اسکو کوئی دے نہیں سکتا جسکو
اَضْلَلْتَ + وَلَا مُضِلَّ لِمَنْ هَدَيْتَ	تو گمراہ کرے اسکو کوئی ہدایت نہیں دیسکتا۔
وَلَا مُقَرِّبَ لِمَنْ بَاعَدْتَ + وَلَا	جسکو تو ہدایت کرے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا۔
مُبَاعِدَ لِمَنْ قَرَّبْتَ +	جسکو تو اپنے سے دور کرے اسکو کوئی قریب
اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُكَ مِنْ بَرَكَاتِكَ	نہیں کرسکتا۔ اور جسکو تو قریب کرے۔ اسکو
وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ وَعَافِيَتِكَ +	کوئی دُور نہیں کرسکتا۔ اے اللہ میں تیری
اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُكَ النَّعِيْمَ	برکتیں اور رحمتیں اور افضال اور تندرستی
الْمُقِيْمَ + الَّذِيْ لَا يَحُوْلُ وَ	کا تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ میں
لَا يَزُوْلُ + اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُكَ	تیری وہ نعمتیں تجھ سے چاہتا ہوں جو دائمی
الْاَمْنَ يَوْمَ الْخَوْفِ + وَالْغِنَا	ہوں۔ اور جنکو زوال نہ ہو۔ خدا وندا میں خوف
يَوْمَ الْفَاقَةِ عَائِذًا بِكَ اَللّٰهُمَّ	کے دن تجھ سے امن کا اور فاقہ کے دن غنا
مِنْ شَرِّ مَا اَعْطَيْتَ + وَمِنْ	کا خواستگار ہوں۔ اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں ان
شَرِّ مَا مَنَعْتَ + اَللّٰهُمَّ	چیزوں کے شر سے جو تو نے دی ہیں۔ اور ان چیزوں کے شر سے جو
تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ + اَللّٰهُمَّ	روکی ہیں۔ اے اللہ ہمکو مسلمان ہونے کی حالت
حَبِّبْ اِلَيْنَا الْاِيْمَانَ +	میں فوت کر اور اے اللہ ایمان کی محبت ہمارے دلوں میں

Marfat.com

وَزَیَّنَہٗ فِیْ قُلُوْبِنَا وَ کَرِّہْ	اور اس کو ہمارے دلوں میں محبوب بنا۔ اور
اِلَیْنَا الْکُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَ	کفر اور فسق وعصیاں سے نفرت عطا کر۔
الْعِصْیَانَ - وَاجْعَلْنَا مِنَ	اور ہم کو ہدایت یافتہ ٹھہرا۔
الرَّاشِدِیْنَ - اَللّٰھُمَّ عَذِّبْ	اے اللہ اہل کتاب کفار کو جنہوں نے
کَفَرَۃَ اَھْلِ الْکِتَابِ الَّذِیْنَ	تیرے رسولوں کی تکذیب کی اور تیرے راستہ
یُکَذِّبُوْنَ رُسُلَکَ وَیَصُدُّوْنَ عَنْ	سے لوگوں کو روکا۔ ان پر عذاب کر۔ اور
رُسُلَکَ - اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْ عَلَیْھِمْ	آسمانی رجز اور عذاب ان پر نازل فرما۔
رِجْزًا وَعَذَابًا اِلٰہَ الْحَقِّ - اٰمِیْن	اے اللہ تو میری دعا قبول کر۔

ساتویں سال ہجری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عقد نکاح ام حبیبہ بنت ابوسفیان کے ساتھ ہوا۔ جبکہ وہ پناہ گزینوں کے ہمراہ حبشہ میں مقیم تھیں جس کی تفصیل اس طرح ہے۔ کہ ام حبیبہ عبداللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں۔ جب مسلمانوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تو عبداللہ بن جحش بھی بسبب مسلم ہونے کے مع بال بچہ ان کے ساتھ چلا گیا۔ مگر وہ وہاں پہنچکر مرتد ہوکر وہاں ہی مر گیا۔ مگر ام حبیبہ اپنے اسلام پر ثابت قدم رہیں۔

جب حضور علیہ السلام کو عبداللہ بن جحش کے مرنے کی خبر پہنچی۔ تو آپ نے عمرو بن امیہ کو روانہ کیا اور نجاشی شاہ حبشہ کہلا بھیجا۔ کہ اگر ام حبیبہ پسند کرے تو اس کے ساتھ میرا نکاح کر دو۔ چنانچہ جب یہ قاصد پہنچا۔ تو نجاشی نے ام حبیبہ کو اس مژدہ کی اطلاع دی۔ اور کہا کہ تم کسی کو اس کام کے لئے اپنا وکیل پیش کرو۔ چنانچہ ام حبیبہ نے خالد بن سعید بن عاص کو اپنا وکیل تجویز کیا۔ اور نجاشی نے اس کا خطبہ پڑھا۔

Marfat.com

چودھواں خطبہ

الحمد لله الملك القدوس — خدا کی سب تعریف ہے۔ جو مالک قدوس
السلام المؤمن المهيمن العزيز — سلام۔ امن دینے والا۔ حاکم۔ غالب۔ جابر
الجبار۔ اشهد ان لا اله الا الله و — ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ اللہ کے بغیر
ان محمدا عبده و رسوله۔ — کوئی معبود نہیں۔ اور محمدؐ اس کا بندہ اور
و انه الذی بشر به عیسی ابن — رسول ہے جس کی عیسےٰ بن مریم نے بشارت
مریم فان رسول الله کتب الی — دی تھی۔ اس کے بعد رسول اللہ نے مجھے
ان ازوجه ام حبیبة بنت ابو — لکھا ہے۔ کہ میں آپ کا نکاح ام حبیبہ بنت
سفیان فاجبت الی ما دعی — ابوسفیان سے کروں۔ پس میں نے اسبات
الیه رسول الله و اصدقتها — کو قبول کیا جس کا آپ نے مجھے فرمان دیا۔ اور
اربعمائة دینار۔ — چارسو اشرفی اس کا مہر میں نے تجویز کیا

چنانچہ اسیوقت چارسو دینار مجلس میں لاکرام حبیبہ کے حوالے کیے گئے۔ اور خالد بن ولید نے اس طرح خطبہ پڑھا۔

پندرھواں خطبہ

الحمد لله احمده و استعینه — میں اللہ کی تعریف و توصیف کرتا اور اسی سے
و اشهد ان لا اله الا الله و — مدد اور معافی چاہتا ہوں۔ میں شہادت دیتا
ان محمدا عبده و رسوله — کہ اس کے بدوں کوئی معبود نہیں اور محمد صلع
ارسله بالهدی و دین — اس کا بندہ اور رسول ہے۔ جسکو ہدایت
الحق لیظهره علی الدین — اور دین حق دیکر بھیجا ہے تاکہ وہ دوسری باطل
ولو کره المشرکون ط — ادیان پر اس کو غالب کرے۔ اگرچہ مشرک

Marfat.com

اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ اَجَبْتُ اِلٰی مَا دُعِیَ اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَزَوَّجْتُہٗ اُمَّ حَبِیْبَۃَ بِنْتَ اَبِیْ سُفْیَانَ فَبَارَکَ اللّٰہُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ

اس کو ناپسند ہی کریں۔ میں نے اس بات کو کہ آپ نکاح ام حبیبہ سے کریں قبول کیا ہے۔ اور ام حبیبہ بنت ابوسفیان سے اس کا نکاح کر دیا ہے۔ خدا رسول اللہ کو اسمیں برکت دے۔

یہ ام حبیبہ عبداللہ بن جحش کی بیوی تھیں جیساکہ لکھا گیا ہے۔ عبداللہ بن جحش سے ایک لڑکی ان کے بطن سے پیدا ہوئی۔ جس کا نام حبیبہ رکھا گیا۔ اور اسی رعایت سے آپ ام حبیبہ کی کنیت سے مشہور ہوئیں۔ اس سے اگلے سال یعنی سنہ ۸ ہجری میں غزوہ موتہ کی مہم آپ کو پیش آئی۔ جس کی تفصیل یہ ہے۔ کہ آپ نے حارث بن عمیر ازدی کو حاکم بصرے کے نام ایک تبلیغی خط دیکر روانہ کیا۔ (بصرے ایک قصبہ مضافات شام سے تھا) چنانچہ جب حارث موتہ میں پہنچا۔ تو وہاں ان کو شرجیل بن عمرو غسانی جو کہ قیصر کا ایک اہلکار تھا۔ ملا۔ اس نے حارث سے پوچھا کہ تم کہاں جاتے ہو۔ انہوں نے کہا۔ کہ شام کو۔ شرجیل نے کہاکہ غالباً تم محمد امین کے رسول ہو انہوں نے اثبات میں جواب دیا اور بدبخت شرجیل طیش میں آگیا۔ کہ اس بیگناہ قاصد کے سر اڑانے کا حکم دیا۔ چنانچہ فوراً تعمیل ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جب اس واقعہ کی دربار نبوۃ میں اطلاع پہنچی تو حضور علیہ السلام نہایت آشفتہ خاطر ہوئے اور آپ نے حکم دیا۔ کہ اسلامی لشکر بمقام جرف جمع ہو۔ (جرف ایک گاؤں تھا۔ جو مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلہ شام کی سمت واقعہ تھا) چنانچہ فوراً تعمیل ہوئی اور سب لوگ جمع ہو گئے۔ آپ نے لشکر کا جائزہ لیا تو تین ہزار آدمی تھے۔ نماز ظہر ادا کی گئی۔ اور آپ نے بقول بعض جعفر بن ابی طالب کو سفید جھنڈا عطا کر کے انہیں کو امیر لشکر تجویز کیا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ زید بن حارث کو امارت دی۔ بہرحال آپ نے

Marfat.com

آپ نے فرمایا کہ اگر بالفرض جعفر کو کوئی حادثہ پیش آئے تو زید بن حارثہ امارت کا کام کرینگے اور اگر ان پر بھی کوئی واقعہ وقوع پذیر ہو تو عبداللہ بن رواحہ علمبردار ہو۔ اگر وہ بھی مارا جائے تو مسلمان کسیکو اپنا امیر اور علمبردار تجویز کرلیں اور لشکر کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ دَفَعَ اللّٰہُ وَرَدَّکُمْ صَالِحِیْنَ غَانِمِیْنَ۔ اور آپ ثنیۃ الوداع تک لشکر کے ہمراہ مشایعۃً تشریف لے گئے۔ اور وہاں پہنچکر اُن کو مندرجہ ذیل خطبہ دیکر الوداع کہا۔

سولہواں خطبہ

اُغْزُوْا بِسْمِ اللّٰہِ فَقَاتِلُوْا عَدُوَّ	خدا کا نام لیکر لڑائی شروع کرو۔ اللہ کے اور اپنے
اللّٰہِ وَعَدُوَّکُمْ بِالشَّامِ وَسَتَجِدُوْنَ	دشمنوں سے خوب مقابلہ کرو۔ لیکن تم کو وہاں
فِیْہَا رِجَالًا فِی الصَّوَامِعِ	کچھ آدمی ایسے بھی ملینگے۔ جو گرجوں میں لوگوں
مُعْتَزِلِیْنَ النَّاسَ فَلَا تَتَعَرَّضُوْا	سے علیحدہ ہوں گے تم اُن سے تعرض نہ کرنا
لَہُمْ وَسَتَجِدُوْنَ اٰخَرِیْنَ	اور کچھ ایسے لوگ ملینگے۔ جن کی کھوپریوں میں
لِلشَّیْطٰنِ فِیْ رُءُوْسِہِمْ مَفَاحِصُ	شیطانی گھونسلے ہیں ان کا تلواروں سے
فَاقْلَعُوْہَا بِالسُّیُوْفِ لَا تَقْتُلُنَّ	خوب قلع قمع کرنا۔ عورت شیرخوار بچہ پیر
امْرَاَۃً وَّلَا صَغِیْرًا ضَرَعًا وَّ	فرتوت ان کو ہرگز قتل نہیں کرنا۔ کھجور کے
لَا کَبِیْرًا فَانِیًا وَّلَا تَقْطَعَنَّ نَخْلًا وَّ	درخت اور دوسرے عام درخت کسیکو
لَا شَجَرًا وَّلَا تَہْدِمَنَّ بِنَاءً [1]	نہیں کاٹنا۔ کوئی مکان منہدم نہیں کرنا

[1] یورپ کے جھوٹے مہذب خیال کریں۔ کہ ان کی تہذیب نے پچھلے عالمگیر جنگ میں کیا نمونہ تہذیب کا پیش کیا ہے۔ بتلائیں۔ تہذیب وہ ہے جو محمد رسول اللہ اپنے جانباز سپاہیوں کو بتلا رہے ہیں۔ یا جو تم نے کیا اور اب یونان نا ہنجار سمرنا میں اپنی تہذیب کا نمونہ پیش کر رہا ہے شرم شرم ۱۲ [illegible]

اگرچہ ہمارا موضوع کتاب تو خطبہ ہی تھا۔ جو اوپر لکھا گیا ہے۔ مگر تازگی ایمان مومنین کے لئے اپنے موضوع سے تجاوز کر کے ایک دلچسپ واقعہ بیان کیا جاتا ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے۔ کہ جب حضور لشکر سے وداع ہونے لگے۔ تو عبداللہ بن رواحہ نے آگے ہو کر حضور سے بادب التماس کی کہ مجھے کوئی عمل ارشاد ہو کہ جس سے میں نجات حاصل کر سکوں۔ حضور نے فرمایا۔ کہ جہاں تم جاتے ہو۔ وہاں خدا جل وعلا کو کوئی سجدہ نہیں کرتا۔ تم کثرت سے سجدات بجالانا۔ پھر انہوں نے کہا کہ حضور اس کے علاوہ کچھ اور بھی فرمائیں۔ آپ نے فرمایا۔ خدا کی یاد کثرت سے کرنا وہ تمہارا مدد و معاون ہوگا۔ سبحان اللہ یہ تھے سچے مسلمان۔ جو باوجود اس بات کے کہ وہ اپنی جان خدا کے راستہ میں لگا چکا ہے مگر بھی کسی مزید حسن عمل کی خواہش باقی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نسبت ایک قسم کی موت کی پیشگوئی کر چکے ہیں۔ مگر یہ ایسار استباز مومن ہے۔ کہ اپنی جان کی پرواہ تک نہیں۔ مگر نیک اعمال کی کس قدر حرص ہے۔ یہ ہیں فیض اس قدسی صفات خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے جس کی شان ﴿وَيُزَكِّيهِم﴾ ہے۔ کیا تزکیہ اور کیا تعلیم ہے۔ کہ جس کے اثر کی کوئی انتہا نہیں۔ اللھم صل علی محمد و آل محمد رخصت ہونے کے بعد عبداللہ بن رواحہ شوق شہادت میں مضطرب ہو کر مندرجہ ذیل اشعار کا ترنم کر رہا ہے۔

لٰكِنَّنِي أَسْأَلُ الرَّحْمٰنَ مَغْفِرَةً	میں خدا سے مغفرت کی درخواست کرتا ہوں۔
وَضَرْبَةً ذَاتَ فَرْغٍ تَقْذِفُ الزَّبَدَا	اور ایسی سخت تلوار کی ضرب جو خون کو چلا دے
أَوْ طَعْنَةً بِيَدَيْ حَرَّانَ مُجْهِزَةً	یا کسی سرکش تشنہ خون کے دونوں ہاتھوں سے
بِحَرْبَةٍ تُنْفِذُ الْأَحْشَاءَ وَالْكَبِدَا	نیزہ کی چوک (چاہتا ہوں) جو جگر اور انتڑیوں

Marfat.com

حَتّٰی یَقُوْلُوْا اِذَا مَرُّوْا عَلٰی جَدَثِیْ سے پار نکل جانیوالی ہو۔ تاکہ جب لوگ میری
اَرْشَدَہُ اللّٰہُ مِنْ غَازٍ فَقَدْ رَشَدَا قبر پر جائیں تو وہ (میری قبر کو دیکھکر کہیں
کہ او غازی تیرے پر آفرین ہو کہ تجھے خدا نے رہنمائی کی اور کامیاب ہوا۔

ستر ھواں خطبہ

اسی موتہ کی مہم کی نسبت یہ دوسرا خطبہ آپ نے صحابہ کو جمع کر کے پڑھا۔ اور ان کی امداد کو لشکر بھیجا۔ وہاں کا تمام واقعہ حضور کو بذریعہ جبریل یا بذریعہ کشف صاف معلوم ہوگیا۔ اور آپ نے مندرجہ ذیل خطبہ پڑھا۔

قَالَ خَالِدُ ابْنُ سُمَیْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ
صَعِدَ الْمِنْبَرَ وَاَمَرَ فَنُوْدِیَ الصَّلٰوۃَ
جَامِعَۃً فَاجْتَمَعَ النَّاسُ اِلٰی رَسُوْلِ
اللّٰہِ صلعم فقم بَابَ خَیْرٍ بَابَ خَیْرٍ
بَابَ خَیْرٍ اُخْبِرُکُمْ عَنْ جَیْشِکُمْ ھٰذَا
الْغَازِیْ اِنَّھُمْ انْطَلَقُوْا فَلَقُوْا
الْعَدُوَّ فَقُتِلَ زَیْدٌ شَہِیْدًا ۔
(وَاسْتَغْفَرَ لَہٗ) ثُمَّ اَخَذَ
اللِّوَاءَ جَعْفَرٌ فَشَدَّ عَلَی
الْقَوْمِ حَتّٰی قُتِلَ شَہِیْدًا ۔
(فَشَہِدَ لَہٗ بِالشَّہَادَۃِ۔
وَاسْتَغْفَرَ لَہٗ) ثُمَّ اَخَذَ اللِّوَاءَ
عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ رَوَاحَۃَ فَاَثْبَتَ

خالد بن سمیر کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلعم منبر پر چڑھے اور حکم دیا۔ کہ لوگوں کو نماز کے لئے بلاؤ۔ چنانچہ سب لوگ اکٹھے ہوگئے۔ تو آپ نے فرمایا۔ نیکی کا دروازہ۔ نیکی کا دروازہ نیکی کا دروازہ (یعنی اس کے اندر داخل ہوجاؤ) پھر فرمایا۔ کہ میں تمہارے غازی لشکر کی نسبت خبر دیتا ہوں۔ کہ وہ یہاں سے چلے۔ اور دشمنوں کو جالیا۔ پس سب سے پہلے زید شہید ہوا۔ آپ نے اس کے لئے دعائے مغفرت کی۔ پھر جعفر نے جھنڈا اسلامی سنبھالا اور دشمن پر خوب زور دکھایا۔ حتے کہ وہ بھی شہید ہوگیا۔ اُس کی شہادت کی آپ نے شہادت دی اور طلب مغفرت

Marfat.com

قُدُمًا حَتّٰى قُتِلَ شَهِيْدًا وَاسْتَغْفَرَ لَهٗ ثُمَّ اَخَذَ اللِّوَاءَ خَالِدُ بْنُ وَلِيْدٍ وَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْاُمَرَاءِ مِثْلُهٗ هُوَ اَقَرَّ نَفْسَهٗ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ سَيْفٌ مِنْ سُيُوْفِكَ فَاَنْتَ تَنْصُرُهٗ فَمِنْ يَوْمَئِذٍ سُمِّيَ خَالِدٌ سَيْفَ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَكِّرُوْا فَامِدُّوْا اِخْوَانَكُمْ وَلَا يَتَخَلَّفَنَّ مِنْكُمْ اَحَدٌ فَنَفَرُوْا مُشَاةً وَّرُكْبَانًا وَذٰلِكَ فِيْ حَرٍّ شَدِيْدٍ

کی۔ پھر عبد اللہ بن رواحہ نے جھنڈا لیا۔ اور خوب ثابت قدمی دکھائی۔ حتیٰ کہ وہ بھی شہید ہوا۔ اس کے لئے بھی آپ نے دعائے مغفرت کی پھر خالد بن ولید نے جھنڈا اُٹھایا۔ اور اس جیسا کسی امیر نے کام نہ کیا۔ اور اُس نے خوب اپنے آپکو ثابت قدم رکھا۔ پھر آپ نے فرمایا۔ اے اللہ وہ (خالد بن ولید) تیری تلواروں سے ایک تلوار ہے اس کی مدد فرما۔ اُسی دن سے خالد بن ولید سیف اللہ کے لقب سے ملقب ہوئے پھر آپ نے فرمایا۔ کہ سویرے اٹھو اور اپنے بھائیوں کی مدد کرو۔ کوئی تم میں سے پیچھے نہ رہے۔ پھر لوگ پیادہ اور سوار ہو کر سدھار گئے۔ اور یہ دن سخت گرمی کے تھے۔

اب آٹھواں سال ہجری شروع ہوتا ہے۔ اور خدا کا وعدہ کہ اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ پورا ہوتا ہے۔ قریش کی روز کی عہد شکنی اور غداری کے سبب دس ہزار قدسیوں کے ساتھ اس فخر الاولین والآخرین کا داخلہ اس سرزمین میں ہوتا ہے جہاں سے وہ بیکسی اور بے بسی کے عالم میں بھاگ نکلا تھا۔

وہ خدا کا مخلص بندہ مکہ کے مفتوح ہونے پر اپنے لاؤ لشکر پر نظر ڈالتا ہے اور اس بیکسی[1] و بے بسی کے دنوں کو یاد کر کے اپنے خدائے واحد کی شکر گذاری میں ایسا

[1] جیسا کہ پیچھے کہا جا چکا ہے کہ حضور نے جاتے ہوئے کعبہ کی طرف منہ پھیر کر فرمایا تھا۔ کہ اے مکہ مجھے تیری جدائی شاق ہے۔ ...

شرابور ہوتا ہے کہ اپنی اونٹنی کے پالان پر سجدہ میں گر پڑتا ہے۔ اور اس کی تسبیح و تحمید کو بار بار زبان سے دھراتا اور شکرگذاری کے گیت گاتا ہے۔ اور پھر اس پاک گھر کو بتوں کی آلایش سے پاک کرکے کعبہ کے دونوں بازو پکڑے ہوئے فرماتا ہے
لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ صدق اللّٰہ وحدہ ونصر عبدہ وھزم الاحزاب وحدہٗ۔ اور وہ تمام دشمنانِ نبوۃ سامنے لائے جاتے ہیں۔ اور آپ انکو مخاطب کرکے فرماتے ہیں۔ ماذا تقولون وما تظنون
یعنی اب بتلاؤ تم اپنی نسبت کیا کہتے اور کیا خیال کرتے ہو۔ یعنی تم سے بدلہ لوں یا کیا کروں سہیل بن عمرو بولا۔ نقول خیراً ونظن خیراً اخ کریم وابن اخ کریم وقد قدرت۔ یعنی ہم نیکی کی بات کہتے اور نیکی کا ہی گمان کرتے ہیں (تو ہمارا کریم بھائی کا بیٹا اب تو ہمارے پر غالب ہے۔ یعنی جو چاہے کر سکتا ہے)
سہیل کے اس قول سے اُس ابر رحمت کو جوش آگیا۔ اور آنکھوں میں پانی بھر آیا اور ماجرا قصہ یوسف علیہ السلام آنکھوں کے سامنے پھر گیا۔ اور فرمایا لا تثریب علیکم الیوم۔ یغفر اللّٰہ لکم وھو ارحم الراحمین۔ یعنی میں وہی کہتا ہوں جو میرے بھائی یوسف علیہ السلام نے کہا کہ اب تم کو میری طرف سے کوئی ملامت نہیں (یعنے میں نے معاف کیا) اللہ تم کو معاف کرے۔ وہ ارحم الراحمین ہے۔

اٹھارھواں خطبہ

پھر ایک خوشی کے لہجہ میں آپ نے فرمایا۔

الا ان مکۃ محرمۃ بتحریم اللّٰہ لم تحل لاحد کان قبلی
دیکھو کہ مکہ معظمہ آج سے ایک خاص عزت سے معزز کیا جاتا ہے۔ اور وہ عزت اس

Marfat.com

ولم تحل لی الا ساعة من	خدا نے دی ہوئی ہے۔ وہ یہ کہ اسمیں کوئی خونریزی
نهار وهی محرمة الی ان	خدا نے جائز نہیں کی نہ میرے سے پہلے اور نہ میرے وقت
تقوم الساعة لا یختلی	میں ہاں مجھے ایک گھنٹہ کی اجازت ملی ہے۔ اب
خلاها ولا یقطع شجرها	قیامت تک اس کی یہ عزت باقی ہے۔ اسکا گھاس
ولا ینفر صیدها	اسکے درخت نہ کاٹے جائیں اور شکار نہ کیا جائے۔ اس کی
ولا تحل لقطتها	گری پڑی چیز کسیکو اٹھانے کی اجازت نہیں ہاں جسکا
الا لمنشد۔	کوئی مالک نہ ملے۔ یا کہ خود مالک ہے اٹھائے۔
الا لبئس جیران النبی کنتم	(دیکھو) تم کسی بُری قوم نبی کے گرد جمع
لقد کذبتم وطردتم و	ہوئی اس کو اپنی برادری سے خارج کیا۔ پھر وطن
اخرجتم واذیتم ثم ما رضیتم	سے نکالا۔ دکھ پہونچا دیے۔ پھر اسپر راضی نہ ہوئے
حتی جئتمونی فی بلادی	بلکہ اس کے نکالنے کے بعد اس کے قتل کے
تقاتلونی اذهبوا	لئے اس کے شہروں میں تعاقب کیا۔ جاؤ اب
فانتم الطلقاء	تم آزاد ہو۔

ان فقرات کے بعد جو مستدار کے طور پر واقعہ ہوئے ہیں عقل سب جانتی تو یہ چاہتی ہے۔ کہ اس کی خبر یہ نکلے۔ کہ اب تم میرے قابو میں ہو۔ تم سے اب میں انصافاً اشیا کا حق رکھتا ہوں کہ جو سلوک تم نے میرے سے کیا ہے وہی تم سے برتا جائے۔ شہر سے نکالا جائے۔ سزا پر سزا دی جائے اور تمہارے قتل کے لئے پھانسی نصب ہو۔ اور یکے بعد دیگرے اسپر لٹکائے جائیں" مگر نہیں وہ رحمۃ العالمین شفیع المذنبین اس مستدار کی یہ خبر نکالتا ہے۔ اذهبوا فانتم الطلقاء) یعنی جاؤ تم آزاد ہو۔ نہ میں تمہارا مزاحم نہ میرا لاؤ لشکر۔

کہاں ہے وہ دجالی گروہ یورپ کے مؤرخوں کا جو اسلام کو بزورِ شمشیر پھیلانیکا الزام لگاتے اور اپنی آہنیں قلموں سے اسلام کے جگر گوشوں کے سینے چھلنی کرنے کے عادی ہیں۔ وہ سمندر میں ڈوب مریں۔ اگر وہ نہیں تو چلو بھر پانی میں۔ شرم شرم شرم۔

آزادی کا حکم کیا تھا گویا یوم النشور تھا۔ کہ لوگ قبروں سے نکلے ہوئے خوشی خوشی گھروں کو جا رہے ہیں۔ حدیث میں یہ خطبہ اس طرح بیان ہوا ہے جو تغیر الفاظ کے سبب انیسواں خطبہ کہنا چاہیئے۔

انیسواں خطبہ

عن قتادة السدوسی	قتادہ سدوسی روایت کرتے ہیں۔ کہ جب
ان رسول اللہ صلعم قام	رسول اللہ صلعم کعبہ کے دروازہ پر آئے اور کھڑے
قائماً حین وقف علی باب	ہوگئے۔ اور فرمایا کوئی معبود نہیں بجز اللہ کے
الکعبة ثم قال لا الٰه الا اللہ	وہ اکیلا لاشریک ہے۔ اسنے اپنا وعدہ سچا
وحدہ لا شریک له صدق	کیا۔ اور اپنے بندہ کی مدد کی اور دشمنوں کو
وعدہ ونصر عبدہ و	ایک ایک کرکے شکست دی۔ ہر ایک بدزہر
ھزم الاحزاب وحدہ	ایک خون ہر ایک مال (ایام جاہلیت کا) وہ
الا کل ماثرة ودم	آج میرے ان قدموں کے نیچے ہے۔ یعنی
او مال یدعی فھو تحت	ایام جاہلیت کے تمام اس قسم کے مقدمے
قدمی ھاتین	اور جھگڑے سب کالعدم اور قابل اخراج
الا سدانة البیت و	ہیں ہاں خدمت بیت اللہ اور حاجیوں کو

Marfat.com

سقایة الحاج الا وقتیل الخطا مثل العمد بالسوط والعصا فیهما الدیة المغلظة منها اربعون فی بطونها اولادها یا معشر قریش ان الله قد اذهب عنکم نخوة الجاهلیة وتعظمها بالآباء الناس من آدم وآدم خلق من تراب ثم تلا رسول الله صلی الله علیه وسلم یا ایها الناس انا خلقناکم من ذکر و انثی وجعلناکم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند الله اتقیکم الآیة یا معشر قریش و یا اهل مکة ما ترون انی فاعل بکم قالوا خیرا اخ کریم وابن اخ کریم ثم قال اذهبوا فانتم الطلقاء۔ فاعتقهم رسول الله صلعم

کو پانی پلانا بدستور قائم رہیگا (دیکھو) خطا سے مقتول بھی قتل عمد کی طرح سمجھا جائیگا جیسے کہ چابک یا لکڑی سے کسیکو مارا جائے اور اس میں سخت دیت ہے یعنی چالیس اونٹ اگر اونٹنیاں ہوں تو ان کے بچے پیٹ کے بھی ساتھ ہی سمجھے جائیں گے اے قریش کے لوگو تمہاری نخوت اور غرور جاہلیت اور آبائی فخر آج سے سب خاک میں مل گئے۔ اور ان کی کوئی وقعت نہیں۔ پھر آپ نے قرآن کی آیت یا ایھا الناس الخ پڑھی اے قریش اے مکہ والو۔ اب بتاؤ کہ تم سے میں کیا کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا۔ نیکی کی توقع ہے۔ تو خود بہتر بھائی اور کریم کا بیٹا ہے۔ تب آپ نے فرمایا۔ جاؤ تم سب آزاد ہو۔ اس حکم سے آپنے سب کو آزاد کر دیا۔

وہ وعدہ الٰہی پورا ہوا جس کی انتظار کی جاتی تھی۔ مگر اسیوقت دوسری خوشخبری اذا جاء نصر اللہ الخ کے لفظوں میں آتی ہے۔ اور لوگ جوق درجوق داخل اسلام ہونے کو آرہے ہیں۔ آج حضرت صدیق کا والد ابو قحافہ بھی اسلام لاتا ہے۔ وہ نابینا بزرگ بڑے شوق سے حضور علیہ السلام کے اس سوال کے جواب ہیں کہ

Marfat.com

یا ایہا فحافہ اسلم-اسلمت کہتا ہے۔ اور کلمہ شہادت سے اپنے دل وزبان کو منور کرتا ہے۔

اس کے بعد مستورات کی باری آتی ہے۔ بڑی بڑی مجرہ عورتیں اسلام پر بیعت کرتی ہیں حضور علیہ السلام ایک چدر کا گوشہ پکڑتی ہیں اور دوسرا عورتیں پکڑتی ہیں۔ اور اس طور پر عورتوں کی بیعت یاایہا النبی اذا جاءک المؤمنات یبایعنک علی ان لا یشرکن باللہ شیئا ولا یسرقن ولا یزنین ولا یقتلن اولادھن ولا یاتین ببھتان یفترینہ بین ایدیھن وارجلھن ولا یعصینک فی معروف فبایعھن واستغفر لھن اللہ ان اللہ غفور رحیم۔ آیت مندرجہ بالا کے ماتحت لیجاتی ہے۔ اور ایک ایک فقرہ کا ان سے جواب لیا جاتا ہے۔

اگرچہ مستورات کے اسلام لانیکا حال لکھنا ہمارے موضوع سے کسی قدر دور نکل جاتا ہے۔ مگر حضور علیہ السلام کے واقعات وحالات کچھ ایسے دلچسپ اور دلفریب ہیں کہ دل نہیں چاہتا کہ ان کو چھوڑ کر آگے نکل جائیں۔ ہر ایک جگہ ایسی دلکش ہے۔ کہ ؎ کرشمہ دامن دل مے کشد کہ جا اینجا است۔

عورتوں کے اسلام لانے کے واقعہ میں ہندہ کا اسلام لانا اور حضور علیہ السلام کا اس کو معافی دینا ایسا معاملہ ہے کہ دل چاہتا ہے۔ کہ اس رحمۃ العالمین پر تا زیست انسان اللھم صل علی محمد وال محمد کو ورد زبان رکھے

یہ ہندہ ابو سفیان کی بیوی وہ عورت ہے۔ کہ جس نے جنگ احد میں اپنی بھائی بھتیجے کے مارے جانے کا بزعم خود اس طرح بدلہ لیا تھا۔ کہ حضرت حمزہ کا کلیجہ نکالکر چبا لیا۔ اور اپنے منہ کو خون آلودہ کیا۔ جس کا حضور کو سخت

صدمہ پہنچا تھا۔ اللہ کی شان کہ آج وہ اسلام کے احکام پر سر جھکاتی ہے۔
الحاصل جب حضور نے آیت مندرجہ بالا عورتوں کے سامنے تلاوت فرمائی
تو ام حکیم بنت حارث بن عبد المطلب کھڑی ہوئی اور اُس نے کہا یا رسول اللہ
وہ کونسے امر معروف ہیں۔ کہ جس کا ہم کو حکم ہے۔ کہ اس کے مطابق عمل
کر کے آپ سے نافرمانی نہ کریں۔ تب آپ نے فرمایا۔

لَا تَخْمُشْنَ وَجْهًا	سوگواری کے وقت چہرہ مت نوچو
وَلَا تَلْطِمْنَ خَدًّا	منہ کو نہ پیٹو۔
وَلَا تَنْتِفْنَ شَعْرًا	بال نہ نوچو۔
وَلَا تَمْزِقْنَ جَيْبًا	کپڑے نہ پھاڑو
وَلَا تُسَوِّدْنَ ثَوْبًا	سیاہ کپڑے مت کرو
وَلَا تَدْعِيْنَ بِالْوَيْلِ	بَین مت کرو۔
وَلَا تُقِمْنَ عِنْدَ قَبْرٍ	قبر پر نہ جاؤ۔

عورتوں نے ان سب باتوں کا اقرار کیا۔ کہ ایسا ہی ہوگا۔ جب آپ نے فرمایا ہے
ہندہ بھی اس جماعت میں چہرہ پر نقاب ڈالے حاضر تھی۔ یہ چاہتی تھی کہ کلمہ
شہادت پڑھنے کے بعد اپنے آپ کو ظاہر کرے۔ کیونکہ اس کو خوف تھا۔ کہ
کہیں میں اپنی کرتوتوں کے سبب تہ تیغ نہ کی جاؤں۔ یہ تھی بڑی ہوشیار اور
چلبلی چنانچہ جب آپ نے فرمایا اُبَايِعُكُنَّ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا (خدا کے
ساتھ کسی کو شریک نہ کرو) تو کہنے لگی۔ کہ یا حضرت آپ مردوں سے اسلام
اور جہاد کی بیعت لیتے ہیں اور ہم سے اس کی۔ جس کا کوئی جواب آپ نے نہیں
دیا۔ پھر آپ نے لَا تَسْرِقْنَ فرمایا (چوری مت کرو) اسپر بولی کہ میرا میاں

Marfat.com

ابو سفیان سخت بخیل انسان ہے۔ میں اس کے مال میں سے چوری کرتی رہی ہوں۔ میں نہیں جانتی کہ وہ میرے پر حلال ہے یا حرام۔ ابو سفیان معاً بول اٹھا کہ جو کچھ تو نے اب تک لیا یا آیندہ لے گی وہ تیرے پر حلال ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا۔ اور معلوم کر گئے کہ یہ ہندہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تو ہندہ بنت عتبہ ہے۔ اس نے کہا کہ ہاں۔ اے نبی اللہ میری گذشتہ خطائیں معاف کرو۔ خدا آپ کو معاف کرے۔ پھر آپ نے فرمایا ولا تزنین (زنا مت کرو) تب ہندہ بولی کہ یا رسول اللہ کیا کوئی شریف عورت زنا بھی کرتی ہے؟ پھر آپ نے فرمایا۔ لَا تَقْتُلْنَ اَوْلَادَکُنَّ (اپنی اولاد کو قتل نہ کرو) ہندہ نے کہا۔ کہ ہم نے ان کو بچپن میں پالا پوسا اور جب جوان ہوئے تو آپ نے انہیں قتل کیا اس سے اُس کی مراد اس کے بیٹے حنظلہ کی تھی جو حضرت علی کے ہاتھ سے میدان بدر میں کام آیا۔ حضرت عمر اس کی اس بات سے بہت ہی ہنسے۔ اور حضور علیہ السلام نے بھی تبسم فرمایا۔ پھر آپ نے فرمایا وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُهْتَانٍ (کسی پر جھوٹ مت لگاؤ) تب ہندہ نے کہا کہ خدا کی قسم بہتان ایک حقیر اور ذلیل کام ہے۔ آپ نہایت بہترین اُمور کی ہمیں تلقین فرما رہے ہیں۔

اور ولا یعصینک فی معروف کے جواب میں اس نے کہا۔ کہ اب ہم اس مجلس میں اس واسطے حاضر نہیں ہوئیں۔ کہ آپ کے احکام کی خلاف ورزی کریں۔ غرضیکہ یہ پر لطف جلسہ ہنسی خوشی . . . . اختتام پذیر ہوا۔ اور اس کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پھوپی ام ہانی کے مکان پر تشریف لے گئے۔ جہاں آپ نے غسل کر کے نفل چاشت ادا کئے

Marfat.com

بعدازیں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو اسی جگہ جنگ حنین پیش آگئی جسکی تفصیل یہ ہے۔ کہ جب مکہ معظمہ حضور کے ہاتھ پر فتح ہوگیا۔ تو لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہونے لگے۔ گویا اسلام کے قبول کرنے کا ایک دروازہ کھل گیا۔ برخلاف قبیلہ ہوازن اور ثقیف کے وہ پہلے سے زیادہ اسلام کی دشمنی اور بیخکنی کے لیئے تیار ہو گئے۔ اور لشکر جمع کر کے مکہ معظمہ پر حملے کی تیاری کی۔ حضور کو جب اس کی خبر پہنچی تو آپ بھی تیار ہو گئے شوال ۸ھ کو یہ واقعہ ظہور پذیر ہوا۔ اور بارہ ہزار سپاہ کے ہمراہ حضور نے مقابلہ کیا۔

اس جنگ میں کچھ ناتجربہ کار نوجوان اور کچھ نومسلم لوگ شامل ہوئے۔ اور سب سے آگے وہ بڑھے جس سے دشمن کو ان کے بھگا دینے کا موقعہ مل گیا اور اسلامی لشکر کے پاؤں اکھڑ گئے محض ذات قدسی صفات رحمۃ للعالمین ہی اکیلے رہ گئے۔ اور فاطر سے اتر کر آپ زور سے فرماتے۔

انا النبی لا کذب — میں نبی ہوں اسمیں کچھ جھوٹ نہیں

انا ابن عبد المطلب — میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں

انصار اور مہاجر کو آپ نے للکارا۔ تو وہ لبیک لبیک کہتے ہوئے ایسے واپس آئے جیسے کبوتروں کے ٹکری ایک آواز سے آجاتی ہے۔ پھر جمکر مسلمان لڑے اور میدان لے لیا۔ بہت سے لوگ قید ہوئے اور بیحساب مال غنیمت ملا۔ دشمنوں میں سے کچھ لوگ بھاگ کر طائف میں پناہ گزیں ہوئے اسواسطے وہاں کا محاصرہ بھی چندروز تک کیا گیا

مگر قبیلہ ہوازن کے لوگوں نے آکر معافی مانگ لی۔ اور چھ ہزار قیدی آپنے رہا کر دیئے۔

Marfat.com

آپ جعرانہ میں واپس تشریف لائے۔ اور مال غنیمت کے تقسیم کا معاملہ پیش آیا۔ حضور نے بہت سا حصہ جدید الاسلام لوگوں کو بطور مؤلفۃ القلوب کے عطا کیا گویا مکہ والوں کو جنہیں قریش بھی تھے مالا مال کر دیا۔ اور بہت کم حصہ انصار کو ملا۔

انصار میں چہ میگوئیاں شروع ہو گئیں۔ اور حضور کو بھی اس سے اطلاع ملی۔ تو آپ نے انصار کو جمع کر کے مندرجہ ذیل خطبہ دیا

بیسواں خطبہ

فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ	خدا کی تعریف اور ثنا ایسی کی جو اس کی شان
ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ	کے شایاں ہے۔ پھر فرمایا کہ اے گروہ انصا
مَامَقَالَةٌ بَلَغَتْنِىْ عَنْكُمْ	وہ کیا بات ہے جو تمہاری نسبت مجھے پہنچی
وَجِدَةٌ وَجَدْتُمُوْهَا عَلَىَّ فِىْ	ہے۔ اور کچھ غصہ تمہارے دلوں میں میری
اَنْفُسِكُمْ۔ اَلَمْ اٰتِكُمْ ضُلَّالًا	نسبت ہے۔ کیا تم میرے پاس گمراہ نہیں
فَهَدَاكُمُ اللّٰهُ وَعَالَةً	آئے تھے۔ اور اللہ نے تم کو ہدایت کی۔
فَاَغْنَاكُمُ اللّٰهُ بِىْ	تم عیالدار تھے۔ اللہ نے تم کو میرے سبب
وَاَعْدَاءً فَاَلَّفَ بَيْنَ	سے غنی کر دیا۔ اور باہم دشمن تھے۔ خدا
قُلُوْبِكُمْ۔	نے تم کو باہم دوست بنا دیا۔

بعض روایات میں یوں بھی آیا ہے۔

يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَمْ يَمُنَّ اللّٰهُ	اے گروہ انصار کے اللہ نے تیرا ایمان کا احسان
عَلَيْكُمْ بِالْاِيْمَانِ وَخَصَّكُمْ بِالْكَرَامَةِ	نہیں کیا۔ اللہ تم کو اس بزرگی سے خاص

Marfat.com

وَسَمَّاكُمْ بِأَحْسَنِ الْأَسْمَاءِ أَنْصَارُ اللّٰہِ وَأَنْصَارُ رَسُوْلِہٖ ط

کہ تمہارا نام بہترین نام قرار پایا یعنی اللہ اور اس کے رسول کے مدد گار۔

قَالُوْا بَلَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَمَنُّ وَأَفْضَلُ ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُجِيْبُوْنِيْ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالُوْا بِمَاذَا نُجِيْبُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ الْمِنَّةُ وَالْفَضْلُ۔

انصار نے کہا کیوں نہیں اللہ اور اس کے رسول کا ہم احسان مانتے ہیں۔ پھر آنحضرت نے فرمایا۔ کہ اے انصار تم مجھے جواب کیوں نہیں دیتے۔ انہوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ہم کیا جواب دیں (ہم مانتے ہیں) کہ اللہ کا اور اس کے رسول کا ہم پر بہت احسان ہے۔

اور ایک روایت میں ہے۔ کہ انہوں نے یوں جواب دیا۔

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَجَدْتَنَا فِيْ ظُلْمَةٍ فَأَخْرَجَنَا اللّٰهُ بِكَ إِلَى النُّوْرِ وَوَجَدْتَنَا عَلٰى شَفَا جُرُفٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنْقَذَنَا اللّٰهُ بِكَ وَ وَجَدْتَنَا ضُلَّالًا فَهَدَانَا اللّٰهُ بِكَ فَرَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا

انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول آپ نے ہم کو تاریکی میں پایا۔ آپ کی بدولت خدا نے ہم کو نور کی طرف ہدایت کی ہم آگ کے گڑھے کے کنارہ پر تھے۔ آپ کی بدولت خدا نے ہمکو اس سے بچایا۔ ہم گمراہ تھے۔ آپ کی بدولت خدا نے ہم کو ہدایت کی۔ پس ہم اللہ کے رب اسلام کے دین اور محمد صلعم کے نبی ہونے پر دل سے راضی اور خوش ہیں۔

فَافْعَلْ مَا شِئْتَ فَأَنْتَ

آپ جو چاہیں کریں آپ کو کوئی

Marfat.com

يا رسول الله في حلٍّ
قال إذا والله لو شئتم
لقلتم فصدقتم
اتيتنا مكذبا
فصدقناك
ومخذولا فنصرناك
وطريدا
فآويناك
وعائلا فاغنيناك
وخائفا
فامنّاك.
فقال الانصار المنّ لله ولرسوله
والفضل علينا وعلى غيرنا۔
فقال ما الذي بلغني عنكم
قالوا هو الذي بلغك
لانهم لا يكذبون۔
فقال رسول الله صلعم انی اعطی
رجالا حديثو عهد بكفر۔
اتألفهم او جدتم يا معشر
الانصار في انفسكم لغاغة

روک نہیں۔
آپ نے فرمایا اگر تم چاہتے تو تم کہتے
تھے۔ اور اپنے کہنے میں تم سچے بنی ہو۔
(یعنی مجھے مخاطبہ کرتے ہوئے کہتے) کہ آپ
اسوقت ہمارے پاس آئے جبکہ لوگ آپکی
تکذیب کرتے اور ہمنے تصدیق کی۔ اور آپ
ہمارے پاس اُسوقت آئے جب بے مددگار تھے
ہمنے آپ کی مدد کی۔ آپ بے ٹھکانہ تھے ہمنے
آپکو ٹھکانہ دیا۔ آپ تعلقات عیالداری رکھتے
تھے۔ آپ کو اس سے بفکر کر دیا۔ آپ خائف
تھے ہم نے آپ کو امن دیا۔
انصار نے کہا۔ کہ اللہ اور اس کے رسول کا
ہمپر احسان اور تفضل ہے نہ صرف ہمپر بلکہ اوروں پر بھی
آپنے فرمایا کہ وہ کیا ہے جو مجھ کو تمہاری بات
پہنچا ہے۔ چونکہ انصار جھوٹ نہیں بولتے
تھے۔ اُنہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے جو کچھ آپنے سُنا
آپ نے فرمایا۔ کہ میں نے ایسے لوگوں
کو دیا ہے کہ جو نومسلم ہیں۔ اور ان کی تالیف
قلوب کی گئی ہے۔ اے انصار کیا تم کو کچھ شبہ
ہے۔ جیسے لوگوں کو اس لئے دیا ہے۔ کہ ان

Marfat.com

أَلَّفْتُ بِهَا قَوْمًا لِيُسْلِمُوا وَيُسْلِمُ	کی تالیف قلوب ہو۔اور ان کو دیکھ کر
غَيْرُهُمْ تَبَعًا لَهُمْ۔ وَوَكَلْتُكُمْ	دوسرے لوگ بھی مسلمان ہوں۔ اور تمہارے
إِلَى إِسْلَامِكُمُ الثَّابِتِ الَّذِي	غیر متزلزل ایمان اور اسلام پر جس سے تم
لَا يُزَلْزَلُ۔	ٹلنے والے نہیں ہو بھروسہ کیا ہے۔
أَلَا تَرْضَوْنَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ	اے انصار کیا تم اس بات پر راضی نہیں
أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاةِ وَالْبَعِيرِ	کہ لوگ بھیڑ بکری لیجائیں۔ اور تم رسول خدا
وَتَرْجِعُوا بِرَسُولِ اللّٰهِ إِلَى رِحَالِكُمْ	کو لیکر اپنے گھروں کو جاؤ۔ مجھے خدا کی قسم ہے
وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْلَا	کہ اگر ہجرت نہ ہوتی۔ تو میں بھی انصار میں
الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ	سے ایک شخص ہوتا۔ یعنی چونکہ میں مہاجر
أَيْ لَا نِسْبَتْ إِلَى الْمَدِينَةِ) وَلَوْ	ہوں انصار کس طرح ہو سکتا ہوں) - اگر
سَلَكَ النَّاسُ شِعْبًا جَبَلَيْنِ وَ	لوگ دو پہاڑوں کی وادیوں میں چلیں۔ تو
سَلَكَ الْأَنْصَارُ شِعْبًا لَسَلَكْتُ	میں اسی وادی کے رستہ جاؤں گا۔
شِعْبَ الْأَنْصَارِ۔ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ	جس رستہ انصار چلینگے۔ اے اللہ
الْأَنْصَارَ وَأَبْنَاءَ الْأَنْصَارِ۔	انصار اور ان کی اولاد پر رحم فرما۔

اس خطبہ سے انصار ایسے متاثر ہوئے کہ سب کے سب رو رہے تھے اور ان کی ڈاڑھیاں آنسوؤں سے تر ہو رہی تھیں۔ بالآخر وہ بھرائی ہوئی آواز سے بول اٹھے۔

رَضِينَا بِرَسُولِ اللّٰهِ قَسْمًا وَحَظًّا ہم رسول اللہ صلعم کے تقسیم اور حصہ پر دل سے راضی ہیں

پھر حضور تشریف لیگئے۔ اور لوگ منتشر ہو گئے

اب ہم سال نہم ہجرت میں آتے ہیں۔ اور دیکھتے ہیں۔ کہ حضور نے لوگوں

سے وصولی زکوٰۃ کے لئے بعض نامور صحابہ کو مامور کیا ہے قبیلہ بنی تمیم کو ادائے زکوٰۃ سے انکار ہے۔ اور آپ عیینہ بن حصن بن فزاری کو ان کی سزا کے لئے تعیین کر کے بھیجتے ہیں۔ چنانچہ اس نامور صحابی نے ایسا موقعہ دیکھکر ایسی یورش کی کہ ان کے بارہ آدمی اور یارہ ہی عورتیں اور تیس لڑکے قید کر کے مدینہ میں حاضر کیئے۔ جس کے پیچھے اطلاع پانے پر قبیلہ بنو تمیم کے لوگ عطارد بن حاجب بن زراہ تمیمی۔ زبرقان بن بدر قیس بن بعد نعیم بن سعد عمرو بن اہتم اقرع بن حابس۔ اپنے شعرا اور خطبا کو لیکر بغرض رہائی اپنے اسیر شدہ لوگوں کے مدینہ میں وارد ہوئے۔ اور آتے ہی اپنے لوگوں کو اسیر دیکھا اور قیدیوں نے بھی واویلا شروع کر دیا۔ اور پھر یہ لوگ مسجد کی طرف لپکے۔ جبکہ آپ حضرت عائشہ کے حجرہ میں قیلولہ فرما رہے تھے۔ ہر چند لوگوں نے ان لوگوں سے کہا کہ نماز ظہر کا وقت قریب ہے۔ ابھی حضور آیا ہی چاہتے ہیں۔ مگر یہ لوگ شور کرتے ہی رہے۔ جس کے سبب سے حضرت آنکھیں ملتے ہوئے باہر تشریف لائے۔ اور فرمایا کون لوگ ہیں جنہوں نے مجھے سونے نہیں دیا۔ اذان ہوئی نماز ادا کی گئی۔ بعد از نماز پھر انہوں نے واویلا شروع کی۔ جس کا جواب کچھ نہ دیا گیا۔ اور آپ داخل حجرہ ہوئے اور دوگانہ ادا کر کے دوبارہ باہر تشریف لائے۔ اور بنو تمیم پیش ہوئے۔ انہوں نے کہا۔ کہ ہم لوگ شاعر اور خطیب ہیں۔ اور شعراء اور خطباء پر لوگوں کے سود و زیاں کا بہت کچھ انحصار ہے۔ ہم بھی اپنے شاعر اور خطیب لائے ہیں۔ تاکہ ہم آپ سے مفاخرت کریں۔ آپ نے جواب میں فرمایا

مَا بِالشِّعْرِ بُعِثْتُ وَلَا بِالْفَخْرِ اُمِرْتُ یعنی میں شعر کے لئے دنیا میں نہیں بھیجا گیا اور نہ فخر کیلئے مامور

Marfat.com

تاہم آپ بیٹھ گئے اور اس کو بھی ایک تبلیغی رنگ سمجھکر فرمایا۔ کہ اچھا کہو تم کیا کہتے ہو۔ تب زبرقان بن بدر نے اپنے لوگوں میں سے عطارد بن حاجب کو حکم دیا۔ کہ خطبہ پڑھے چنانچہ سیر میں یہ واقعہ اس طرح مذکور ہے۔

اکیسواں خطبہ

لما دخل وفد بنی تمیم المسجد	جب بنو تمیم کا وفد مسجد نبوی میں داخل ہوا
النبوی نادوا رسول اللہ صلعم	تو انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو
من وراء الحجرات ان اخرج	حجروں کے اندر آواز دی کہ اے محمد صلعم
الینا یا محمد فتاذی من	آپ باہر تشریف لائیے۔ جس سے حضور کو
صیاحھم رسول اللہ صلی	ان کے چلانے سے تکلیف ہوئی۔ آپ
اللہ علیہ وسلم فخرج الیھم	تشریف لائے تو انہوں نے کہا۔ کہ ہم اسلئے
فقالوا یا محمد جئناک لنفاخرک	آئے ہیں کہ آپ سے ہم مفاخرت اکریں۔
فاذن لشاعرنا وخطیبنا	آپ ہمارے شعرا اور خطبا کو اجازت دیں
قال نعم قد اذنت لخطیبکم	آپ نے فرمایا۔ بہت اچھا چنانچہ ان میں
فلیقل فقام الیہ عطارد بن	سے عطارد بن حاجب کھڑا ہوا اور بولا۔
حاجب فقال الحمد	سب تعریف ہی اُس اللہ کی جو ہم سب پر
للہ الذی لہ علینا الفضل	مزیت رکھتا ہے۔ اور وہ اس مزیت کا
وھو اھلہ۔ الذی جعلنا	حقدار ہے۔ جس نے ہم کو بادشاہ بنایا
ملوکا ووھب لنا اموالا	اور بہت بڑے مال عطا فرمائے جن کو ہم
عظاما نفعل فیھا المعروف	نیک کاموں پر صرف کرتے ہیں۔

وجعلنا اعزّ اهل المشرق	اور اہل مشرق میں ہم کو معزز بنایا۔ اور ہم کو
واکثرہ عددًا وابیرہ عدّۃ	کثرت عطا کی (اور معاش) میں یُسر بخشا
فمن مثلنا فی الناس۔	پس ہمارے جیسا لوگوں میں کون ہے۔
اولسنا رؤساء الناس واولی	کیا ہم لوگوں کے رئیس نہیں ہیں؟ اور
فضلھم فمن یفاخرنا فلیعدّ	فضیلت میں اُن سے بڑھکر نہیں؟ جو
مثل ما عددنا وان لو نشاء	شخص ہمارے مقابل فخر کرتا ہے وہ بھی
لاکثرنا الکلام ولکن یخشی من	ایسی چیزوں کو شمار کرے جو ہم نے شمار
الاکثار فیما اعطانا	کی ہیں۔ اور اگر ہم چاہتے۔ تو اس سے زیادہ
وانا نعرف اقول ھذا	طول کلامی کرتے۔ لیکن بیہودہ گوئی سے ہم
الان لتاتو تا بمثل	کو شرم آتی ہے۔ اس معاملہ میں جو ہم کو خدا نے
قولنا وامر افضل	دے رکھا ہے۔ اب میں (مقابلۃً) چاہتا
من امرنا۔ ثم جلس فقر	ہوں۔ کہ تم بھی مجھ جیسی باتیں اور امور
رسول اللہ صلعم لثابت بن قیس	بیان کرو۔" پھر وہ بیٹھ گیا۔ پس آنحضرت
بن شماس اخی بلحارث بن	نے ثابت بن قیس سے فرمایا۔ اور تم کھڑے
الخزرج قم فاجب الرجل فی خطبتہ	ہوکر اس کا جواب دو۔

چنانچہ وہ کھڑے ہو گئے اور یوں خطبہ پڑھا۔

بائیسواں خطبہ

فقال الحمد للہ الذی	پس اس نے کہا سب تعریف اللہ کی ہے
خلق السمٰوٰت والارض خلقہ	جس نے زمین اور آسمان پیدا کئے۔

Marfat.com

قضی فیھن امرہ ووسع کرسیہ
علمہ ولم یات شئ قط الامن
فضلہ ثم کان من قدرتہ انہ جعلنا
ملوکا واصطفی من خلقہ رسولا
اکرمھم نسبا واصدقھم حدیثا
وافضلھم حسبا فانزل علیہ
کتابہ وائتمنہ علی خلقہ
فکان خیرۃ اللہ من العلمین
ثم دعی الناس الی الایمان
فامن برسول اللہ المھاجرون
من قومہ ذوی رحمتہ اکرم
الناس انسابا واحسن الناس
وجوھا وخیر الناس
فعالا ثم کان اول الناس
اجابۃ واستجاب اللہ حین دعاہ
رسول اللہ صلعم فنحن انصار اللہ
ووزراء رسولہ نقاتل الناس
حتی یؤمنوا باللہ ورسولہ منعم
مالہ ودمہ ومن کفر
جاھدناہ فی اللہ ابدا

اور ان میں اپنا حکم جاری کیا۔ اور اپنے علم
کے غلبہ کو وسیع فرمایا۔ اور کوئی چیز اس کے
فضل کے بدوں مل نہیں سکتی۔ پھر اس
کی قدرت (دیکھو) کہ اُسنے ہم کو بادشاہ
بنایا۔ اور اپنی مخلوق میں سے ایک رسول
مبعوث کیا۔ جو صادق گفتار اور عالی نسب
ہے۔ پھر اس پر اپنی کتاب نازل کی
اور اپنی مخلوقات پر اس کو امین ٹھہرایا
اور وہ (درحقیقت) دنیا کے لوگوں میں
سے برگزیدہ ہے۔ پھر اس نے لوگوں
کو ایمان باللہ کیطرف دعوۃ دی۔ پھر اس
کے قوم کے مہاجرین نے جو حسب شریف
النسب اور ذی وجاہت اور نیک کردار
لوگ ہیں وہ اسپر ایمان لائے پھر ہم لوگ
اسپر ایمان لائے جبکہ اسکے مولا نے ہمارے
بارے میں اسکی دعا قبول کی پس ہم لوگ انصار اللہ
اور اسکے رسول کے وزیر ہیں ہم لوگوں سے
لڑتے ہیں تاکہ وہ لوگ اللہ اور اسکے رسول پر
ایمان لائیں (جب) سے انکو یہ فائدہ ہوتا ہے (
کہ انکا مال و جان محفوظ ہو جاتا ہے اور جو انکار کرے ہم اسکے ساتھ [illegible]

Marfat.com

وکان قتلہ علینا یسیرًا۔ اقول قولی ھذا واستغفر اللہ للمومنین وللمؤمنات والسلام علیکم۔

اور ایسے لوگوں کو قتل کرنا ہمارے پر بہت آسان ہے۔ میں اب اتنی بات پر اکتفا کرتا ہوں اور مومن مردوں اور عورتوں کے لئے اللہ سے معافی چاہتا ہوں اور تمہارے پر بھی سلامتی ہو

ثم قالوا یا محمد أذن لشاعرنا فقال نعم۔

پھر انہوں نے اپنے شاعر کیلئے اجازت طلب کی۔ اور آپ نے اجازت دی

چنانچہ زبرقان بن بدر اُن کی طرف سے کھڑا ہوا۔ اور مندرجہ ذیل اشعار فی البدیہہ اس نے پڑھے۔

نحن الکرام فلا حیّ یعادلنا
نحن رؤس فینا السادۃ الرُفع
ونطعم الناس عند القحط کلھم
من الشریف اذا لم یؤنس انفزع
اذا ابینا فلا یابی لنا اَحدٌ
انا کذالک عند الفخر نرتفع

ہم کریم لوگ ہیں کوئی قبیلہ ہمارا ہمسر نہیں ہم ہی سردار ہیں اور ہمارے میں ہی بلند رتبہ سردار ملینگے۔ قحط کے دنوں میں ہم شریف لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں جبکہ کوئی کسی کی ہائے پکار نہیں سنتا۔ جب ہم اپنا فخر و عزت بیان کرتے ہیں تو کیسکو امکان انکار نہیں ہوتا۔ ہم ایسا ہی فخر کے موقعہ پر سب سے بلند تر ثابت ہوتے ہیں

فمن یقادرنا فی ذالک یعرفنا
فیرجعُ القولُ والاخبار تستمعُ

(مندرجہ بالا باتوں میں) ہمارا کوئی مقابلہ کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ باتیں اور خبریں دنیا میں چھپی نہیں رہتیں ؎ نہاں کے ماند آں رازیکہ کز و سازند محفلھا۔

اس موقعہ پر حسان بن ثابت موجود نہیں تھے۔ اور آپ نے اُن کو آدمی بھیجکر طلب کیا۔ چنانچہ حضرت حسان کی زبان سے یوں روایت ہے۔

قال حسان فلما جاءنی رسوله — حسان بن ثابت نے کہا کہ جب میرے پاس

فاخبرنی انه دعانی لاجیبهم — آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد یہ خبر لے کر آیا

بنی تمیم خرجت الی رسول اللہ — کہ آپ کو حضور بنی تمیم کے شعراء کا جواب دینے کے

صلعم وانا اقول — لئے طلب فرماتے ہیں۔ اور میں نے کہا۔

منعنا رسول اللہ اذ حل وسطنا — جبکہ اللہ کے رسول ہمارے بیچ میں آ کر فروکش ہوئے

علی کل باغ من معد وراغم — تو ہم نے ہر ایک معد اور راغم کے باغیوں سے محفوظ رکھا

منعناه لما حل بیوتنا — جب وہ ہمارے ہاں آگئے تو ہم نے ہر ایک

باسیافنا من کل عاد وظالم — ظالم کو اپنی تلواروں کے بل سے روک دیا۔

ببیت حریز عزه وثراؤه — مضبوط مکان میں کہ جس کی عزت محفوظ

بجابیة الجولان وسط الاعاجم — کرنا تیز تیروں کے ساتھ بشدگی مجھے ہے

هل المجد الا السودد والجود والندی — بزرگی سرداری بخشش اور کرم سے اور شاہی

وجاه الملوک واحتمال العظائم — رعب و داب اور بھاری کاموں کی ذمہ داری

سے (حاصل ہوتی ہے)

یہ قصیدہ کوئی بائیس شعر کا تھا۔ جو حضرت حسان نے پڑھا۔ جو بقیہ شعر بغرض اختصار چھوڑ دیئے گئے۔ اقرع شاعر فریق مخالف کا کھڑا ہوا اور اس طرح بولا۔

اتیناک کیما یعرف الناس فضلنا — ہم تمہارے پاس آئے ہیں تاکہ لوگ

اذا اختلفوا عند اذکار المکارم — ہماری فضیلت کو جانچ لیں۔ جبکہ فضیلت کے معاملہ میں کوئی جھگڑا ہو۔

وانا رؤس الناس من کل معشر — ہم ہر ایک گروہ کے سردار اور رئیس سے

Marfat.com

وان لیس فی ارض الحجاز کدارم — بڑھ کر رئیس اور سردار ہیں حتی کہ حجاز کی زمین میں قبیلہ دارمی جیسا (معزز) کوئی قبیلہ نہیں ہے۔

وان لنا المرباع من کل غارۃٍ — ہر ایک لوٹ میں خواہ تہامہ میں ہو یا نجد میں
نکون بنجد او بارض التھائم — ہماری چوتھائی مسلم امر ہے۔ یعنی ہم ایسے ڈاکو اور چور ہیں کہ سارے ڈاکو اور چور ہمارے خراج گزار ہیں۔

آخر حضرت حسان سے نہ رہا گیا۔ اور وہ بایمائے سرور کائنات کھڑے ہوئے۔ اور نہایت جوش سے بولے۔

بنی دارم لا تفخروا ان فخرکم — او بنی دارم تم اپنے فخر سے باز آؤ۔ یہ
یعود وبالا عند ذکر المکارم — تمہارا فخر تمہارے لئے وبال جان ہوگا جبکہ شرفار کا ذکر آگیا۔ یعنی تم شرفار میں سے نہیں ہو۔

فان کنتم جئتم لحقن دماءکم — تم تو اس لئے آئے ہو۔ کہ جانیں قتل سے
واموالکم ان تقسموا فی المقاسم — اور تمہارے مال تقسیم ہونے سے محفوظ رہیں یعنی تم تو اپنے قیدیوں اور اپنی جانوں اور مالوں کی حفاظت کی درخواست لیکر آئے ہو

ھُبلتم علینا تفخرون۔ وانتم — تم ہمارے معاملہ میں فریب خوردہ ہو کہ تم ہمیں
لنا خول من بین طیر وعارم — فخر کرتے ہو باوجودیکہ تم ہمارے طیر وعارم (شہروں کے نام ہیں) کے رہنے والے نوکر ہو۔

فلا تجعلوا للہ ندا و اسلموا — (دیکھو) خدا کا شریک کسیکو مت ٹھہراؤ۔ اور مان جاؤ
ولا تفخروا عند النبی بدارم — اور نبی صلعم کے سامنے دارمی ہونیکا فخر نہ کرو
والا وبیت الرب مالت اکفنا — ورنہ خانہ کعبہ کے خدا کی قسم ہو کہ ہمارے ہاتھ
علی رؤسکم بالمرھفات الصوارم — تمہارے سروں پر تیز تلواروں سے کام کرینگے

Marfat.com

اس سوال وجواب سے دارمی چونکہ سخن شناس تھے۔ بات کو پا گئے۔ اور آپ کا لوہا مان لیا اور تائید ایزدی جو کھلے طور پر ان کو نظر آئی تاڑ گئے۔ کہ اس کاروبار میں کوئی زبردست ہاتھ کام کر رہا ہے۔ اور اپنے اسلام کا اظہار کیا۔ اور آخر رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو مناسب انعامات سے ممتاز کیا۔ اور قیدیوں کو رہائی بخشی۔

ان واقعات کے بعد کچھ سرایا پیش آئے اور غزوہ تبوک کی اہم مہم رونمائی جس کا ذکر قرآن مجید میں مفصل مذکور ہے۔ اور یہ مہم منافقین اور مسلمین کو جدا جدا دکھانے والی ہے۔ آپ نے حضرت علی کو مدینہ طیبہ کی حفاظت کے لیے چھوڑا اور حضرت ابوبکر کو لشکر کا سردار قرار دیا۔ اور ثنیۃ الوداع پہنچکر لشکر کا جائزہ لیا اور زبان فیض ترجمان سے یوں خطبہ پڑھا۔

تئیسواں خطبہ

بَعْدَ أَنْ أَحْمَدَ اللّٰهَ وَأُثْنِي عَلَيْهِ ۔	خدا کی حمد وثنا کے بعد۔ اے لوگو! سب
أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ أَصْدَقَ	سے سچی بات خدا کی بات ہے۔ اور بعض
الْحَدِيثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَأُولُو الْقُرْبٰى أَوْلٰى	قریبی دوسرے قریبیوں سے زیادہ مستحق
بَعْضُهُمْ أَوْلٰى بِبَعْضٍ وَأَوْثَقُ	قرابت ہیں۔ مضبوط رسی تقوی کی بات ہے
الْعُرٰى كَلِمَةُ التَّقْوٰى وَخَيْرُ	اور بہترین گروہ۔ گروہ ابراہیم علیہ السلام
الْمِلَلِ مِلَّةُ إِبْرٰهِيمَ وَخَيْرُ السُّنَنِ سُنَّةُ	ہے۔ اور بہترین طریقہ محمد کا طریقہ ہے۔
مُحَمَّدٍ وَأَشْرَفُ الْحَدِيثِ ذِكْرُ اللّٰهِ وَ	سب باتوں سے بہتر بات خدا کا ذکر ہے
أَحْسَنُ الْقَصَصِ هٰذَا الْقُرْآنُ۔	اور سب بیانوں سے بہتر بیان یہ قرآن شریف ہے

Marfat.com

وَخَيْرُ الْاُمُوْرِ عَوَازِمُهَا وَشَرُّ	بہترین معاملات کا پختہ کاری اور بدترین معاملات
الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا + وَاَحْسَنَ	کا بدعات ہیں۔ بہترین ہدایت انبیاء کی
الْهُدٰى هُدَى الْاَنْبِيَاءِ وَاَشْرَفُ	ہدایت ہے۔ اور بہترین موت شہداء کی
الْقَتْلِ قَتْلُ الشُّهَدَاءِ وَاَعْمَى	موت ہے۔ سخت نابینائی وہ گمراہی ہے جو
الْعَمٰى الضَّلَالَةُ بَعْدَ الْهُدٰى۔	ہدایت کے بعد ہو۔ بہترین اعمال وہ ہیں
وَخَيْرُ الْاَعْمَالِ مَا نَفَعَ۔ وَخَيْرُ	جو سودمند ہوں۔ بہترین ہدایت وہ ہے
الْهُدٰى مَا اتُّبِعَ وَشَرُّ الْعَمٰى	جسکی پیروی کی جائے۔ بدترین نابینائی
عَمَى الْقَلْبِ + وَالْيَدُ الْعُلْيَا	دل کی تاریکی ہے۔ اوپر کا ہاتھ نیچے کے
خَيْرٌ مِّنْ يَدِ السُّفْلٰى + وَمَا	ہاتھ سے بہتر ہے (یعنی دینے والا لینے والے سے اچھا ہے)
قَلَّ وَكَفٰى خَيْرٌ مِّمَّا كَثُرَ وَ	تھوڑی چیز جو کافی ہو۔ اس بہتی سے جو غافل
اَلْهٰى وَشَرُّ الْمَعْذِرَةِ حِيْنَ	کرے بہتر ہے۔ بدترین عذر وہ ہے جو موت سامنے
يَحْضُرُ الْمَوْتُ ـ وَشَرُّ	آنے پر کیا جائے۔ بدترین ندامت وہ ہوگی جو
النَّدَامَةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ وَمِنَ	قیامت کو دیکھکر کیجائیگی۔ بعض آدمی جمعہ میں
النَّاسِ مَنْ لَّا يَاْتِى الْجُمُعَةَ	کم حاضر ہوتے ہیں۔
اِلَّا نَذْرًا۔ وَمِنْهُمْ مَنْ لَا يَذْكُرُ	اور بعض اللہ کو اس طرح یاد کرتے ہیں جس میں
اللّٰهَ اِلَّا هُجْرًا + وَمِنْ اَعْظَمِ	اخلاص نہیں ہوتا۔
الْخَطَايَا اللِّسَانُ الْكَذُوْبُ	بڑا گناہ جھوٹ بولنا ہے۔
وَخَيْرُ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ	دل کی دولتمندی بہترین دولت ہے۔ اور
وَخَيْرُ الزَّادِ التَّقْوٰى	بہترین زادِ راہ خدا کا ڈر ہے۔
وَرَاْسُ الْحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللّٰهِ +	بڑی حکمت خدا سے ڈرنا ہے۔

Marfat.com

وَخَيْرُ مَا أُلْقِيَ فِي الْقَلْبِ الْيَقِيْنُ ـ	جو دل میں بات آئے اُن سب میں سے بہتر
وَالْاِرْتِيَابُ مِنَ الْكُفْرِ ـ وَ	(اسلام پر) یقین اور کفر سے بیزاری ہے۔
النِّيَاحَةُ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ	بَیْن کرنے جاہلیت کی بات ہے (یعنی خلاف
وَالْغُلُوْلُ مِنْ جَمْرِ جَهَنَّمَ ـ	اسلام ہے) دھوکہ باز جہنمی ہے۔
وَالسُّكْرُ جَمْرُ النَّارِ + وَالشِّعْرُ	مسکرات کا استعمال دوزخ ہے۔ شعر ابلیسی
مِنْ إِبْلِيْسَ ـ وَالْخَمْرُ جِمَاعُ	کام ہے۔ شراب گناہوں کی ماں ہے۔
الْإِثْمِ ـ وَالنِّسَاءُ حَبَائِلُ	عورتیں شیطان کے ڈورے ہیں۔
إِبْلِيْسَ ـ وَالشَّبَابُ شُعْبَةٌ	عالم جوانی ایک قسم کا جنوں ہے۔ بدترین
مِنَ الْجُنُوْنِ ـ وَشَرُّ الْمَكَاسِبِ	کمائیوں سے سود کی کمائی ہے۔
كَسْبُ الرِّبَا ـ وَشَرُّ الْمَاٰكِلِ	بدترین خوراک یتیم کا مال ہے۔
أَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ ـ وَالسَّعِيْدُ	نیک وہ ہے جو دوسروں کی حالت
مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهٖ ـ وَالشَّقِيُّ	سے عبرت حاصل کرے۔ کمبخت
مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ أُمِّهٖ ـ وَإِنَّمَا	اپنی ماں کے پیٹ میں ہی کمبخت ہوتا
يَصِيْرُ كُمْ أَحَدُكُمْ إِلَى مَوْضِعِ	ہے۔ تم میں سے ہر ایک چار ہاتھ کے زمین
أَرْبَعَةِ أَذْرُعٍ وَالْأَمْرُ إِلَى اٰخِرِهٖ	میں جانے والا ہے۔ معاملہ کا انجام دیکھنا
وَمَلَاكُ الْعَمَلِ خَوَاتِيْمُهٗ ـ وَ	چاہیئے۔ اور عمل کا مدار انجام پر ہے۔
أَرْبَى الرِّبَا الْكَذِبُ + وَكُلُّ	جھوٹ بڑھنے والی چیز ہے۔ جو آنے والی
مَا هُوَ اٰتٍ قَرِيْبٌ ـ وَشَتَانُ	چیز ہے۔ وہ قریب ہی سمجھو۔ مومن کی عیب
الْمُؤْمِنِ فِسْقٌ ـ وَقِتَالُ	چینی فسق ہے۔ اور مومن کا قتل کفر
الْمُؤْمِنِ كُفْرٌ ـ وَأَكْلُ لَحْمِهٖ	ہے۔ اور اس کی شکایت کرنا خدا کا

مِنْ مَعْصِيَةِ اللهِ - وَحُرْمَةُ مَالِهٖ كَحُرْمَةِ دَمِهٖ - وَمَنْ تَوَكَّلَ عَلَى اللهِ كَفَاهُ - وَمَنْ صَبَرَ ظَفِرَ - وَمَنْ يَعْفُ يَعْفُ اللهُ عَنْهُ - وَمَنْ كَظَمَ الْغَيْظَ يَاْجُرْهُ اللهُ وَيُضَاعِفْ لَهٗ - وَمَنْ يَتَصَبَّرْ عَلَى الرَّزِيَّةِ يُعَوِّضْهُ اللهُ - وَمَنْ يَتَّبِعِ السُّمْعَةَ يُسَمِّعِ اللهُ بِهٖ - وَمَنْ يَصُمْ يُضَاعِفِ اللهُ لَهٗ - وَمَنْ يَعْصِ اللهَ يُعَذِّبْهُ اللهُ - اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِيْ - اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاُمَّتِيْ - اَسْتَغْفِرُ اللهَ لِيْ وَلَكُمْ ۵

گناہ ہے۔ مومن کے مال کی عزت بھی اس کی جان کی سی ہے - جو خدا پر بھروسہ کرے وہ اس کو کافی ہے - جو صبر اختیار کرے۔ وہ کامیاب ہوا - جو (لوگوں کو) معاف کرے خدا اس کو معاف کرے گا۔ اور جو غصہ پی جائے۔ خدا اسکو دوگنا اجر دیگا۔ جو تکالیف و مصائب پر صبر کرے۔ خدا اس کو اس کا بدلہ دیگا۔ جو ہدایت کو سنکر اس پر عامل ہو۔ خدا اس کی (دعا) کو سنے گا۔ جو رمضان کے روزے رکھے اسکا دوگنا اجر ملیگا اور جو معصیت کرے اس کو عذاب ہوگا۔ اے اللہ میری امت کو معاف کر۔ اے اللہ مجھ اور میری امت کو معاف کر۔ اور میں تمہارے اور اپنے لئے خدا سے معافی مانگتا ہوں

پھر حضور معہ لشکر روانہ تبوک ہوئے۔ تبوک گاؤں کا نام ہے یا چشمہ کا جس پر آپ بغرض مقابلہ دشمن خیمہ زن ہوئے۔

اس مہم سے واپسی کے بعد آپ پر سورہ براۃ کا نزول ہوا۔ اور حضرت علی علیہ السلام کو حکم دیا۔ کہ آپ جا کر یوم الحج میں اس حکم کو سنا دو۔ چنانچہ حضرت علی نے یوم الاضحیہ کو لوگوں کو مخاطب کرکے یوں فرمایا۔

Marfat.com

چوبیسواں خطبہ

يَاأَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُوْلُ رَسُوْلِ	اے لوگو میں رسول اللہ کا تمہاری طرف فرستادہ
رَسُوْلِ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ بِأَنْ لَا يَدْخُلَ	ہوں۔ (سنو آیندہ) کوئی کافر کعبہ میں
الْبَيْتَ كَافِرٌ وَلَا يَحُجَّ الْبَيْتَ	داخل نہ ہو۔ اور کوئی مشرک حج نہ کرے
مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ	اور کوئی شخص ننگا طواف نہ کرے۔
عُرْيَانٌ وَمَنْ كَانَ لَهُ عَهْدٌ عِنْدَ	اور جن لوگوں کے معاہدات حضور سے
رَسُوْلِ اللّٰهِ فَلَهُ عَهْدُهُ إِلَى أَرْبَعَةِ	ہیں وہ چار ماہ تک قائم رہینگے۔ اور جن کا
أَشْهُرٍ وَمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ فَلَهُ مُدَّةُ	کوئی معاہدہ نہیں ہے۔ انکے لئے بقیہ حرام
بَقِيَّةِ الْأَشْهُرِ الْحُرُمِ	کے مہینوں کی مہلت ہے۔

اس کے علاوہ حضرت علی رضؓ نے سورۃ برأت کی پہلی دس آیتیں بھی پڑھ کر سنا دیں۔

اس ادائیگی فرض کے بعد حضرت علی واپس تشریف لا کر حاضر حضور ہوئے یہی سال ہے۔ کہ جسمیں تمام اطراف و اکناف عرب سے حضور کی خدمت میں وفود آئے۔ اسی واسطہ اس سال کو عام الوفود کے نام سے موسوم کیا گیا۔ ان مخلصین مومنین نے جنہوں نے عسرت اور تنگی کی گھڑیوں میں آپ کا ساتھ دیا۔ اذا جاء نصر اللہ والفتح کا نقشہ اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ اب دسواں سال ہجرۃ شروع ہوتا ہے جسکو اسلامی تاریخ میں حجۃ الوداع کا لقب ملا۔ حضور کو قیام امن اور تبلیغ احکام اسلام کی اہمیت پیش نظر ہے۔ اور آپ ایک دم کے لئے بھی اپنے فرض رسالت سے بیفکر نہیں ہیں۔

لہ چونکہ یہ خطبہ آنحضرت کے حکم سے پڑھا گیا۔ گویا یہ آپ کا ہی خطبہ ہے۔

Marfat.com

اسی سال میں آپ نے فراغت حج کے بعد نصاریٰ نجران کو تبلیغ اسلام کی اور بعد باہمی مشاورت کے بعد ایک جماعت کیصورت میں آپکی خدمت میں مباحثہ کے طور پر حاضر ہوئے۔ اور جانبین میں الوہیت مسیح پر اور اس کے ابطال پر خوب بحث ہوئی۔ بالآخر آیت مباہلہ نے اس کا فیصلہ کیا۔ اور انہوں نے بھی اپنی رضا ظاہر کی۔ چنانچہ حضور معہ حضرت علی و حسنین و فاطمۃ الزہرا حاضر میدان مباہلہ ہوئے مگر نصاریٰ نے آثار غضب خداوندی اپنے پر نازل ہوتے دیکھکر اس سے گریز کیا۔ اور معافی چاہی اور جزیہ دینا قبول کر کے واپسی کا قصد کیا۔ اور درخواست کی۔ کہ کسی مسلمان نیکبخت کو ہمارے دنیوی معاملات کے تصفیہ کے لئے ہمارے ساتھ بھیجا جائے۔

یہ واقعہ سنہ ہجری میں ۲۰ یا ۲۵۔ ذی الحجہ کو ظہور پذیر ہوا۔ اسی سال میں باذن فرمانفرمائے یمن نے دنیا سے کوچ کیا۔ اور حضور علیہ السلام نے اس کے بیٹے شہریار کو اس کی جگہ بحال اور قائم رکھا۔ ہاں یمن کے دو شہر اور کچھ اراضی حضرموت کے علاقہ کی۔ بلحاظ ملکی انتظام کے معاذ بن جبل رضہ کے ماتحت کردی اور ان کی روانگی کے وقت یوں آپ نے خطبہ فرمایا

پچیسواں خطبہ

وَقَالَ لَهُ يَا مَعَاذُ اِنَّكَ تَقْدِمُ — آپ نے فرمایا دیکھ اے معاذ تم اہل کتاب کیطرف
عَلٰى قَوْمٍ اَهْلِ كِتَابٍ وَاِنَّهُمْ — جاتے ہو۔ اور وہ تم سے کلید جنت کی نسبت
سَائِلُوْكَ عَنْ مَفَاتِيْحِ الْجَنَّةِ — سوال کرینگے (یعنے پوچھینگے کہ جنت میں پہنچنے
فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ مَفَاتِيْحَ الْجَنَّةِ — کی کنجی کیا ہے۔ پس ان کو کہنا۔ کہ جنت کی کنجی

Marfat.com

لا الٰه الا الله وانها تخرق كل شيء حتى تنتهي الى الله عز وجل ولا تحجب دونه من جاء بها يوم القيامة مخلصا بكل ذنب۔ فقال ارأيتك ما سئلت عنه واختصم الي مما ليس في كتاب الله ولم اسمع منك سنة فقال تواضع لله يرفعك ولا تقضين الا بعلم فان اشكل عليك امر فاسئل ولا تستحي واستشر ثم اجتهد فان الله عز وجل ان يعلم منك الصدق يوفقك۔ فان التبس عليك فقف حتى تتبينه او تكتب الي فيه۔ واحذر الهوى فانه قائد الاشقياء الى النار وعليك بالرفق ۔

لاالٰہ الااللہ ہے۔ اور وہ (یعنے لاالٰہ الااللہ) ہر ایک پردہ کو جو درمیان اللہ اور اس کے بندے میں ہو اٹھا دیتا ہے۔ اور پھر کوئی حجاب گناہ کا بندے اور اللہ کے درمیان قیامت کو نہیں ہوگا۔ حضرت معاذ نے کہا کہ اگر مجھ سے ایسی باتوں کی نسبت پوچھا گیا۔ اور فیصلہ کرنے کی نوبت آئی۔ جس کا مجھے قرآن اور آپکی سنت سے علم نہ ہو تو پھر میں کیا کروں) آپ نے فرمایا کہ خدا کے حضور گریہ وزاری کرو کہ خدا تمکو عزت دیگا۔ اور کوئی فیصلہ بجز یقین کے مت کیجیو اگر ایسی مشکل آپڑی تو لوگوں سے پوچھو اور مشورہ کرنے سے مت جھجکو اور پھر اپنے اجتہاد سے بھی کام لو۔ پھر اگر خدا تمہارے میں صدق اور راستی پائیگا۔ تو تم کو توفیق فیصلہ عطا کریگا۔ اگر کوئی امر تمہارے پر پھر بھی مشکوک ہو تو بھی ٹھہر جا۔ کہ تجھے کوئی رستہ سوجھے۔ یا میری طرف لکھ دے اور ہوا و ہوس کی پیروی نہ کیجیو کیونکہ وہ کمبختوں کو آگ کی طرف لیجاتی ہے۔ اور نرمی اور مدارا کو اپنا شعار رکھنا۔

آپ نے اب حج کا ارادہ فرمایا۔ جس حج کو حجۃ الوداع سے اسلامی دنیا میں یاد کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اعلان حج کیا گیا۔ اور لوگ اطراف واکناف عرب سے

Marfat.com

مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔ اور ہفتہ کے روز تیئیس ذیقعدہ اور ایک روایت میں پچیس ذیقعدہ کو مدینہ سے نکلکر باہر خیمہ زن ہوئے۔ اور اس سفر میں تمام ازواج مطہرات کے علاوہ ایک سو چوبیس ہزار لوگ ہمرکاب حضور والا تھے لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لک لا شریک لک لبیک کے نعرے زمین سے اٹھ کر آسمان سے ٹکرا رہے تھے یہ قافلہ وارد مکہ ہوا۔ اور طواف کے بعد جمعرات کے دن زوال شمس کے وقت آپ منے کو تمام حاجیوں کے ساتھ روانہ ہوئے۔ اور ظہر عصر مغرب وعشا وہاں ہی ادا کی اور وہاں ہی رات کو شب باش ہوئے۔ علی الصباح جب سورج نکل آیا۔ آپ عرفات کو تشریف لیگئے۔ اور اپنے خیمہ میں جو عرفات کے ایک کونہ پر نصب تھا فروکش ہوئے جب سورج ڈھل گیا غسل کیا۔ اور داخل عرفات ہوکر مندرجہ ذیل خطبہ آپ نے فرمایا۔

چھبیسواں خطبہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ	سب تعریفیں اللہ کی ہیں ہم اسکی تعریف کرتے ہیں
وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَتُوْبُ اِلَيْهِ وَنَعُوْذُ	اسی سے مدد اور معافی چاہتے اور اس کی طرف رجوع
بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ	کرتے ہیں ہم اپنے نفسوں کی شرارتوں اور برے
اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ	اعمال کی برائیوں سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں جسکو
لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ	خدا ہدایت دے اسکو کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسکو
لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ	وہ گمراہ کرے اسکو کوئی ہدایت نہیں کرسکتا میں گواہی دیتا ہوں
لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ	کہ کوئی معبود بجز خدا کے نہیں وہ اکیلا ہے اور اسکا کوئی شریک
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ	نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کا رسول اور بندہ ہے

Marfat.com

اُوْصِیْکُمْ عِبَادَ اللّٰہِ بِتَقْوَی اللّٰہِ	اے لوگو میں خدا سے ڈرنے کی نصیحت کرتا
وَاَحُثُّکُمْ عَلَی الْعَمَلِ بِطَاعَتِہٖ	ہوں۔ اور میں تمکو اپنے اعمال میں اس کی
وَاَسْتَفْتِحُ اللّٰہَ بِالَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ	فرمانبرداری کی تحریک کرتا ہوں اور خدا سے
اَمَّا بَعْدُ اَیُّھَا النَّاسُ اِسْمَعُوْا	بہترین فیصلہ کی درخواست کرتا ہوں۔ اسکے
مِنِّیْ اُبَیِّنْ لَکُمْ فَاِنِّیْ لَا	بعد اے لوگو میں جو تمہارے پاس بیان کرتا
اَدْرِیْ لَعَلِّیْ لَا اَلْقَاکُمْ	ہوں اسکو سنو۔ میں نہیں جانتا کہ اس سال کے
بَعْدَ عَامِیْ ھٰذَا فِیْ مَوْقِفِیْ	بعد میں تمکو اسجگہ اور اس مقام پر ملوں یا نہ
ھٰذَا۔ اَیُّھَا النَّاسُ اَیُّھَا	ملوں۔ اے لوگو جاہلیت کے سب سود موقوف
النَّاسُ اِنَّ رِبَا الْجَاھِلِیَّۃِ مَوْضُوْعٌ	کئے گئے ہیں۔ اور پہلا سود جس کو میں موقوف
وَاَوَّلُ رِبًا اَبْدَءُ بِہٖ رِبَا الْعَبَّاسِ	کرتا ہوں۔ عباس بن عبدالمطلب کا سود ہی
بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ وَاِنَّ دِمَاءَ	اور پہلا خون جس کو میں بیان کرتا ہوں
الْجَاھِلِیَّۃِ مَوْضُوْعَۃٌ۔ وَاَوَّلُ	حارث بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب
دَمٍ اَبْدَءُ بِہٖ دَمُ حَارِثِ بْنِ	کا ہے۔
رَبِیْعَۃَ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ	اس نے بنی لیث کا دودھ پیا اور بنو
الْمُطَّلِبِ۔ وَکَانَ مُسْتَرْضَعًا	ہذیل نے اس کو قتل کیا۔ پس پہلا
فِیْ بَنِیْ لَیْثٍ فَقَتَلَہٗ بَنِیْ ھُذَیْلٍ	خون جاہلیت کا ہے۔ جس کو میں موقوف
فَھُوَ اَوَّلُ مَا اَبْدَءُ بِہٖ مِنْ دِمَاءِ	کرتا ہوں)
الْجَاھِلِیَّۃِ۔ وَاِنَّ مَاثِرَ	جاہلیت کی تمام رسوم منسوخ بجز
الْجَاھِلِیَّۃِ مَوْضُوْعَۃٌ غَیْرُ	رسم خدمت حجاج اور سقائی کے یعنی
السَّدَانَۃِ وَالسِّقَایَۃِ۔ وَالْعَمْدِ	پانی پلانے کے۔

Marfat.com

بقیہ خطبۂ حجۃ الوداع

قَوَدٌ وَشِبْهُ الْعَمْدِ مَا قُتِلَ	اور قتل عمد کی سزا قصاص ہے یعنی خون کا خون
بِالْعَصَا وَالْحَجَرِ- فِيْهِ مِائَةُ	اگر کوئی لاٹھی یا پتھر سے قتل کرے۔ تو وہ شبہ
بَعِيْرٍ فَمَنِ ازْدَادَ فَهُوَ مِنَ	عمد ہے۔ جسمیں سو اونٹ دیت ہے، اور جو اسپر زیادہ
الْجَاهِلِيَّةِ- اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ	کرے وہ جاہلیت کی رسم ہوگی۔ اے لوگو شیطان
الشَّيْطٰنَ قَدْ يَئِسَ اَنْ يُعْبَدَ	مایوس ہوگیا ہے۔ کہ (اب) تمہاری زمین میں
بِاَرْضِكُمْ هٰذِهٖ وَلٰكِنَّهٗ قَدْ رَضِيَ	اسکی پرستش ہو۔ لیکن وہ اس طرح اپنی اطاعت
اَنْ يُطَاعَ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ	کی خواہش کریگا کہ تم لوگ اپنے چھوٹے چھوٹے
فِيْمَا تَحْتَقِرُوْنَ مِنْ اَعْمَالِكُمْ	اعمال کی پروا نہ کرو۔ تم اس کے (ان حملوں
فَاحْذَرُوْهُ عَلٰى دِيْنِكُمْ	سے) اپنے دین میں ڈرتے رہو (اور ہوشیار رہو)
اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا النَّسِيْٓءُ زِيَادَةٌ	اے لوگو۔ مہینہ کو ادھر ادھر کردینا یہ کفر کی
فِي الْكُفْرِ- يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	زیادتی ہے۔ اس سے کافر لوگ گمراہ ہوگئے
يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّيُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا	ایک سال اس کو حلال اور ایک سال اس کو
وَاِنَّ الزَّمَانَ اسْتَدَارَ فَهُوَ	حرام ٹھہراتے ہیں۔ زمانہ چکر لگاتا ہے۔ وہ آج
الْيَوْمَ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ	ایسا ہی ہے جیسا کہ (اول روز) خدا نے
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ- وَاِنَّ	زمین و آسمان پیدا کئے مہینوں کی گنتی خدا کے
عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اِثْنَا	نزدیک بارہ ہی ہے۔ جب سے کہ اُسنے
عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ	زمین وآسمان پیدا کئے۔
يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ	
مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ- ثَلٰثَةٌ	چار انمیں سے حرمت کے مہینے ہیں۔ تین تو

مُتَوَالِيَاتٌ وَوَاحِدٌ فَرْدٌ -
ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَمُحَرَّمٌ
وَرَجَبُ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى
وَشَعْبَانَ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ +
اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ لِنِسَائِكُمْ حَقًّا
وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ حَقًّا فَعَلَيْهِنَّ
اَنْ لَا يُوطِئْنَ فِرَاشَكُمْ غَيْرَكُمْ
وَلَا يُدْخِلْنَ بُيُوتَكُمْ
اَحَدٌ تَكْرَهُونَهُ اِلَّا بِاِذْنِكُمْ
وَلَا يَاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ
فَاِنْ فَعَلْنَ فَقَدْ اَذِنَ
لَكُمْ اَنْ تَهْجُرُوهُنَّ
فِي الْمَضَاجِعِ وَتَضْرِبُوهُنَّ
ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ
فَاِنِ انْتَهَيْنَ فَلَهُنَّ
رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ
بِالْمَعْرُوفِ وَاسْتَوْصُوا
بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَاِنَّهُنَّ
عِنْدَكُمْ عَوَانٌ لَا
يَمْلِكْنَ لِاَنْفُسِهِنَّ شَيْئًا

تو یکے بعد دیگرے آتے اور ایک اکیلا ہے۔ تین جو
یکے بعد دیگرے آتے ہیں ذی قعد ذی الحجہ اور
محرم ہیں۔ اور چوتھا ماہ رجب جو جمادی اور شعبان
کے درمیان ہے۔ آگاہ ہوگیا میں نے تم کو پہنچا دیا ہے۔
اے لوگو تمہاری عورتوں کے تمہارے پر کچھ حق ہیں
جسطرح کہ تمہارے حق انپر ہیں۔ عورتوں کا فرض ہے کہ وہ
تمہارے بستروں اور خوابگاہوں کو تمہارے غیر سے
ملوث نہ ہونے دیں اور کسی ایسے شخص کو جس کو
تم پسند نہیں کرتے تمہارے گھروں میں داخل
نہ ہونے دیں ہاں تمہاری اجازت سے کوئی
حرج نہیں۔ اور انکو لازم ہے کہ کوئی بیحیائی کا کام
نہ کریں۔ اگر وہ بیحیائی کا کام کریں تو میں تمکو اجازت
دیتا ہوں کہ ان کو اپنی خوابگاہوں سے دور سزا کے
طور علیحدہ کردو اور انکو مار بھی۔ مگر ایسا مارنا
جو مضرت رساں نہ ہو یعنی کسی اعضا کو بیکار
نہ کیا جائے۔ پھر اگر وہ بیحیائی سے رک جائیں تو تمہارے
ذمہ انکا روٹی کپڑا ہوگا۔ جو درمیانہ رنگ میں
ہو۔ عورتوں کے لئے بہتری کی وصیت کرو۔
کیونکہ وہ تمہاری مددگار ہیں۔ اور اپنی جان تک
تم کو دے چکی ہیں

Marfat.com

اِنَّمَا اَخَذْتُمُوْهُنَّ بِاَمَانَةِ اللّٰہِ وَ اسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ۔ فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ وَاسْتَوْصُوْا بِهِنَّ خَيْرًا۔	خدا نے تم کو اپنی امانت دے رکھی ہے اور ایک خدائی حکم سے ان کی شرمگاہیں تمہارے پر حلال کی گئی ہیں۔ پس عورتوں کے معاملہ میں خدا سے ڈرجاؤ اور انکے لیے بہتری کی وصیت کرو۔
اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ وَلَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ مَالُ اَخِيْهِ اِلَّا عَلٰى طِيْبِ نَفْسٍ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ	اے لوگو مومن باہم بھائی بھائی ہیں کسی شخص کو اپنے بھائی کا مال حلال نہیں مگر ہاں اجازت سے۔ اے لوگو میں تم کو پہنچا چکا یعنی پیغام حق۔ اے خدا گواہ رہو۔
اَلَا لَا تَرْجِعُنَّ بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ فَاِنِّيْ قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا اِنْ اَخَذْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا كِتَابَ اللّٰهِ رَبِّكُمْ۔ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ!	خبردار میرے بعد کافر نہ ہوجانا کہ تم ایکدوسرے کو قتل کرنے لگ جاؤ۔ میں نے تمہارے میں ایسی کتاب چھوڑی ہے کہ اگر اس کو مضبوط کرکے پکڑو گے تو تم کبھی گمراہ نہ ہوگے۔ اور وہ تمہارے رب کی کتاب ہے۔ لوگو میں تم کو پیغام حق پہنچا چکا۔ اسے خدا گواہ رہو۔
اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ وَاِنَّ اَبَاكُمْ وَاحِدٌ كُلُّكُمْ لِاٰدَمَ وَاٰدَمُ مِنْ تُرَابٍ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ وَلَيْسَ لِعَرَبِيٍّ عَلٰى عَجَمِيٍّ فَضْلٌ اِلَّا بِالتَّقْوٰى۔ اَلَا فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ	اے لوگو تمہارا خدا ایک ہے اور تمہارا باپ بھی ایک ہے۔ تم تمام آدم کی اولاد ہو۔ اور آدم علیہ السلام مٹی سے پیدا ہوئے۔ خدا کے نزدیک وہی بزرگ ہے جو زیادہ متقی ہے عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت نہیں۔ مگر ہاں تقویٰ اور خشیۃ اللہ سے۔ دیکھو حاضر لوگ

الغائب + ! غیر حاضروں کو میرا پیغام پہنچا دیں۔

أيها الناس إن الله اے لوگو خدا نے ہر ایک وارث کے لئے

قسم لكل وارث نصيبه من اس کا حصہ میراث مقرر کر دیا ہے۔ اور اس

الميراث ولا يجوز وصية في کی وصیت ثلث مال سے زیادہ کی جائز نہیں

أكثر من الثلث۔ والولد للفراش ہے۔ بچہ باپ کا ہے اور زانی کے لئے پتھر

وللعاهر الحجر ہے۔ یعنی رجم۔

من ادعى إلى غير أبيه أو جو اپنے باپ کو چھوڑ کر اور کو باپ بنائے

تولى غير مواليه فهو ملعون اور اپنے آقا کو چھوڑ کر اور کو آقا بنائے۔ وہ

لا يقبل الله منه صرفا وعدلا ملعون مردود ہے۔ خدا اس سے کوئی قبول نہیں

والسلام عليكم ورحمة الله کریگا۔ خدا کا سلام اور رحمت تم پر ہو۔

ستائیسواں خطبہ

روی عن انس بن مالک انس بن مالک سے روایت ہے کہ ہم کو رسول اللہ

رضی اللہ عنہ قال خطبنا صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا کہ خدا ایسے شخص

رسول اللہ صلعم نضر اللہ امرءً کی مدد کرے جو میری باتوں کو سنے اور ان کو

سمع مقالتی فحفظها ووعاها محفوظ رکھے اور پھر ان لوگوں کو پہنچائے

وبلغها من لم یسمعها ثم ذهب جنہوں نے نہیں سنا اور پھر وہ اسی طرح

بها الى من لم یسمعها فرب جنہوں نے نہیں سنا وہ بھی پہنچاوے۔ اکثر حامل فقہ ایسے

حامل فقه لا فقه لها ورب ہوتے ہیں کہ خود تو نہیں سمجھتے اور اکثر ایسے بھی

حامل فقه لمن هو افقه منه حامل فقہ ہوتے ہیں جو اپنے سے زیادہ

سمجھدار کو بات پہنچاتے ہیں۔

Marfat.com

اٹھائیسواں خطبہ

عن ابن عبادٍ قال کان الذی یصرخ	عبادہ سے روایت ہے کہ جو شخص لوگوں تک
فی الناس بقول رسول اللہ صلعم	رسول اللہ کی بات پکار کر عرفات کے دن
وھو علی عرفة ربیعة بن امیہ	پہنچاتا تھا وہ ربیعہ بن امیہ ابن خلف تھا۔
ابن خلف یقول له رسول اللہ ۔	آنحضرت نے اسکو فرمایا لوگوں سے کہو کہ رسول
قُل اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ رَسُوْلَ اللہِ	اللہ فرماتے ہیں۔
یَقُوْلُ ھَلْ تَدْرُوْنَ اَیُّ شَھْرٍ	تم جانتے ہو کہ یہ کونسا مہینہ ہے لوگوں
ھٰذَا فَیَقُوْلُوْنَ الشَّھْرُ الْحَرَامُ فَیَقُوْلُ	نے کہا کہ شہر الحرام ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ
قُلْ لَھُمْ اِنَّ اللہَ قَدْ حَرَّمَ عَلَیْکُمْ	اُن سے کہدو کہ جس طرح یہ مہینہ حرمت کا
دِمَاءَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ اِلٰی اَنْ تَلْقَوْا	ہے۔ اسیطرح تمہارے پر ایک دوسرے کا خون
رَبَّکُمْ کَحُرْمَةِ شَھْرِکُمْ ھٰذَا قَالَ	اور مال قیامت تک حرام ہے۔
قُلْ اِنَّ رَسُوْلَ اللہِ یَقُوْلُ اَیُّھَا	پھر آپ نے فرمایا لوگوں سے پوچھو
النَّاسُ فَھَلْ تَدْرُوْنَ اَیُّ بَلَدٍ	کہ تم جانتے ہو۔ یہ کونسا شہر ہے ربیعہ نے چلا کر
ھٰذَا۔ فَصَرَخَ فَیَقُوْلُوْنَ الْبَلَدُ	پوچھا لوگوں نے کہا کہ حرمت والا شہر آپ نے
الْحَرَامُ فَیَقُوْلُ قُلْ اِنَّ اللہَ حَرَّمَ	فرمایا کہ ان سے کہو کہ خدا نے تمہارے باہم خون
عَلَیْکُمْ دِمَاءَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ اِلٰی اَنْ	اور مال قیامت تک ایسے ہی حرام کیے ہیں
تَلْقَوْا رَبَّکُمْ کَحُرْمَةِ بَلَدِکُمْ ھٰذَا	جس طرح کہ اس شہر کی عزت ہے۔ پھر آپ نے
ثُمَّ قَالَ قُلْ اَیُّھَا النَّاسُ ھَلْ	فرمایا۔ کہ ان سے پوچھو کہ یہ کونسا دن ہے
تَدْرُوْنَ اَیُّ یَوْمٍ ھٰذَا فَقَالَ	لوگوں نے کہا۔ کہ
لَھُمْ فَقَالُوْا یَوْمُ الْحَجِّ الْاَکْبَرِ	حج اکبر کا دن ہے۔

Marfat.com

ثم قال اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَیْکُمْ اَمْوَالَکُمْ وَدِمَاءَکُمْ اِلٰی اَنْ تَلْقَوْا رَبَّکُمْ کَحُرْمَۃِ یَوْمِکُمْ ھٰذَا
آپ نے فرمایا کہ اُن سے کہو کہ تمہارے مال واموال باہم قیامت تک ایسے ہی قابل عزت وحرمت ہیں جس طرح کہ آج کا دن۔

بعض روایات میں آگے یہ الفاظ اور ایزاد کیے گئے ہیں۔

اَلَا فَلْیُبَلِّغْ شَاھِدُکُمْ غَائِبَکُمْ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَکُمْ ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی اَنَّہٗ لَیُرٰی بَیَاضُ اِبْطَیْہِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ اِنِّیْ قَدْ بَلَّغْتُ۔
دیکھو حاضر غیر حاضر کو پہنچا دے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں ہے۔ پھر آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے کہ آپکی بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔ پھر کہا اے اللہ گواہ رہو۔ کہ میں پہنچا چکا۔

لوگوں سے آپ نے مخاطب ہو کر فرمایا۔

اَلَا ھَلْ بَلَّغْتُ؟ کیا میں پہنچا چکا یا نہیں۔

سب بول اُٹھے کہ نَعَمْ نَعَمْ یا رسول اللہ۔ سب نے کہا کہ ہاں ہاں

پھر آپنے فرمایا۔ اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ اے اللہ گواہ رہو۔

انہیں خطبوں میں یہ الفاظ بھی صحیح مسلم کے قابل توجہ ہیں جو آپ نے ارشاد فرمائے۔

اِنْ اُمِّرَ عَلَیْکُمْ عَبْدٌ مُجَدَّعٌ اَسْوَدُ یَقُوْدُکُمْ بِکِتَابِ اللّٰہِ فَاسْمَعُوْا لَہٗ وَاَطِیْعُوْا +
اگر کوئی نک کٹا حبشی بھی تمہارے پر حاکم ہو اور تم کو کتاب اللہ پر چلائے تو اس کی سننا اور اطاعت کرنا۔

اسلام کے اولین فرائض کی نسبت فرمایا۔

Marfat.com

اعْبُدُوْا رَبَّکُمْ وَصَلُّوْا خَمْسَکُمْ اپنے اسکی پرستش کرو۔ پانچوں نمازیں ادا
وَصُوْمُوْا شَهْرَکُمْ وَاَطِیْعُوْا اِذَا رمضان کے روزے ادا کرو۔ میرے احکام
اَمَرْکُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّۃَ رَبِّکُمْ کی اطاعت کرو۔ اپنے رب کی جنت میں داخل
(زاد المعاد) ہو جاؤ گے۔ (زاد المعاد)

اسی دن آیت الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا۔ کا بڑے زور سے اعلان کیا گیا اور تمام دنیا کے سامنے تکمیل دین کی خوشخبری پہنچائی گئی۔

اب رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین فخر الاولین والآخرین احمد مجتبٰے محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے ان خطبات کے بعد اپنی امت اور حاضرین کو الوداع فرمایا۔ اور قربانی کے سو اونٹ جو تھے ان میں سے بعض کو آپ نے خود ذبح کیا اور باقی حضرت علی علیہ السلام کے سپرد کئے اور ان کا گوشت پوست سب کو خیرات کرنے کی ہدایت فرمائی ہے کہ مزدوری بھی الگ دی جائے معمر بن عبداللہ بلوا کر آپ نے سر مبارک کے بال منڈوائے ابو طلحہ اور اس کی بیوی ام سلیم کو فرط محبت سے کچھ آپ نے بال مرحمت فرمائے۔ اور باقی ابو طلحہ نے مسلمانوں میں دو دو اور ایک ایک تقسیم کئے۔ چاہ زمزم پر آپ تشریف لائے اور حضرت عباس کے ہاتھ سے پانی کھڑے کھڑے نوش فرمایا۔

غرضیکہ ۱۲ تاریخ ذی الحجہ تک جو ایام تشریق ہیں منیٰ میں رمی الجمارہ فرماتے اور ۱۳ تاریخ کو خانہ کعبہ کا آخری طواف کر کے وہیں نماز صبح ادا کی۔ اور قافلہ کو واپسی کا حکم دیا۔ اور خود بھی بنفس نفیس مع انصار و مہاجر عازم طیبہ ہوئے

اللھم صل علی محمد و علی آل محمد و بارک وسلم انک حمید مجید

Marfat.com

راستہ میں ایک مقام خُم پر پہنچکر آپ نے ایک تالاب کے کنارے ایک خطبہ فرمایا۔ اس واسطے اس خطبہ کو لوگ خُم غدیر کے خطبہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے۔

انتیسواں خطبہ

امابعد ایھا الناس فانما	حمد و ثنا کے بعد۔ لوگو! میں ایک آدمی ہوں
انا بشر یوشک ان یاتی	ممکن ہے کہ میرے پاس خدا کا فرستادہ آجائے
رسول ربی فاجیب وانا	(یعنی فرشتہ موت) اور مجھے قبول کرنا ہے۔
تارک فیکم الثقلین	میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑتا ہوں۔
اولھما کتاب اللّٰہ	اول کتاب اللہ اسمیں ہدایت اور نور ہے تم
واستمسکوا بہ	لوگ کتاب اللہ کو خوب زور سے پکڑو۔ اور اسی
واھل بیتی اذکرکم	سے تمسک کرو۔ دوسرے میرے اہل بیت
فی اھل بیتی۔	کے معاملہ میں تم کو یاد دلاتا ہوں۔

آخر کا جملہ آپنے مکرر سہ کرر فرمایا۔

بعض کتب احادیث میں جیسے ترمذی اور طبری ہیں اُن میں ایسے الفاظ بھی اس خطبہ میں مروی ہیں۔ جن میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی منقبت کی گئی ہے۔ چنانچہ ابو سعید کی روایت اس طرح ہے۔

عن ابی سعید قم شکا الناس علی	ابوسعید سے روایت ہے کہ لوگوں نے علی بن
ابن ابی طالب فقام رسول اللّٰہ	ابی طالب کی شکایت کی تو رسول اللہ صلعم
خطیبًا فسمعتہ یقول یا ایّھا	نے خطبہ پڑھا۔ میںنے سُنا کہ آپنے فرمایا۔ اے
الناس لاتشکوا علیًّا فو اللّٰہ	لوگو علی کی شکایت مت کرو۔ خدا کی قسم

انہ لاخشی الناس فی سبیل اللہ ۔ وہ خدا کی راہ میں لوگوں سے زیادہ ڈرنے والا ہے۔

ان روایتوں میں ایک فقرہ ایسا ہے جو امامیہ اور اہل سنت میں مشترک طور پر مسلم ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ

من کنت مولاہ فعلیؑ مولاہ۔ اللّٰھم وال من والاہ وعاد من عاداہ۔ جس کا میں محبوب ہوں علی بھی اس کا محبوب ہے۔ اے خدا جو علی کو اپنا دوست سمجھے اس کو تو بھی دوست رکھ۔ اور جو اس سے عداوت کرے تو بھی اس سے عداوت کر۔

دراصل حضرت علی یمن کے حاکم مقرر کر کے بھیجے گئے تھے۔ چنانچہ آپ وہاں کے لوگوں کے ہمراہ ہی آکر حجۃ الوداع حضور علیہ السلام کے شامل ہوئے وہاں کوئی ایسا معاملہ پیش آیا۔ کہ جس سے حضرت علی سے آپ کے ہمراہی ناراض ہو گئے اور آنحضرت سے انہوں نے شکایت کی تو آپ نے شکایت کرنیوالوں کو صاف فرما دیا۔ کہ علی کو اس سے زیادہ حق پہنچتا تھا۔ اسی غرض سے یہ خطبہ راستہ میں ہی آپ نے غدیر خم پر فرمایا۔ جسکو صاحب سیرۃ حلبیہ نے اس طرح نقل کیا ہے۔

تیسواں خطبہ

اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْشِکُ اَنْ یَّاْتِیَنِیْ رَسُوْلُ رَبِّیْ فَاُجِیْبُ وَاِنِّیْ مَسْئُوْلٌ وَّاَنْتُمْ مَسْئُوْلُوْنَ فَمَا اَنْتُمْ قَائِلُوْنَ قَالُوْا نَشْھَدُ اَنَّکَ قَدْ بَلَّغْتَ

اے لوگو میں تمہارے جیسا آدمی ہوں مجھے قریب ہے کہ اللہ کیطرف سے بلاوا آئے اور مجھے قبول کرنا ہوگا۔ اور (دیکھو) کہ میں بھی اور تم بھی پوچھے جائینگے۔ تم کیا کہو گے لوگوں نے کہا کہ ہم گواہی دینگے۔ کہ آپنے ہمکو پیغام حق پہنچا

Marfat.com

وخوب کوشش سے پہنچایا اور آپ نے ہمکو نصیحت کی	وَجَهَدْتَ وَنَصَحْتَ فَجَزَاكَ
اللہ آپ کو اس کی جزائے خیر دے پھر آپنے فرمایا۔	اللّٰهُ خَيْرًا فَقَالَ صلعم اَلَيْسَ
کہ کیا تم اس بات کی شہادت نہیں دیتے کہ بجز	تَشْهَدُوْنَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
خدا کے اور کوئی معبود نہیں اور محمد اسکا بندہ اور رسول ہے اور	وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
اور جنت اور دوزخ حق ہیں اور موت	وَاَنَّ جَنَّتَهٗ حَقٌّ وَنَارَهٗ حَقٌّ
حق ہے۔ اور موت کے بعد جی اٹھنا	وَاَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَاَنَّ الْبَعْثَ
حق ہے۔ اور قیامت آنے والی ہے۔	حَقٌّ بَعْدَ الْمَوْتِ وَاَنَّ السَّاعَةَ
جس میں کچھ شک نہیں اور لوگ قبروں	اٰتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ
سے اٹھائے جائینگے۔ سب نے کہا	يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ۔
کہ کیوں نہیں یا رسول اللہ ہم سب ان	قَالُوْا بَلٰى نَشْهَدُ۔ قَالَ اللّٰهُمَّ
باتوں کا اثبات میں جواب دیتے ہیں۔	اشْهَدْ الحديث
تب آپنے فرمایا۔ کہ اے اللہ گواہ رہو جیسا	ثُمَّ حَضَّ عَلَى التَّمَسُّكِ بِكِتَابِ
کہ حدیث میں ہے۔ پھر آپ نے لوگوں کو	اللّٰهِ وَوَصّٰى بِاَهْلِ بَيْتِهٖ اَيْ فَقَالَ
قرآن پر عملدرآمد کی طرف تحریص دلائی اور	اِنِّيْ تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ
اپنے اہل بیت کی نسبت وصیت کی یعنی یہ فرمایا	كِتَابُ اللّٰهِ وَعِتْرَتِيْ اَهْلُ بَيْتِيْ
کہ میں تمہارے میں دو بھاری چیزیں کتاب اللہ اور اہل	وَلَنْ تَفْتَرِقَا حَتّٰى تَرِدَا عَلَيَّ
بیت کو چھوڑتا ہوں۔ یہ دونوں باہم جدا نہیں	الْحَوْضَ وَقَالَ فِيْ حَقِّ عَلِيٍّ
ہونگے حتی کہ وہ حوض کوثر پر میرے پاس پہنچ جائیں	كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ لَمَّا كَرَّرَ عَلَيْهِمْ
پھر آپنے حضرت علی کی نسبت پوچھکر سہ کرر فرمایا	اَلَسْتُ اَوْلٰى بِكُمْ مِنْ اَنْفُسِكُمْ
اور پھر آپنے تین دفعہ فرمایا کہ کیا میں تمہارے نفسوں	ثَلَاثًا وَهُمْ يُجِيْبُوْنَهٗ صلعم

بالتَّصۡدِیۡقِ وَالۡاِعۡتِرَافِ وَرَفَعَ — سے زیادہ محبوب نہیں ہوں سب نے اقرار کیا اور اعتراف
صلعم یَد علیؓ کرّم اللہ وجھہٗ وَ — کیا۔ اور حضرت علی کا ہاتھ اٹھا کر فرمایا۔ کہ جس کا
قَالَ مَنۡ کُنۡتُ مَوۡلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوۡلَاہُ — میں دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے
اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنۡ وَالَاہُ وَعَادِ مَنۡ — اے اللہ جو اس کو دوست بنائے تو بھی اسکو دوست
عَادَاہُ وَاَحِبَّ مَنۡ اَحَبَّہٗ وَابۡغِضۡ — ٹھہرا۔ اور جو اس سے دشمنی کرے تو بھی اس کا
مَنۡ اَبۡغَضَہٗ وَانۡصُرۡ مَنۡ نَصَرَہٗ وَ — دشمن ہو۔ جو اس کو محبوب رکھے اس کو اپنا محبوب
اَعِنۡ مَنۡ اَعَانَہٗ وَاخۡذُلۡ مَنۡ — بنا اور جو شخص اس سے دشمنی کرے تو بھی اس کا
خَذَلَہٗ وَاَدِرِ الۡحَقَّ مَعَہٗ حَیۡثُ — دشمن ہو۔ جو اسکی مدد کرے تو اس کی مدد کر جو
دَارَ ہٗ — (جن فقرات کے نیچے خطوط ہیں انکو بعض صحیح مانتے ہیں اور بعض الحاقی ۱۲) — اسکی اعانت کرے تو بھی اس کی اعانت کر۔ جو اسکو

ذلیل کرے تو بھی اسکو ذلیل کر۔ اور حق کو اسی طرف پھیر دے جسطرف کہ یہ پھرے

اگرچہ ہمارے امامیہ احباب نے تو عمرو بن العاص کی نسبت کچھ اور ہی فرماتے

ہیں۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ انہوں نے نہایت شرح صدر سے یہ چند ابیات حضرت علی

کی خدمت میں بطور تہنیت پیش کئے۔

بآل محمد عرف الصواب — آل محمدؐ میں نیکی کا ہونا صاف بات ہے چھپی
وفی ابیاتھم نزل الکتاب — نہیں) انہیں کے گھروں میں کتاب اللہ نازل ہوئی ہے
وھم حجج الالہ علی البرایا — وہ خلق اللہ میں اس کی حجت ہیں۔ اُن
بھم وبجدّھم لا یستراب — میں اور انکے دادا کی بزرگی میں کسیکو شک نہیں
ولا سیما ابو حسن علی — بالخصوص ابو حسن علی۔ اس کا لڑائی میں وہ
لہ فی الحرب مرتبۃ تھاب — درجہ ہے۔ کہ جس سے دشمن کانپتا ہے۔
طعام سیوفہ مھج الاعادی — دشمنوں کی جانیں اس کی تلواروں کا کھانا۔

وفیض دم الرقاب لها شراب	اور ان کی گردنوں کا خون اس کا پانی ہے
وضربته کبیعته بخم	اس کی ضرب کے سامنے گردنیں ایسی جھکتی ہیں
معاقدها من القوم الرقاب	اور عہد و پیمان رکھتی ہیں جیسا کہ بیعت

خم کے وقت قوم کی گردنیں جھک گئیں۔

علی الدر والذھب المصفٰی	علی در یکدانہ اور خالص سونا ہے۔ اور
وباقی الناس کلھم تراب	اور لوگ متقابلۃً مٹی ہیں۔
ھو البکاء فی المحراب لیلاً	وہ راتوں کو محراب میں رونے والا اور ضحت
ھو الضحاک اذا اشتد الضراب	لڑائی میں بڑا ہنسنے والا ہے۔
ھو النباء العظیم و فلک نوح	وہ نبار عظیم کشتی نوح اور باب اللہ ہے۔
وباب اللہ وانقطع الخطاب	اس سے زیادہ اور کیا خطاب ہوگا جو دیا جائے

غرضیکہ یہ قدوسیوں کا گروہ حضرت سرور کائنات کے ہمرکاب منازل طے کرتا ہوا مدینہ منورہ کے قریب ذوالحلیفہ میں آکر شب باش ہوئے۔ آفتاب کا نکلنا تھا۔ کہ حضور علیہ السلام کی سواری مدینہ منورہ میں داخل ہوئی۔ اور سواد مدینہ کو ملاحظہ فرماتے ہوئے مندرجہ ذیل الفاظ کو زبان مبارک سے دہرایا۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے۔ اس کے بغیر کوئی
وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ	معبود نہیں۔ وہ یکتا اور لاشریک ہے۔ اور
وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ	اسی کا ملک اور وہی قابل ستائش ہے۔ وہ ہر
شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اٰئِبُوْنَ۔ تَائِبُوْنَ	ایک چیز پر قادر ہے۔ ہم لوٹتے ہیں توبہ کرتے
عَابِدُوْنَ۔ سَاجِدُوْنَ۔	اور عبودیت کا اظہار کرتے اور سجدے کرتے۔
لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔	اپنے خدا کی تعریف کرتے ہوئے۔

صَدَقَ اللّٰہُ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا۔ اپنے بندہ کی نصرت وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ۔ کی۔ اور دشمنوں کی جماعتوں کو ایک ایک کر کے شکست ہوئی۔

اب ۱۰ ہجری کا آغاز ہوتا ہے۔ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ کی تعمیل حجۃ الوداع میں ہو چکی ہے۔ خدا اور اس کی مخلوق کو اپنی تبلیغ پر گواہ ٹھہرا چکے ہیں۔ لوگ اقرار کر چکے ہیں۔ کہ آپ نے تمام احکام اسلام ہم تک پہنچا دئے۔ اب جب نبوۃ اپنا فرض ادا کر چکی اللہ تعالیٰ بھی اپنا حکم اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا فرما چکا۔ تو آپ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْہُ کے مطابق زیادہ تر تسبیح وتہلیل واستغفار میں بسر فرماتے۔ حجۃ الوداع کے خطبہ میں بھی آپ ارشاد فرما چکے کہ شاید تم مجھ کو اسکے بعد آئندہ نہ دیکھ سکو۔

اسی سال آپ غزوہ احد کے شہدا کی قبروں پر جا کر اُن سے بھی اسی طرح وداع ہوئے جسطرح زندوں سے۔ اور انپر نماز جنازہ بھی پڑھی۔ اس کے بعد بھی آپ نے ایک خطبہ میں اپنی رخصت ہونیکا قرب بیان فرمایا۔

تیسواں خطبہ

قَالَ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ نَعٰی اِلَیْنَا نَبِیُّنَا وَحَبِیْبُنَا نَفْسَہٗ قَبْلَ مَوْتِہٖ بِشَھْرٍ فَلَمَّا دَنَی الْفِرَاقُ جَمَعَنَا فِیْ بَیْتِ اُمِّنَا عَائِشَۃَ فَنَظَرَ اِلَیْنَا

عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے ایک مہینہ قبل اپنی رحلت سے اپنے مرنے کی خبر دی۔ تو ہم اس قرب موت کے دنوں میں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ کے دولت کدہ پر حاضر ہوئے

Marfat.com

وَشَدَّ دَتْ دَمَعَتْ عَيْنَهُ وَقَالَ
مَرْحَبًا بِكُمْ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ اٰوَاكُمُ
اللّٰهُ حَفِظَكُمُ اللّٰهُ رَفَعَكُمُ اللّٰهُ
نَفَعَكُمُ اللّٰهُ وَفَّقَكُمُ اللّٰهُ
سَلَّمَكُمُ اللّٰهُ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ
قَبِلَكُمُ اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى
اللّٰهِ وَاُوْصِى اللّٰهَ بِكُمْ وَ
اَسْتَخْلِفُهُ عَلَيْكُمْ وَاُوَدِّيْكُمْ
اِلَيْهِ - اِنِّىْ لَكُمْ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ
اَلَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ فِىْ عِبَادِهٖ
وَبِلَادِهٖ فَاِنَّهٗ قَالَ لِىْ وَلَكُمْ
تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا
لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِى
الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ
لِلْمُتَّقِيْنَ - وَقَالَ اَلَيْسَ فِىْ جَهَنَّمَ
مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ - فَقُلْنَا مَتٰى
اَجَلُكَ قَالَ قَدْ دَنَى الْفِرَاقُ وَ
الْمُنْقَلَبُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى سِدْرَةِ
الْمُنْتَهٰى ط

آپ نے ہمکو خوب دیکھا - اور آپکی آنکھوں میں
آنسو آ گئے - اور فرمایا خوش آمدید - خدا تم پر رحم کرے
وہ تمکو اپنی پناہ میں رکھے - خدا تمہارے حافظ ہو - خدا تمہارا
مراتب اعلیٰ کرے - خدا تم کو سود مند ٹھہرائے - خدا تمکو
نیک اعمال کی توفیق عطا کرے - خدا تم کو سلامت رکھے
خدا تمہارے پر رحمت کرے - خدا تمکو قبول فرمائے -
میں تم کو تقوی اللہ کی نصیحت کرتا ہوں اور تمہارے
لئے اس سے (نیکی کی) سفارش کرتا ہوں - اور اسکو
تمہارے پر خلیفہ ٹھہراتا ہوں - اور اسکے سپرد کرتا ہوں
میں تمہارے لئے بشیر و نذیر ہو کر آیا (دیکھو) خدا کے احکام
میں زیادتی مت کرو - اور اسیطرح اسکے بندوں اور
شہروں میں زیادتی مت کرو - اسنے مجھے اور تمکو یہ فرمایا ہے کہ دار آخرۃ
انہیں لوگوں کے لئے ہے - جو کہ زمین میں تکبر اور فساد نہیں کیا
کرتے اور انجام کار متقی لوگوں کے لئے کامیابی ہے اور
اسنے فرمایا ہے کہ کیا جہنم متکبروں کا ٹھکانا نہیں ہے؟
پھر ہمنے کہا کہ یا رسول اللہ آپکا وصال کب ہوگا -
تو آپ نے فرمایا - کہ قریب ہے -
اور میں اللہ اور سدرۃ المنتہی کی طرف جانے
والا ہوں -

الحاصل آپ ۲۹ صفر ۱۱ھ کو آدھی رات کے وقت جنت البقیع میں تشریف

لے گئے اور واپسی کے وقت جناب کی طبیعت کچھ ناساز ہوگئی - یہ رات حضرت میمونہ
کی باری تھی - اور بدھ کا دن تھا - پانچ روز تو آپ متواتر اس ناسازی طبیعت میں
باری باری ہر ایک بی بی کے گھر تشریف لے جاتے رہے - پیر کے روز حضرت عائشہ
کے حجرہ میں تشریف لائے - ازواج نے اجازت دی کہ آپ یہاں ہی قیام
فرمادیں ضعف اس قدر ہوگیا تھا - کہ آپ چل نہیں سکتے تھے چنانچہ حضرت علی
اور حضرت عباس آپ کو تھام کر حضرت عائشہ کے حجرہ تک لائے -

جب تک حضور میں طاقت رہی مسجد میں نماز پڑھانے تشریف لاتے -
سب سے آخری نماز آپ نے مغرب کی پڑھائی جس میں والمرسلات عرفا قرأت
فرمائی - عشا کا وقت آیا - تو آپ نے فرمایا کہ نماز ہو چکی - لوگوں نے عرض کی کہ حضور کا
انتظار ہے - چنانچہ لگن میں پانی ڈلوا کر آپ نے غسل کیا - آپ نے اٹھنا
چاہا تو غش ہوگیا - اسی طرح چند بار نماز کی نسبت پوچھا اور غسل کیا - مگر
اٹھنے پر غش آجاتا - آخر ش تیسری دفعہ جب اسی طرح غش کے بعد افاقہ ہوا - تو
آپ نے فرمایا - کہ ابوبکر نماز پڑھائیں - اس وقت حضرت عائشہ نے اپنے باپ
کے رقیق القلب ہونے کا عذر کیا - مگر آپ نے اپنے حکم کو بحال رکھکر پھر بھی
یہی حکم دیا - کہ ابوبکر نماز پڑھائیں - اس کے بعد کئی روز تک آپکے ضعف
کے سبب ابوبکر ہی نماز پڑھاتے رہے - وفات سے پانچ روز پہلے آپ
کی طبیعت میں کچھ سکون ہوا - آپنے سات مشکیزوں سے غسل فرمایا - اور
حضرت عباس اور حضرت علی آپ کو تھام کر مسجد میں لائے - حضرت ابوبکر
نماز پڑھا رہے تھے - آپ کی آہٹ پاکر حضرت ابوبکر پیچھے ہٹ گئے
آپ نے اشارہ سے روکا - اور کھڑے رہنے کا حکم دیا - چنانچہ آپ حضرت

Marfat.com

ابوبکر کے پہلو میں بیٹھ گئے اور جماعت پڑھائی۔ نماز کے بعد حضور نے ایک خطبہ دیا۔

اکتیسواں خطبہ

عَنْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ يَوْمًا عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اَنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ اَنْ يُّؤْتِيَهٗ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ۔ وَبَيْنَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ۔ فَبَكٰى اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ قَالَ فَدَيْنَاكَ بِاٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ قَالَ فَتَعَجَّبْنَا لَهٗ وَقَالَ النَّاسُ اُنْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَنْ عَبْدٍ يُّخَيَّرُ وَيَقُوْلُ فَدَيْنَاكَ بِاٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ هُوَ الْمُخَيَّرُ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ اَعْلَمَنَا بِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ابو سعید خدری روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک دن منبر پر بیٹھے اور فرمایا۔ کہ ایک بندہ ہے۔ کہ اسکو خدا نے اختیار دیا ہے۔ کہ خواہ وہ دنیا اور اسکی مافیہا کو قبول کرے۔ اور خواہ وہ اسکو قبول کرے جو اللہ کے پاس ہے۔ اس بندہ نے جو خدا کے پاس ہے اسکو قبول کیا (اس بات کو سنکر) ابوبکر رو پڑے اور کہا ہمارے ماں باپ آپ پر قربان یا رسول اللہ (راوی کہتا ہے) ہم نے ابوبکر کے اس کلمہ سے تعجب کیا اور کہا کہ اس بوڑھے کو دیکھو کہ کہ آنحضرت صلعم تو کسی ایک آدمی کا ذکر کرتے ہیں۔ اور یہ کہتا ہے۔ فدیناک با بائنا وامہاتنا

پھر اس نے یعنی ابوبکر نے کہا کہ وہ مختار خود حضور ہی ہیں (راوی کہتا ہی کہ ابوبکر ہم سب سے نبوۃ کی ادا کو سمجھنے والا تھا) آنحضرت

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَمَنَّ	صلے اللہ علیہ وسلم نے سلسلہ گفتگو جاری
النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ صُحْبَتِہٖ اَبُوْبَکْرٍ وَ	رکھتے ہوئے فرمایا کہ جس کے مال اور صحبت
مَالِہٖ ۔ وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا	کا سب سے زیادہ میں ممنون ہوں۔ وہ
خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ	ابوبکر ہے اگر میں کسی کو دوست بناتا۔ تو
خَلِیْلًا وَلٰکِنْ اُخُوَّۃُ الْاِسْلَامِ	ابوبکر ہی تھا۔ مگر اسلامی اخوۃ دوستی سے
لَا یَبْقَیَنَّ خَوْخَۃٌ فِی الْمَسْجِدِ اِلَّا	کہیں زیادہ ہے۔ کوئی دریچہ مسجد کی طرف
خَوْخَۃَ اَبِیْ بَکْرٍ	بجز ابوبکر کے دریچے کے نہ رہنے پائے۔

بتیسواں خطبہ

عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ اللہِ بْنِ اَبِیْ	ابوبکر بن عبداللہ بن ابی ملیکہ سے روایت
مُلَیْکَہ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ	ہے۔ کہ جب دوشنبہ کا دن تھا۔ تو آنحضرت
الْاِثْنَیْنِ خَرَجَ رَسُوْلُ اللہِ	صلعم صبح نماز کو سر کو باندھے ہوئے
صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَاصِبًا	تشریف لائے۔
رَاْسَہٗ اِلَی الصُّبْحِ وَاَبُوْبَکْرٍ	اور ابوبکر لوگوں کے ساتھ نماز پڑھ رہے
یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ۔ فَلَمَّا خَرَجَ	تھے۔ جب رسول اللہ تشریف لائے
رَسُوْلُ اللہِ تَفَرَّجَ النَّاسُ	تو لوگ کشادہ ہو گئے۔ ابوبکر نے جان لیا
فَعَرَفَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَّ النَّاسَ	کہ لوگ آنحضرت م کی خاطر کشادہ ہوئے
لَمْ یَفْعَلُوْا ذٰلِکَ اِلَّا لِرَسُوْلِ	ہیں)
اللہِ فَنَکَصَ عَلٰی مُصَلَّاہُ۔	اور وہ اپنی نماز کی جگہ سے پیچھے کو لوٹے
فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللہِ یَدَہٗ فِیْ ظَھْرِہٖ	آنحضرت نے ابوبکر کی پیٹھ پر ہاتھ رکھا

Marfat.com

وَقَالَ صَلِّ بِالنَّاسِ وَجَلَسَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صلعم اِلٰى جَنْبِهٖ فَصَلّٰى قَاعِدًا
عَنْ يَمِيْنِ اَبِيْ بَكْرٍ فَلَمَّا فَرَغَ
مِنَ الصَّلٰوةِ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ
وَكَلَّمَهُمْ رَافِعًا صَوْتَهٗ
حَتّٰى خَرَجَ صَوْتُهٗ مِنْ بَابِ
الْمَسْجِدِ يَقُوْلُ اَيُّهَا النَّاسُ
سُعِّرَتِ النَّارُ وَاَقْبَلَتِ
الْفِتَنُ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ
وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ لَا تَمْسِكُوْنَ نَشَيْئًا
اِنِّيْ لَمْ اُحِلَّ اِلَّا مَا اَحَلَّ لَكُمُ
الْقُرْاٰنُ وَاِنِّيْ لَمْ اُحَرِّمْ عَلَيْكُمْ
اِلَّا مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْقُرْاٰنُ۔
فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم
مِنْ كَلَامِهٖ قَالَ لَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ
يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنِّيْ اَرَاكَ قَدْ
اَصْبَحْتَ بِنِعْمَةِ اللّٰهِ وَفَضْلِهٖ
كَمَا تُحِبُّ ثُمَّ دَخَلَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَخَرَجَ
اَبُوْ بَكْرٍ اِلٰى اَهْلِهٖ

اور فرمایا لوگوں کو نماز پڑھاؤ۔ اور خود حضور ابوبکر
کے پہلو میں بیٹھ گئے اور ابوبکر کی سیدھی طرف
آپ نے نماز پڑھی۔ جب نماز سے
فارغ ہوئے۔ تو آنحضرت لوگوں سے مخاطب اور
متوجہ ہوئے۔ اور بڑی اونچی آواز سے
لوگوں سے باتیں کیں یہاں تک کہ آپ
کی آواز مسجد کے دروازہ سے باہر سنائی دیتی
کہ لوگو دوزخ بھڑکائی گئی ہے اور فتنے اندھیری
رات کے ٹکڑوں کی طرح آتے دکھائی دیتے
ہیں سو واللہ کی قسم میں نے تمکو کوئی چیز نہیں
دی۔ اور نہیں حلال کی مگر وہی جو قرآن نے
حلال کی اور میں نے تمہارے پر کوئی چیز حرام
نہیں کی مگر وہی جو قرآن نے حرام کی۔
جب آنحضرت صلعم اپنی کلام سے فارغ
ہوئے تو ابوبکر رض نے کہا یارسول اللہ میں
دیکھتا کہ آپ خدا کے فضل اور اس کی نعمت
سے مالامال ہو گئے۔ جیسا کہ آپ چاہتے
تھے۔ اس کے بعد آنحضرت داخل
حجرہ ہو گئے اور ابوبکر رض اپنے گھر کو
سدھارے۔

Marfat.com

تینتیسواں خطبہ

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَخِیْہِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ۔ قَالَ جَاءَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَخَرَجْتُ اِلَیْہِ فَوَجَدْتُہٗ موعوگا قَدْ عَصَبَ رَاسَہٗ فقرخذ بیدی بِالْفَضْلِ فَاَخَذْتُ بِیَدِہٖ حَتّٰی جَلَسَ عَلَی الْمِنْبَرِ ثُمَّ قَالَ نَادِ فِی النَّاسِ فَاجْتَمَعُوْا اِلَیْہِ فقر اَمَّا بَعْدُ اَیُّھَا النَّاسُ فَاِنِّیْ اَحْمَدُ اِلَیْکُمُ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَ اِنَّہٗ قَدْ دَنَا مِنِّیْ حُقُوْقٌ مِنْ بَیْنِ اَظْھُرِکُمْ۔ فَمَنْ کُنْتُ جَلَدْتُ لَہٗ ظَھْرًا۔ فَھٰذَا فَلْیَسْتَقِدْ مِنْہُ وَمَنْ کُنْتُ شَتَمْتُ لَہٗ عِرْضًا فَھٰذَا عِرْضِیْ فَلْیَسْتَقِدْ مِنْہُ اَلَا اِنَّ الشَّحْنَاءَ لَیْسَتْ مِنْ طَبْعِیْ وَلَا مِنْ شَانِیْ وَاِنَّ

فضل بن عباس کہتے ہیں کہ میرے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میں آپکو دیکھکر باہر نکل آیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ کو بخار ہے۔ آپ سر کو پٹی باندھے ہوئے ہیں۔ آپنے فرمایا کہ فضل میرا ہاتھ پکڑ لے میں نے آپ کا ہاتھ پکڑا تاکہ آپ منبر پر بیٹھ گئے۔ پھر فرمایا۔ کہ لوگوں کو بلاؤ چنانچہ لوگ آ گئے آپ نے فرمایا کہ لوگو میں تمہارے سامنے اس معبود برحق کی تعریف کرتا ہوں جس کے بغیر اور کوئی معبود نہیں ہے میں دیکھتا ہوں کہ مطالبہ حقوق کا وقت قریب آگیا ہے۔ پس جس کو میں نے کوڑا مارا ہو میری پیٹھ موجود وہ آگے نکل آئے (اور کوڑا مار لے) اور جس کی میں نے آبروریزی فحش بات سے کی ہو۔ وہ بھی آگے نکل کر (اپنا بدلہ) لے دیکھو بخل میری طبیعت میں نہیں۔ اور نہ ہی میری شان ہے

أَحَبُّكُمْ إِلَيَّ مَنْ أَخَذَ مِنِّي حَقًّا إِنْ كَانَ لَهُ أَوْ حَالَّنِي فَلَقِيتُ اللّٰهَ وَأَنَا طَيِّبُ النَّفْسِ۔ وَقَدْ أَرٰى أَنَّ هٰذَا غَيْرُ مُغْنٍ عَنِّي حَتّٰى أَقُوْمَ فِيْكُمْ مِرَارًا	تم میں سے وہ شخص میرا محبوب ترین ہے جو اپنا حق مجھ سے لے لے یا مجھ کو معاف کرے تاکہ میں اپنے اللہ سے ہلکا پھلکا خوش خوش ملاقات کروں۔ میں یقینا دیکھتا ہوں کہ مطالبہ حقوق مجھ سے ضرور ہو گا خواہ کتنی مدت میں تم میں رہوں۔

چونتیسواں خطبہ

قَالَ الْفَضْلُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَجَعَ فَجَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَعَادَ لِمَقَالَتِهِ الْأُوْلٰى فِي الشَّحْنَاءِ وَغَيْرِهَا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ لِي عِنْدَكَ ثَلَاثَةَ دَرَاهِمَ قَالَ أَعْطِهِ يَا فَضْلُ فَأَمَرْتُهُ فَجَلَسَ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَلْيُؤَدِّهِ وَلَا يَقُلْ فُضُوْحُ الدُّنْيَا أَلَا إِنَّ فُضُوْحَ الدُّنْيَا أَيْسَرُ مِنْ فُضُوْحِ الْآخِرَةِ۔ فَقَامَ	فضل کہتے ہیں پھر آپ (منبر سے) اُترے اور ظہر کی نماز پڑھی پھر دوبارہ منبر پر بیٹھے اپنی پہلی بات شحناء وغیرہ کا اعادہ کیا۔ ایک آدمی اُٹھا اور کہا کہ یا رسول اللہ میرے آپ کے ذمہ تین درہم ہیں۔ آپ نے فضل سے کہا کہ اس کو دیدو چنانچہ میں نے دیدئے اور وہ آدمی بیٹھ گیا پھر فرمایا جس شخص کے پاس کوئی چیز ہو (امانت ہو یا کچھ اور) وہ بھی ادا کردے۔ اور دنیا کی فضیحت کا کچھ خیال نہ کرے۔ دیکھو دنیا کی رسوائی عاقبت کی رسوائی سے بہت آسان ہے۔

Marfat.com

رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔	ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا کہ یا رسول
عِنْدِیْ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ غَلَلْتُهَا	اللہ میرے پاس تین درہم ہیں جو خدا کے
مِنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ وَلِمَ غَلَلْتَهَا	رستے میں خرچ کرنے سے میں نے چھپا رکھے
قَالَ كُنْتُ اِلَيْهَا مُحْتَاجًا۔ قَالَ	ہیں۔ آپنے فرمایا کہ تمنے کیوں چھپا لئے۔
يَاْخُذُهَا مِنْهُ يَا فَضْلُ ثُمَّ قَالَ	اسنے کہا کہ مجھے انکی ضرورت تھی۔ آپنے فرمایا کہ
يَا اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ خَشِیَ مِنْ نَفْسِهٖ	فضل اس سے (وہ درہم) لے لو۔ پھر آپنے فرمایا
شَيْئًا فَلْيَقُمْ اَدْعُ لَهٗ فَقَامَ رَجُلٌ	کہ اے لوگو اگر کسیکو اپنے نفس سے کچھ ڈر ہو (یعنی
فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ لَكَذَّابٌ	اپنے نفس کی برائیوں سے مجبور ہو) وہ کھڑا ہو تاکہ
اِنِّیْ لَفَاحِشٌ وَاِنِّیْ لَنَؤُوْمٌ	میں اس کے لئے دعا کروں۔ ایک آدمی کھڑا ہوا
فَقَالَ اللّٰهُمَّ ارْزُقْهُ صِدْقًا	اور کہا یا رسول اللہ میں بہت جھوٹ بولتا۔
وَاِيْمَانًا وَاَذْهِبْ عَنْهُ النَّوْمَ	بیحیائی کا کلام کرتا اور بہت سونے والا ہوں۔
اِذَا اَرَادَ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ	آپنے فرمایا اے اللہ اسکو سچائی کی توفیق اور ایمان کا نور
فَقَالَ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ	عطا فرما۔ اور اس کی نیند کو کھووے جبکہ وہ چاہے
اِنِّیْ لَكَذَّابٌ وَاِنِّیْ لَمُنَافِقٌ	پھر ایک اور آدمی کھڑا ہوا اور کہا یا رسول اللہ
وَاِنْ شَیْءٌ اِلَّا جَنَيْتُهٗ فَقَامَ	میں بہت جھوٹا اور منافق ہوں میں نے
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ	کوئی گناہ نہیں چھوڑا حضرت عمر نے کھڑے
فَضَحْتَ نَفْسَكَ اَيُّهَا الرَّجُلُ	ہو کر کہا کہ بھلے مانس تو نے (یہ باتیں کہکر) اپنے
فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ	آپکو رسوا کیا۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا اے
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ	خطاب کے بیٹے دنیا کی رسوائی عاقبت
فُضُوْحُ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ	کی رسوائی سے آسان تر ہے (آپنے دعا کے

Marfat.com

فُتُوحِ الْاٰخِرَۃِ۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا کے طور پر اس شخص کے لئے فرمایا) اے اللہ

صِدْقًا وَّاِیْمَانًا وَصَیِّرْ — اس کو سچائی اور ایمان عطا فرما اور اس کا معاملہ

اَمْرَہٗ اِلٰی خَیْرٍ فَقَالَ عُمَرُ کَلِمَۃً — بالخیر انجام کو پہنچا (اس دعا کو حضرت عمر نے

فَضَحِکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ — سنکر فرمایا) کہ ہاں کہتا جا (حضرت عمر نے

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ مَعِیْ وَاَنَا — یہ اسواسطے فرمایا۔ کہ رحمۃ للعالمین جبکہ

مَعَ عُمَرَ — دعا فرما رہے ہوں۔ تو پھر اپنی برائیاں

بیان کرنے میں کمی مت کر کہتا چلا جا) حضرت عمر کے اس بات کے کہنے سے) آنحضرت صلعم ہنس پڑے۔ اور فرمایا کہ عمر میرے ساتھ اور میں عمر کے ساتھ ہوں غالباً یہ قبر کی پیشینگوئی ہے کہ اب بھی میرے ساتھ اور بعد از موت بھی

صاحب سیرۃ حلبیہ نے ایک اور خطبہ انہیں ایام بیماری کا نقل کیا ہے۔ جو ہم یہاں لکھتے ہیں۔ اور اس کا سبب یوں بیان کیا ہے۔ کہ جب حضور کی بیماری نے طول پکڑا تو انصار بیتابانہ مسجد کے آس پاس چکر لگاتے اور آپ کی خیریت کی آرزو رکھتے کہ سنی جائے۔ چنانچہ آپ کی اس حالت کو حضرت علی حضرت عباس اور حضرت فضل نے حضور کی خدمت میں بیان کیا۔ چنانچہ آپ حضرت علی پر سہارا لئے ہوئے مسجد میں تشریف لائے اور حضرت عباس اور فضل بھی آگے آگے جا رہے تھے۔ آپ سب سے نیچی زینہ پر منبر کے بیٹھ گئے۔ اور اپنے سر کو پٹی باندھی ہوئی تھی۔ بعد از حمد و ثنا آپ نے لوگوں کو مخاطب کیا۔ جو آپ کو دیکھکر جمع ہو گئے تھے۔

پینتیسواں خطبہ

اَيُّهَا النَّاسُ بَلَغَنِیْ اَنَّكُمْ	اے لوگو مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم اپنی نبی کی
تَخَافُوْنَ مِنْ مَوْتِ نَبِيِّكُمْ	موت سے ہراساں ہو رہے ہو بھلا بتاؤ
هَلْ خَلَدَ نَبِیٌّ قَبْلِیْ فِيْمَنْ	تو سہی کہ کوئی نبی جو میرے سے پہلے آئے
بُعِثَ اِلَيْهِ فَاَخْلُدَ فِيْكُمْ	ہیں۔اُن میں سے کوئی اب تک اپنی امت
اَلَا وَاِنِّیْ لَاحِقٌ بِرَبِّیْ وَاَنَّكُمْ	میں موجود ہے۔دیکھو میں اپنے رب سے
لَاحِقُوْنَ بِهٖ فَاُوْصِيْكُمْ	ملنے والا ہوں۔میں تمکو اولیں مہاجریں
بِالْمُهَاجِرِيْنَ فِيْمَا بَيْنَهُمْ	کے ساتھ حسن سلوک اور انکو بھی باہم
بِالْخَيْرِ فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ وَ	نیکی اور حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں
الْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ	اللہ تعالی فرماتا ہے والعصر ان الانسان الخ
السورۃ وَاِنَّ الْاُمُوْرَ تَجْرِیْ	معاملات خدا کے حکم کے ماتحت جاری و
بِاِذْنِ اللّٰهِ وَلَا يَحْمِلَنَّكُمُ اسْتِبْطَاءُ	ساری رہینگے کسی معاملہ میں جو دیر میں
اَمْرٍ عَلٰی اسْتِعْجَالِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ	ہونیوالا ہے۔اس کی نسبت جلدی مت
عَزَّوَجَلَّ لَا يَعْجَلُ لِعَجَلَةِ	کرنا۔کیونکہ اللہ جل شانہ کسی کی جلدی کے
اَحَدٍ وَمَنْ غَالَبَ اللّٰهَ غَلَبَهٗ	لئے جلد بازی نہیں کرتا۔جو خدا کی بادشاہت
وَمَنْ خَادَعَ اللّٰهَ خَدَعَهٗ فَهَلْ	چاہتا ہی خدا اس کو غالب کریگا۔جو خدا سے
عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ	دھوکا کرتا ہی۔خدا اس کو اس کی جزا دیگا۔
تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا	دیکھو خبردار تم لوگ اگر والی ہوجاؤ تو زمین میں فساد
اَرْحَامَكُمْ وَاُوْصِيْكُمْ بِالْاَنْصَارِ	اور قطع رحم نہیں کرنا۔میں تم کو انصار سے

Marfat.com

خیراً فانہم الذین تبوّؤا الدار و
والایمان من قبلکم ان
تحسنوا الیہم الم یشاطروکم
فی الثمار الم یوسعوا لکم
فی الدیار الم یؤثروکم
علی انفسکم وبہم الخصاصۃ
الا فمن ولی ان یحکم بین
رجلین فلیقبل من محسنہم
ولیتجاوز عن مسیئہم۔ الا
ولا یستاثروا علیہم الا فانی
فرطکم وانتم لاحقون بی
الا وان موعدکم الحوض۔ الا
فمن احب ان یردہ علیّ غداً
فلیکفف یدہ ولسانہ الا فیما
ینبغی۔ یا ایہا الناس ان الذنوب
تغیّر النعم فاذا برّ الناس
برّت ائمتہم واذا فجر الناس
عقّوا ائمتہم۔

بہترین سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔ انصار
وہ لوگ ہیں جنہوں نے مسلمان ہونے اور تم
کو مکان دینے میں تمہارے سے سبقت کی جبکہ
تمہاری طرف سے اُن کے ساتھ کوئی حسن
سلوک ظہور پذیر نہیں ہوا تھا۔ انہوں نے
تم کو اپنے پھل پھول میں حصہ دار نہیں
بنایا۔ انہوں نے تمہارے لئے اپنے گھروں کو وسیع
نہیں کیا؟ انہوں نے اپنی جانوں سے تمکو ترجیح
نہیں دی جبکہ وہ خود بھی فقیر اور محتاج تھے دیکھو
اگر تم میں سے کوئی شخص دو آدمیوں میں حاکم ہو تو تمکو چاہیے
کہ اپنے محسن کا (عذر) قبول کرے اور اسکے گناہوں سے
چشم پوشی کرو دیکھو تم انصار پر اپنے آپکو ترجیح مت دو
دیکھو میں تمہارا پیش خیمہ ہوں اور تم میرے پاس آنیوالے ہو
تمہارا اور میرا وعدہ حوض کوثر پر ملنے کا ہے۔ پس جو
شخص چاہتا ہے کہ مجھ سے حوض کوثر پر ملے پس
چاہیئے کہ وہ اپنے ہاتھ (ظلم سے) اور اپنی زبان
(بدگوئی سے) روک لے۔ مگر مناسب امور میں حرج
نہیں۔ لوگو! گناہ (خدا کی نعمتوں کو بدل دیتے ہیں
جب لوگ نیک ہوں تو انکے پیشوا بھی نیک ہوتے ہیں۔ جب لوگ فاجر و فاسق ہوں تو
اُن کے پیشوا بھی (خدا کے) نافرماں ہوتے ہیں

Marfat.com

ان خطبات میں حضور نے تمام احکام الٰہی کو وقتاً فوقتاً پورا کیا۔ باوجودیکہ مرض کی شدۃ ہی مگر حضور اپنی امت کے غم سے دم بھر کے لئے بھی فارغ نظر نہیں آتے۔ اللہ اللہ کیسا استقلال ہے حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ جب بیماری کی شدت اور سخت گھبراہٹ تھی۔ آپ کبھی چادر چہرہ مبارک پر ڈال لیتے اور کبھی اٹھا دیتے۔ اس گھبراہٹ میں بھی مشرک سے بیزاری کا اظہار فرماتے

لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى یہود اور نصارٰی پر خدا کی لعنت کہ انہوں نے اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدگاہ بنالیا۔ یعنی انکو سجدہ کرتے ہیں اور ان کو معبود بناتے ہیں۔

بعض روایتوں میں انہیں ایام کے یہ جملہ بھی مروی ہیں۔

اَخْرِجُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى من یہود اور نصارے کو جزیرہ عرب

جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ سے نکال دو۔

مرض میں شدۃ اور تخفیف ہوتی رہی۔ جس دن حضور نے وفات پائی (دوشنبہ) تو اس روز طبیعت کو کسیقدر سکون تھا۔ حضور نے مسجد کی طرف سے پردہ اٹھا کر نمازیوں کو صبح کے وقت دیکھکر تبسم فرمایا۔ اور پھر پردہ ڈالدیا۔ یہ سب سے آخری موقعہ ہے کہ صحابہ نے حضور کی زیارت کی۔ ضعف اس قدر بڑھ گیا تھا کہ آپ اچھی طرح پردہ بھی نہیں ڈال سکے

جوں جوں آفتاب نکلتا آپکی بیچینی اور اضطراب بڑھتا کبھی غش کبھی ہوش آتا حضرت فاطمہ اس حالت کا مشاہدہ کرکے بے اختیار کہہ اٹھتیں واکرب اباہ اس حالت میں اکثر زبان مبارک سے یہ الفاظ نکلتے مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ (ان لوگوں کے ساتھ جنپر خدا نے انعام کیا) اور کبھی فرماتے اللّٰهم فی الرفیق الاعلٰی (اے خدا بڑے رفیق میں)

Marfat.com